کتاب الحقوق

قرآن وحدیث کی روشنی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد

ڈاکٹر محمد شریف چوہدری ایڈووکیٹ

Marfat.com

Marfat.com

5487
ENTERED

کتاب الحقوق

قرآن وحدیث کی روشنی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد

ڈاکٹر محمد شریف چوہدری ایڈووکیٹ
ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی

برہان ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ لاہور

Marfat.com

119101

حقوق

اس کتاب کے جملہ حقوق مصنف کے پاس محفوظ ہیں۔ تاہم اُس کی طرف سے یہ کھلی اجازت ہے کہ کوئی بھی شخص یا ادارہ اس کتاب کو چھاپ سکتا ہے اور ثواب دارین میں حصہ دار بن سکتا ہے۔

نام کتاب: کتاب الحقوق

مصنف: ڈاکٹر محمد شریف چوہدری ایڈووکیٹ

مطبع: شفیق پریس

طبع اول: ۲۰۱۳ء

پبلشرز: برہان ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ، لاہور

کمپوزر: اشفاق احمد (آن لائن کمیونیکیشن) ٹاؤن شپ، لاہور

ڈسٹری بیوٹرز

کتاب سرائے

پبلشرز، ڈسٹری بیوٹرز، مشیران کتب خانہ جات

فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ

اُردو بازار، لاہور فون: 37320318 فیکس: 37239884

ای میل: Kitabsaray@hotmail.com

فضلی بک سپر مارکیٹ

اُردو بازار، نزد ریڈیو پاکستان، کراچی۔

فون: 32212991-32629724

Marfat.com

فہرست مضامین

حصہ اول: حقوق اللہ	صفحہ نمبر
1- انسان پر اللہ کی نعمتیں	6
2- انسان پر اللہ کے حقوق	16
حصہ دوم: حقوق العباد (انسانوں کے انسانوں پر حقوق)	
3- والدین کے حقوق	35
4- بچوں کے حقوق	41
5- میاں بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق	46
6- رشتہ داروں کے حقوق	54
7- یتیموں کے حقوق	57
8- ہمسایوں کے حقوق	61
9- غریبوں اور محتاجوں کے حقوق	65
10- بیماروں اور معذوروں کے حقوق	68
11- مسافروں اور مہمانوں کے حقوق	73
12- بڑوں کے چھوٹوں پر اور چھوٹوں کے بڑوں پر حقوق	77
13- مسلمانوں کے ایک دوسرے پر حقوق	79
14- ایک انسان کے دوسرے انسان پر حقوق	87
15- خواتین کے حقوق	90
16- غیر مسلموں کے حقوق	119

Marfat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ''میرے پروردگار! میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان کردے، اور میری زبان کی گرہ میرے لئے کھول دے تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں'' (سورہ طہٰ: آیات نمبر 25 سے 28)۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب اللہ کے حقوق اور اللہ کے بندوں کے حقوق پر لکھی گئی ہے، وہ حقوق جو قرآن وحدیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے دو حصے بنائے گئے ہیں: حصہ اول میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی شان کریمی سے اپنی نعمتوں اور رحمتوں کی شکل میں انسان کے حقوق جو بن مانگے اسے عطا کئے ہیں اُن کا بیان ہے اور پھر اللہ کے حمد وشکر کی ادائیگی کے لئے انسان پر جو اللہ کے حقوق عائد ہوتے ہیں اُن کا ذکر ہے۔ حصہ دوم میں اللہ کے بندوں کے ایک دوسرے پر حقوق کا تفصیلی ذکر ہے۔ ان سب حقوق کو بیان کرتے یا اُن کی وضاحت کرتے وقت میں نے عام طور پر قرآنی آیات اور احادیث نبوی پیش کی ہیں، اپنی رائے یا تبصرہ پیش کرنے سے حتی المقدور گریز کیا ہے۔

چونکہ خواتین کے حقوق کے معاملہ میں عصر حاضر کے دانشور اسلام پر بڑی تنقید کرتے ہیں، اس لئے قرآن وحدیث میں خواتین کو دیئے گئے حقوق نہ صرف بڑی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں بلکہ ناقدین کے اعتراضات کا جواب بھی دلائل سے دیا گیا ہے۔ اسی طرح اسلامی ملکوں میں مسلمانوں کے غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ سلوک کو بھی آج کل ہدف تنقید بنانے کا رواج پڑ گیا ہے، اس لئے غیر مسلموں کے حقوق کو بھی جو قرآن وحدیث نے اُنہیں دیئے ہیں بلاکم وکاست بیان کردیا گیا ہے۔ امید ہے اس کتاب کو پڑھنے والے اسے بہت مفید پائیں گے۔ میں پیش لفظ کا اختتام کرنے سے پہلے اپنی شریک حیات کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ وہ تصنیف وتالیف کے کام میں میری مددگار رہیں۔

اب میں اپنے پیش لفظ کا اختتام اپنے معمول کی دعا پر کرتا ہوں: ''میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما'' (طہٰ:114)۔ میرے رب! مجھے علم وحکمت عطا کر اور ساتھ ساتھ مجھے یہ توفیق بھی بخش کہ میں اسلام پر زیادہ سے زیادہ لکھ سکوں۔

31 مارچ 2013ء

آفس: 14-لنک فریدکوٹ روڈ لاہور۔

محمد شریف چوہدری

169-اے ون، ٹاؤن شپ لاہور۔

Marfat.com

حقوق اللہ اور حقوق العباد

اللہ نے بغیر انسان کے مانگے انسان کو بیش بہا نعمتیں عطا کی ہیں۔ اُس نے انسان کو پیدا کیا، انسان کے جدِ امجد حضرت آدمؑ کو فرشتوں سے سجدہ کروایا، انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، اُسے علم عطا کیا، اُسے زمین میں خلیفہ بنایا، زمین و آسمان کی اکثر چیزوں کو انسان کی خدمت پر لگا دیا، انسان کی ہدایت کے لئے انسانوں میں سے پیغمبر بھیجے اور اُن پر کتابیں نازل فرمائیں، انسان کے رزق کا انتظام کیا اور اُسے طرح طرح کے پھل، سبزیاں، اناج، گوشت، مچھلی، دودھ، شہد وغیرہ کھانے کو دیئے۔ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے نہ صرف انسان کو پیدا کیا بلکہ اُس کی ضرورت کی ہر چیز مہیا کی اور اُسے زمین میں خلیفہ بنا کر آزادیِ فکر و عمل عطا کی۔ یا دوسرے الفاظ میں اللہ نے انسان کو اُس کے حقوق بغیر مانگے عطا کیے۔ پس اس کے عوض اللہ کے بھی انسان پر حقوق ہیں اور انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے خالق و رازق کے حقوق ادا کرے۔

پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ نے بڑے مختصر الفاظ میں اللہ کے اپنے بندوں پر حقوق اور بندوں کے اللہ پر حقوق کو یوں بیان فرمایا ہے: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کے پیچھے گدھے پر یوں سوار تھا کہ اُن کے اور میرے درمیان سوائے زین کے کچھ نہ تھا۔ نبیؐ نے فرمایا: معاذ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا اپنے بندوں پر جو حق ہے وہ یہ ہے کہ بندے اُس کی عبادت کریں بغیر اُس کے ساتھ کسی کو شریک کیے، اور جو حق بندوں کا اللہ پر ہے وہ یہ ہے کہ وہ اُس شخص کو عذاب نہ دے جو اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا (بخاری، مسلم)۔

یاد رہے کہ حقوق العباد کی اصطلاح نہ صرف بندوں کے اللہ پر حقوق کے لئے استعمال ہوتی ہے بلکہ بندوں کے ایک دوسرے پر حقوق کے بارے میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اللہ بندوں پر اپنے حقوق چاہے تو معاف فرما دے گا کیونکہ وہ غفور الرحیم ہے، مگر وہ بندوں کے ایک دوسرے پر حقوق کو معاف نہ فرمائے گا۔ لہٰذا قیامت کے دن ظالم کو حق تلفی کے عوض مظلوم کو اپنی نیکیاں دے کر یا مظلوم کے گناہ لے کر اُسے راضی کرنا پڑے گا۔

Marfat.com

حصہ اول: حقوق اللہ

باب نمبر1

انسان پر اللہ کی نعمتیں

اس باب میں ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کے جو انسان کا خالق اور مالک ہے انسان پر احسانات (یعنی نعمتوں) کا ذکر قرآن کی روشنی میں کریں گے یعنی اللہ کی طرف سے انسان کے حقوق کی بن مانگے ادائیگی۔ اللہ تبارک نے انسان کو اتنی زیادہ نعمتیں عطا کر رکھی ہیں کہ اُن کو شمار کرنا بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔ پس ہم درج ذیل پیروں میں اللہ کی بے شمار و بے حساب نعمتوں میں سے چند بڑی نعمتوں کو بیان کرتے ہیں۔

1- اللہ نے انسان کو پیدا کیا

اللہ نے انسان کو پیدا کیا، اچھی شکل وصورت دی، اور دیکھنے، سننے اور سوچنے سمجھنے کی قوت عطا کی، اور اُسے ماں کے پیٹ میں بھی اور دنیا میں بھی زندگی کے مختلف مراحل سے گذارا۔ قرآن میں ارشاد ہے:-

i) لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اُس سے اُس کا جوڑا بنایا، پھر ان دونوں سے کثیر تعداد میں مرد وعورت پیدا کر کے دنیا میں پھیلا دیئے...... (النساء:1)

ii) اور اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے پیدا کیا (ایسی حالت میں کہ) تم کچھ نہیں جانتے تھے، اور اُس نے تم کو کان اور آنکھیں اور دل دیئے، تا کہ تم اُس کا شکر ادا کرو۔ (النحل:78)

iii) اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا، پھر اس کو محفوظ جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا، پھر نطفے کا لوتھڑا بنایا، پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر اُس کو نئی صورت میں بنا دیا (یعنی بچہ)۔ پس اللہ بابرکت ہے سب سے بہترین خالق۔ (المومنون:12-14)

Marfat.com

iv) اللہ ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی اچھی بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں، یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے۔ (المومن:64)

v) وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ بنایا، پھر لوتھڑا بنایا، پھر تم کو بچہ بنا کر نکالا۔ پھر تم اپنی جوانی کو پہنچتے ہو، پھر بوڑھے ہو جاتے ہو اور کوئی تم میں سے پہلے ہی مر جاتا ہے...... (المومن:67)

vi) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔ (التین:4)

2- انسان کو اشرف المخلوقات بنایا

آدم کو فرشتوں سے سجدہ کروایا، اُسے علم عطا کیا، انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، اُسے زمین میں خلیفہ بنایا، ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اللہ نے اُسے مردود قرار دے کر جنت سے نکال دیا۔ قرآن میں ارشاد ہے۔

i) اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں خلیفہ (یا نائب) پیدا کرنے والا ہوں، تو انہوں نے کہا: کیا تُو زمین میں ایسے شخص کو نائب بنائے گا جو اس میں فساد برپا کرے گا اور خون بہائے گا؟ بے شک ہم تیری حمد وثنا کرنے اور تیری پاکی بیان کرنے والے (کافی) ہیں۔ اللہ نے فرمایا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور اُس نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے، پھر اُن (چیزوں) کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا: اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے مجھے نام بتاؤ۔ انہوں نے کہا: تُو پاک ہے، ہمیں کچھ علم نہیں سوائے اُس کے جو تُو نے ہمیں عطا کیا ہے۔ بے شک تُو ہی علم اور حکمت والا ہے۔ پھر اللہ نے (آدم سے) فرمایا: اے آدم! تُو اُنہیں ان چیزوں کے نام بتا۔ پس آدم نے اُنہیں ان چیزوں کے ناموں سے آگاہ کیا۔ پس اللہ نے (فرشتوں سے) فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہوں اور مجھے معلوم ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ اور تب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو، پس سب نے سجدہ

Marfat.com

کیا سوائے ابلیس کے۔ پس ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور یوں وہ کافروں میں شامل ہو گیا۔ (البقرہ:30-34)

ii) اور (اللہ) وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو (اے انسانو!) خلیفہ (یا وائسرائے) بنایا اور (تم میں سے) ایک کے دوسرے پر درجے بلند کیے تاکہ وہ تمہاری آزمائش کرے اس میں جو اس نے تمہیں عطا کیا ہے۔ (الانعام:165)

iii) اور ہم ہی نے تم کو پیدا کیا، پھر تمہاری شکل وصورت بنائی، پھر ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ پس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ اللہ نے فرمایا: جب میں نے تجھے حکم دیا تو کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے منع کیا۔ بولا: میں اس سے افضل ہوں۔ مجھے تُو نے آگ سے پیدا کیا اور اُسے تُو نے مٹی سے پیدا کیا۔ اللہ نے حکم دیا: پس تو یہاں سے اتر جا۔ تجھے زیب نہیں دیتا کہ تُو یہاں تکبر کرے۔ لہٰذا دفع ہو جا۔ تُو ذلیلوں میں سے ہے۔ (الاعراف:11-13)

iv) اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور اُن کو خشکی اور سمندر میں سواری دی اور اُنہیں پاکیزہ رزق دیا اور اُنہیں بہت سی مخلوق پر جو ہم نے پیدا کی ایک واضح فضیلت عطا کی۔ (الاسراء:70)

v) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ (البینہ:7)

3- بہت سی مخلوق کو انسان کی خدمت میں لگا دیا

اللہ نے زمین وآسمان میں بہت سی چیزیں انسان کیلئے پیدا فرمائیں۔ سورج، چاند، ستارے اور بہت سی دیگر مخلوق کو انسان کی خدمت پر مامور کر دیا۔ قرآن ہمیں بتاتا ہے:

i) اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ جنگلوں اور سمندروں کے اندھیروں میں اُن سے رستے معلوم کرو...... (الانعام:97)

ii) وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور بنایا اور چاند کی منزلیں طے کر دیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور اوقات کا حساب لگا سکو...... (یونس:5)

Marfat.com

iii) وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو اور روشن دن بنایا تاکہ اس میں کام کرو......(یونس:67)

iv) اور اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں کو تمہارے قابو میں کر دیا تاکہ سمندر میں اس کے حکم سے چلیں اور دریاؤں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا اور سورج اور چاند کو بھی تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں ایک دستور پر چلے جا رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہاری خدمت میں لگا دیا اور جو کچھ تم نے مانگا تمہیں عطا کیا اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو شمار نہ کر سکو۔ کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا ظالم اور ناشکرا ہے۔(ابراہیم:32-34)

v) اور چوپایوں کو بھی اسی نے پیدا کیا، اُن میں تمہارے لئے گرمی (یعنی گرم کپڑے) ہیں اور بہت سے فائدے ہیں۔ اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔ اور جب تم اُنہیں شام کو لاتے ہو اور جب صبح اُنہیں چرانے کے لئے لے جاتے ہو تو اُن سے تمہاری عزت و شان ہے۔ اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر ایسی جگہوں پر لے جاتے ہیں جہاں تم بڑی مشقت کے بغیر پہنچ نہیں سکتے۔ بے شک تمہارا رب بڑا شفیق اور رحیم ہے۔ اور اُسی نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم اُن پر سوار ہو اور وہ تمہارے لئے زینت بھی ہوں۔ اور اُس نے (ایسی چیزیں) بھی پیدا کی ہیں جنہیں تم جانتے تک نہیں۔(النحل:5-8)

4- اللہ نے انسان کو رزق عطا کیا

اللہ نے انسان کو عمدہ رزق مہیا کیا اور کھانے پینے کے لئے پاکیزہ اور صحت بخش چیزیں مہیا کیں، مثلاً اناج، پھل، سبزیاں، مچھلی، گوشت، دودھ، شہد وغیرہ۔ درج ذیل قرآنی آیات میں ان کا ذکر آیا ہے:۔

i) اُس (یعنی اللہ) نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا۔ اور آسمان سے پانی برسا کر تمہارے کھانے کے لئے انواع و اقسام کے میوے پیدا کئے......(البقرہ:22)

ii) اور ہم ہی نے زمین میں تمہارا ٹھکانہ بنایا اور اس میں تمہارے لئے سامان معیشت پیدا

Marfat.com

کئے......(الاعراف:10)

(iii اور وہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے قابو میں کر دیا تاکہ اُس میں سے تم (مچھلی کا) تازہ گوشت کھاؤ......(النحل:14)

(iv اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی (یعنی حکم دیا) کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور چھتریوں میں جو لوگ اوپر چڑھاتے ہیں گھر بنا اور ہر قسم کے میوے کھا اور اپنے رب کے صاف رستوں پر چلی جا۔ اُس کے پیٹ سے پینے کی چیز (یعنی شہد) نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ اس میں لوگوں کے لئے (بہت سی بیماریوں کی) شفا ہے۔ بے شک سوچنے والوں کے لئے اس میں بھی ایک نشانی ہے۔(النحل:68-69)

(v پھر ہم نے اُس سے (یعنی پانی سے) تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے۔ اُن میں تمہارے لئے بہت سے میوے پیدا ہوتے ہیں اور اُن میں سے تم کھاتے ہو۔ اور وہ درخت بھی (ہم ہی نے پیدا کیا) جو طور سینا سے نکلتا ہے (یعنی ز..ون کا درخت) جو کھانے والوں کیلئے روغن اور سالن لئے ہوئے اگتا ہے۔ اور تمہارے لئے چوپایوں میں بھی عبرت (کی نشانی) ہے، جو ان کے پیٹوں میں ہے اس سے ہم تمہیں (خالص دودھ) پلاتے ہیں اور تمہارے لئے ان میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور بعض کو تم کھاتے ہو۔(المومنون:19-21)

(vi تو انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔ بے شک ہم ہی نے پانی برسایا، پھر ہم ہی نے زمین کو چیرا پھاڑا، پھر ہم ہی نے اس میں اناج اگایا، اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں، اور گھنے گھنے باغ، اور میوے اور چارا، (یہ سب کچھ پیدا کیا) تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے لئے۔(عبس:24-32)

5- انسان کے لئے ہدایت کا انتظام فرمایا

اللہ ہی انسان کو سیدھی راہ دکھاتا ہے اور اُسے ہدایت دیتا ہے۔ جسے وہ ہدایت دیتا ہے، اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اللہ نے انسان کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے اور کتابیں نازل کیں۔ اللہ نے ہی انسان کو نیکی اور بدی میں فرق معلوم کرنے کے لئے فہم عطا کی۔ قرآن میں ارشاد ہے۔

Marfat.com

i) اُس (یعنی اللہ) نے (اے محمد) تم پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اُسی نے تورات اور انجیل نازل کی، اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے، اور اسی نے فرقان (حق اور باطل کو جدا کرنے والا یعنی قرآن) نازل کیا...... (ال عمران:3-4)۔

ii) (اے محمد) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور اُس کے بعد آنے والے پیغمبروں پر وحی بھیجی تھی اور ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف بھی ہم نے وحی بھیجی تھی اور داؤد کو ہم نے زبور بھی عطا کی تھی۔ اور بہت سے پیغمبر ہیں جن کے حالات ہم تم سے بیان کر چکے ہیں اور بہت سے پیغمبر ہیں جن کے حالات تم سے بیان نہیں کئے۔ اور موسیٰ سے تو اللہ نے کلام بھی کیا۔ سب کو اللہ نے خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا تا کہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کو اللہ پر حجت کا موقع نہ رہے (یعنی وہ یہ نہ کہیں کہ اللہ نے اُن کی ہدایت کا بندوبست نہیں کیا)، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (النساء:163-165)

iii) اور جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (الاعراف:178)

iv) (اے محمد) ہم نے تم کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ بھیجا گیا ہو۔ (فاطر:24)

v) ......اور اُسے (یعنی انسان کو خیر و شر کے) دونوں راستے دکھا دیئے۔ (البلد:10)

vi) پھر اُس کو (یعنی انسان کو) بدکاری سے بچنے اور پرہیزگاری اختیار کرنے کی سمجھ عطا کی۔ پس جس نے اپنے نفس کو پاک رکھا وہ فلاح پا گیا، اور جس نے اُسے خاک میں ملایا وہ نقصان میں رہا۔ (الشمس:8-10)

6- اللہ ہی انسان کا مشکل کشا ہے

اللہ مصیبت زدہ انسان کی دعا سنتا ہے، اُس کی آفات سے حفاظت کرتا ہے، اور تکالیف و مشکلات میں اس کی مدد کرتا ہے۔ قرآن کی درج ذیل آیات اس بات پر شاہد ہیں:۔

Marfat.com

i) اور (اے محمد) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (ان سے کہہ دو کہ) میں تو تمہارے قریب ہی ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا (پریشان حال شخص اپنی پریشانی میں) مجھے پکارتا ہے تو میں اُس کی دعا قبول کرتا ہوں...... (البقرہ:186)

ii) اگر اللہ تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔ (آلِ عمران:160)

iii) اور (یاد کرو) ذوالنون (مچھلی والے یعنی یونسؑ) کو جب وہ غصے کی حالت میں چل دیا اور خیال کیا کہ ہم اُس پر قابو نہ پاسکیں گے۔ آخر (مچھلی کے پیٹ کے) اندھیرے میں اللہ کو پکارنے لگا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو پاک ہے اور میں قصور وار ہوں۔ پس ہم نے اُس کی دعا قبول کر لی اور اُسے غم سے نجات دی...... (الانبیاء:87-88)

iv) بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب وہ اُس سے دعا کرتا ہے؟ اور کون ہے جو اُس کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور کون تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے؟ بھلا کون ہے وہ جو تمہیں جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ بتاتا ہے اور کون ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے؟ (جب یہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے) تو کیا اُس کے سوا کوئی معبود بھی ہے؟...... (النمل:62-63)

v) اور تمہارے رب نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا...... (المومن:60)

7- انسان کا جوڑا بنایا اور اُس کی نسل چلائی

اللہ نے انسانوں کے جوڑے بنائے، آدمیوں کو اُن کی جنس کی بیویاں دیں، اُس سے انہیں اولاد دی اور اُن کی نسل چلائی، بیٹے پوتے دیئے۔ بیوی سکون کا باعث ہے، نیک بیوی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ وہ مرد کیلئے لباس اور مرد اُس کیلئے لباس ہے اور وہ مرد کی کھیتی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:-

i) روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا (یعنی بیویوں سے مباشرت کرنا) جائز کر دیا گیا ہے، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کے لئے لباس ہو...... (البقرہ:187)

Marfat.com

ii) تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں (یعنی تمہارے بچوں کو جنم دیتی ہیں) پس اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لئے اچھا قدم اٹھاؤ (یعنی اپنی نسل بڑھاؤ، اپنے مستقبل کا سوچو)...... (البقرہ:223)

iii) اور اللہ ہی نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے بیویاں پیدا کیں اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے......(النحل:72)

iv) اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری جنس میں سے عورتیں پیدا کیں تا کہ تم ان کی طرف (مائل ہوکر) راحت وسکون حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی۔ ان باتوں میں بے شک نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو سوچ بچار کرتے ہیں۔ (الروم:21)

پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ نے نیک بیوی کو مومن کے لئے ایک نعمت قرار دیا ہے۔ ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: مومن نے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز حاصل نہیں کی۔ اگر وہ اُسے حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے، اگر اُس کی طرف دیکھے تو اُس کو خوش کرے۔ اگر اُس پر قسم ڈالے تو اسے پورا کرے۔ اگر اُس کا خاوند غائب ہو تو اپنے نفس میں اور اُس کے مال میں اس کی خیر خواہی کرے (ابن ماجہ)۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: چار چیزیں ہیں، جو شخص وہ دیا گیا گویا وہ دنیا وآخرت کی بھلائی دیا گیا: دل شکر کرنے والا، زبان ذکر کرنیوالی، اور بدن مصائب پر صبر کرنے والا اور بیوی اپنے نفس اور خاوند کے مال میں خیانت نہ کرنے والی (بیہقی)۔

8- اللہ ہی انسان کی خطائیں معاف فرماتا ہے

اللہ انسانوں کی خطائیں معاف کرتا ہے، اُن کی توبہ قبول کرتا ہے اور اُن سے محبت رکھتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:-

i) پھر (غلطی کرنے کے بعد) آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے اور معافی مانگی تو اللہ نے اس کا قصور معاف کر دیا، بے شک وہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (البقرہ:37)

ii) بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت رکھتا ہے (البقرہ:222)

Marfat.com

(iii اور جو شخص کوئی بُرا کام کر بیٹھے یا اپنے حق میں کوئی ظلم کر لے، پھر اللہ سے معافی طلب کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔ (النساء:110)

(iv ......تمہارے رب نے اپنی ذات پر رحم کو لازم کرلیا ہے۔ بے شک جو کوئی تم میں سے جہالت سے بُرا کام کر بیٹھے پھر اُس کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کر لے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(الانعام:54)

(v بے شک اللہ تقویٰ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ (التوبہ:7)

(vi اور اگر خدا لوگوں کو اُن کے ظلم کے سبب پکڑنے لگے تو ایک جاندار کو بھی زمین پر نہ چھوڑے، لیکن (یہ اُس کی رحمت کی انتہا ہے کہ) وہ اُن کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے...... (النحل:61)

درج ذیل احادیث نبوی میں بھی ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا غفور الرحیم ہے۔ وہ انسانوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، اُن کے گناہ بخشتا ہے اور اُن سے محبت رکھتا ہے:

(i ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے مجھے بخشنے پر قادر جانا تو میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں اور اُس کے گناہوں کی مجھے پرواہ نہیں (خواہ وہ کتنے زیادہ ہوں یا کتنے بڑے ہوں) جب تک وہ شرک نہ کرے۔ (شرح السنہ)

(ii ابوسعیدؓ سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا: شیطان نے خدا سے عرض کی: اے اللہ! تیری عزت کی قسم میں تیرے بندوں کو جب تک ان کے جسموں میں روح ہوگی گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم، میں اُن کو ہمیشہ بخشتا رہوں گا جب تک وہ بخشش مانگتے رہیں گے۔ (احمد)

(iii حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے پاس قیدی لائے گئے جن میں سے ایک عورت تھی جس کی چھاتیوں سے دودھ چھلک رہا تھا اور وہ دیوانہ وار دوڑی پھرتی تھی۔ جب بھی قیدیوں میں سے اُسے کوئی بچہ ملتا وہ اُسے پکڑتی اپنے سینے سے لگاتی اور اُسے دودھ پلانے لگتی۔ نبیؐ نے فرمایا: کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا ہرگز نہیں۔ یہ اُسے پھینک نہیں سکتی۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ

Marfat.com

اپنے بندوں سے کہیں زیادہ محبت کرتا ہے اس عورت کی نسبت جو یہ اپنے بچے سے کرتی ہے۔ (بخاری، مسلم)۔

9- اللہ کی انسان پر متفرق نعمتیں اور احسانات

قرآن الحکیم میں ارشاد ہے:-

i) اے بنی آدم! ہم نے تم پر لباس اتارا کہ تمہارا ستر ڈھانپے اور تمہیں زینت بخشے...... (الاعراف:26)

ii) اللہ ہی نے تمہارے لئے گھروں کو رہنے کی جگہ بنایا اور اُسی نے چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لئے ڈیرے (یا خیمے) بنائے جن کو تم ہلکا دیکھ کر سفر اور حضر میں کام میں لاتے ہو اور اُن کی اون، پشم اور بالوں سے تم اسباب اور برتنے کی چیزیں بناتے ہو جو ایک مدت تک کام دیتی ہیں اور اللہ ہی نے تمہارے (آرام کے) لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اور پہاڑوں میں غاریں بنائیں اور کُرتے بنائے جو تم کو گرمی سے بچائیں اور کُرتے جو تم کو جنگ سے محفوظ رکھیں۔ اسی طرح اللہ اپنی نعمتیں تم پر پوری کرتا ہے تاکہ تم فرمانبردار بنو۔ (النحل:80-81)

iii) اور وہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) کے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک وصاف پانی اتارتے ہیں تاکہ اس سے مردہ زمین کو زندہ کریں اور پھر بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو جو ہم نے پیدا کئے ہیں پلائیں۔ (الفرقان:47-49)

iv) اُسی نے جانداروں (بشمول انسانوں) کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبو دار پھول۔ پس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (الرحمٰن:10-13)

Marfat.com

باب نمبر2

انسان پر اللہ کے حقوق

پہلے باب میں ہم یہ بیان کر آئے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے انسان پر بے شمار احسانات ہیں اور اُس نے انسان کو بے شمار نعمتیں اور آسائشیں عطا کر رکھی ہیں۔ اُن کے سبب انسان پر اللہ کے بے شمار حقوق عائد ہوتے ہیں جن کو ادا کرنا انسان کا فرض ہے۔ ان میں سے چند اہم حقوق درج ذیل ہیں۔

1- اللہ پر ایمان لاؤ

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام کائنات کا خدا ہے اور خالق ہے۔ اُسی نے زمین وآسمان، سورج اور چاند اور ستارے، فرشتے اور جنات اور انسان، حیوانات ونباتات، اور کائنات کی ہر چیز کو پیدا کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا انسان جیسی ذی عقل مخلوق پر سب سے پہلا حق جو ہے وہ یہ ہے کہ اُسے بلا شرکتِ غیر تمام کائنات کا خدا مانا جائے اور اس کے خالق ورازق ہونے کی حقیقت کو تسلیم کیا جائے۔ اسی ماننے اور تسلیم کرنے کو ہی ایمان لانا کہتے ہیں۔ پس قرآن حکیم جو اللہ کی طرف سے انسان کی ہدایت کے لئے نازل کی جانے والی کتابوں میں آخری کتاب ہے انسان کو اپنی درج ذیل آیات میں اللہ پر ایمان لانے کی تاکید کرتا ہے اور ایمان لانے والوں کے اجر وانعام کی بات کرتا ہے۔

i) کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اتری اُس پر اور جو (صحائف) ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اُن کی اولاد پر نازل ہوئے اُن پر، اور جو (کتابیں) موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دی گئیں اُن پر، اور جو دوسرے انبیاء کو اُن کے رب کی طرف سے عطا ہوا اُس پر ہم ایمان لائے۔ ہم اُن میں سے کسی میں کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

(البقرہ:136)

ii) نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرلو، بلکہ نیک وہ ہے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لائے ......(البقرہ:177)۔

iii) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کو ہم بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے

Marfat.com

نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں اُن کے لئے نیک و پاک بیویاں ہیں، اور انہیں گھنے سائے میں ہم داخل کریں گے۔ (النساء:57)

iv) جو لوگ اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے اور اُن میں سے کسی میں فرق نہ کیا، ایسے لوگوں کو وہ عنقریب اُن کے اجر (انعام) عطا کرے گا، اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (النساء:152)

2- کائنات کا خدائے واحد اللہ ہے کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ

اللہ پوری کائنات کا خدائے واحد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُس کا کوئی ثانی، ہمسر، مدمقابل یا مشابہ نہیں۔ پس انسان کو چاہیے کہ اللہ ہی کو پوری کائنات کا اکیلا اور ایک خدا مانے اور اس کی مخلوق میں سے کسی کو اُس کا شریک یا مدمقابل نہ ٹھہرائے۔ قرآن میں بے شمار ایسی آیات ہیں جو انسان کو اللہ کا شریک ٹھہرانے سے منع کرتی ہیں اور بتاتی ہیں کہ اللہ کی کسی مخلوق کو اللہ کے ساتھ کائنات کی خدائی میں شریک کرنا ایسا بڑا گناہ ہے جس کی معافی نہیں۔ ان میں سے چند آیات درج ذیل ہیں:-

i) ....پس کسی کو خدا کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے ہو۔ (البقرہ:22)

ii) اور (لوگو!) تمہارا خدا خدائے واحد (یعنی اللہ) ہے۔ اُس مہربان اور رحم کرنے والے کے سوا کوئی خدا (یعنی معبود) نہیں۔ (البقرہ:163)

iii) اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور فرشتے اور علم والے لوگ بھی جو انصاف پر قائم ہیں (اس بات کی گواہی دیتے ہیں)۔ اُس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (آلِ عمران:18)

iv) اللہ اس گناہ (جرم) کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے۔ اس کے سوا دوسرے سب گناہ وہ جسے چاہے معاف کر دے گا، اور جس نے اللہ کا شریک بنایا اُس نے بہت بڑا بہتان باندھا۔ (النساء:48)

v) بے شک اُن لوگوں نے کفر کیا جو کہتے ہیں کہ مریم کا بیٹا مسیح خدا ہے، حالانکہ مسیح خود یہ کہا کرتا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اور

Marfat.com

(خوب جان لو کہ) جو شخص اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ (تین خدا ہیں اور) اللہ تین میں کا تیسرا ہے، حالانکہ اُس خدائے واحد کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ اگر یہ لوگ اس بات سے جو وہ کہتے ہیں باز نہیں آئیں گے تو ان میں سے ایسا کفر کرنے والوں کو سخت درد ناک عذاب پہنچے گا۔ (المائدہ:72-73)

vi) (یوسف نے کہا) اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیا بہت سے جدا جدا خدا بہتر ہیں یا اللہ جو خدائے واحد اور غالب ہے؟ اللہ کے سوا جن خداؤں کی تم پوجا کرتے ہو وہ صرف نام ہی ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے اُن کی کوئی سند نازل نہیں کی۔ حکومت (اور حکم) صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اس کا حکم ہے کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی صحیح دین ہے، مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (یوسف:39-40)

vii) اگر ان (آسمان و زمین) دونوں میں اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے۔ جو باتیں یہ (مشرک) لوگ بناتے ہیں، مالک عرش اللہ تعالیٰ اُن سے پاک ہے۔

(الانبیاء:22)

نبیؐ نے درج ذیل احادیث میں اللہ کے ساتھ شرک کو گناہ کبیرہ قرار دیا ہے اور شرک نہ کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی ہے۔

i) عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! اللہ کے نزدیک کبیرہ گناہ کونسا ہے۔ فرمایا: تُو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اُس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

ii) ابوذرؓ سے روایت ہے کہا میں نبیؐ کے پاس آیا۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں کوئی بندہ کہ جو کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پھر وہ اس پر مرے مگر وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا اگر چہ زنا کرے اور چوری کرے۔ فرمایا اگر چہ زنا کرے اور چوری کرے۔ (بخاری، مسلم)

3- کسی کو اللہ کی اولاد قرار نہ دو

انسان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سے کسی کو اس کی اولاد قرار نہ دے۔ اللہ واحد

Marfat.com

ہے، وہ یکتا ہے۔اس کی نہ کوئی اولاد ہے، نہ بیوی اور نہ ماں باپ۔ نہ اللہ نے کسی کو جنا اور نہ اُسے کسی نے جنا۔ نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے نہ بیٹی۔ مشرک لوگ اللہ پر بہتان عظیم باندھتے ہیں جب وہ اس کی طرف بیٹے اور بیٹیاں منسوب کرتے ہیں۔ قرآن میں بہت سی آیات ہیں جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی اولاد ہونے کا انکار کیا گیا ہے۔ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:۔

(i) اے اہل کتاب (عیسائیو!) اپنے دین کی بات میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ مسیح عیسیٰ ابن مریم (نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا بلکہ) خدا کا رسول اور اُس کا کلمہ (بشارت) تھا جو اُس نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور اُس کی طرف سے ایک روح تھا۔ پس اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو کہ خدا تین ہیں۔ باز آ جاؤ، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اللہ ہی واحد خدا ہے اور اس بات سے پاک ہے کہ اُس کی اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے اور اللہ ہی بطور کارساز کافی ہے۔(النساء:171)

(ii) اور انہوں نے جنات کو اللہ کا شریک ٹھہرا رکھا ہے حالانکہ اُن کو اسی نے پیدا کیا ہے اور بغیر سوچے سمجھے اُس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بنا ڈالی ہیں۔ پاک اور بلند ہے وہ ان باتوں سے جو وہ لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وہی آسمانوں اور زمین کا موجد ہے، اُس کے اولاد کہاں سے ہو جب کہ اُس کی کوئی بیوی نہیں اور (حقیقت یہ ہے کہ) اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔(الانعام:100-101)

(iii) اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ یہ پہلے کافروں کی باتوں کی نقل کرتے ہیں، اللہ انہیں ہلاک کرے، یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔(التوبہ:30)

(iv) اور (عیسائی اور بعض مشرک لوگ) کہتے ہیں کہ رحمٰن (یعنی خدا) بیٹا رکھتا ہے۔ بے شک تم بری بات کہتے ہو۔ قریب ہے کہ اس (افتراء) سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں کہ انہوں نے خدا کے لئے بیٹا بنا ڈالا۔ حالانکہ رحمٰن کے لئے شایاں نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔ آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو رحمٰن کے سامنے بندہ (غلام) ہو کر نہ آئے۔(مریم:88-93)

Marfat.com

v) اللہ نے نہ تو کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ اُس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے۔ ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی اپنی مخلوق کو لے کر چل دیتا اور اُن میں بعض بعض پر چڑھ دوڑتے۔ پاک ہے اللہ ایسی باتوں سے جو وہ کہتے ہیں۔ (المومنون:91)

vi) کہو کہ وہ اللہ ہے اور وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، نہ اُس نے کسی کو جنا، نہ اُسے کسی نے جنا (یعنی نہ اُس کی کوئی اولاد ہے، نہ اس کے ماں باپ ہیں)۔ اور کوئی اس کا ہمسر (یا اس جیسا) نہیں (اخلاص:1-4)۔

4- صرف اللہ ہی کی عبادت کرو

پوری کائنات کا صرف ایک ہی خدا اور معبود ہے اور وہ اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پس انسان کو چاہیے کہ صرف اللہ کی عبادت کرے۔ اجرام فلکی، مظاہر فطرت، ملائکہ، جنات، انسانوں یا کسی اور مخلوق کی عبادت ہرگز نہ کی جائے۔ اللہ کے بھیجے ہوئے ہر نبی نے اپنی قوم کو صرف اللہ کی عبادت کرنے کا درس دیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:-

i) لوگو! اپنے پروردگار (یعنی رب) کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا فرمایا...... (البقرہ:21)

ii) لوگو! تمہارا معبود خدائے واحد ہے، اس رحمٰن اور رحیم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (البقرہ:163)

iii) بے شک وہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم خدا ہے، حالانکہ مسیح نے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک بنائے گا اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(المائدہ:72)

iv) ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس اُس نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں...... (الاعراف:59)

v) اور عاد کی طرف اُن کے بھائی ہود کو بھیجا۔ اُس نے کہا: اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو،

Marfat.com

اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم ڈرتے نہیں؟ (الاعراف:65)۔

vi) اور ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح کو بھیجا۔ اُس نے کہا: اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (الاعراف:73)۔

vii) اور مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ اُس نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں...... (الاعراف:85)

viii) اور ہم نے ہر امت (قوم) میں ایک پیغمبر بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور طاغوت (شیطان یا جھوٹے خدا) سے اجتناب کرو...... (النحل:36)

ix) اور (اے محمدؐ) جو رسول ہم نے تم سے پہلے بھیجے اُن کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، لہٰذا میری ہی عبادت کرو۔ (الانبیاء:25)

x) اور (اللہ نے فرمایا ہے کہ) میں نے جنوں اور انسانوں کو فقط اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں (الذاریات:56)۔

5- صرف اُسی کی حمد و ثناء کرو، اُسی کی تسبیح کرو اور اسی کی پاکی بیان کرو

قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ساری کائنات کا خدا، مالک، خالق اور رازق ہے۔ سب حمد و ثناء اُسی کے لئے ہے۔ ساری تعریف اُسی کا حق ہے۔ اُس کی ساری مخلوق اُس کی تسبیح و پاکی بیان کرتی ہے۔ اللہ نے انسان کو اپنی سب مخلوق میں ایک درجہ اور فضیلت و فوقیت عطا کی ہے۔ پس انسان پر دوسری مخلوق کی نسبت اللہ کا زیادہ حق ہے کہ انسان اللہ کی حمد بیان کرے، اُسی کی پاکی کا ذکر کرے اور اُسی کی تسبیح صبح و شام کرے۔ قرآن میں ارشاد ہے:-

i) سب تعریف اللہ ہی کی ہے جو تمام کائنات (یا جہانوں) کا رب ہے، بے حد مہربان بے انتہا رحم کرنے والا ہے (الفاتحہ:1-2)۔

ii) تمام تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور روشنی بنائی...... (الانعام:1)۔

Marfat.com

(iii ساتوں آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہیں سب اُسی کی تعریف کرتے ہیں، اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اُس کی تعریف کے ساتھ اُس کی تسبیح نہ کرتی ہو، لیکن تم لوگ اُس کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ بے شک وہ بردبار اور غفار ہے۔(الاسراء:44)

(iv پس جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس پر صبر کرو، اور سورج نکلنے سے پہلے اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کرو، اور رات کی ساعات میں اور دن کی اطراف میں بھی اُس کی تسبیح کرو، تاکہ تمہیں (روحانی) خوشی حاصل ہو۔(طٰہٰ:130)

(v کیا تم نے دیکھا نہیں کہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور پر پھیلائے ہوئے پرندے بھی۔ اور ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کے طریقے سے واقف ہے۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ کو سب معلوم ہے۔(النور:41)

(vi پس اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو، اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کی تعریف ہے اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو۔(الروم:17-18)

6- اللہ کا شکر ادا کرو

جیسا کہ ہم باب نمبر 1 میں بتا چکے ہیں کہ انسان پر اللہ کے بہت سے احسانات ہیں اور اُس نے انسان کو بڑی نعمتیں عطا کر رکھی ہیں اور اپنی بہت سی مخلوق کو انسان کی خدمت میں لگا رکھا ہے۔ پس انسان کا فرض ہے کہ اللہ کے احسانات کو تسلیم کرے اور اللہ کا شکر ادا کرے۔ اللہ شکر کرنے والوں کا قدردان ہے جبکہ وہ نعمتوں کا انکار کرنے والوں اور ناشکروں کو ناپسند کرتا ہے۔ قرآن کی درج ذیل آیات میں اللہ کا شکر کرنے کی ہدایت ہے:-

(i مومنو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا کر رکھی ہیں اُنہیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم صرف اُسی کی بندگی کرنے والے ہو۔(البقرہ:172)

(ii اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا۔ یہ اس لئے کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو۔ اور اللہ نے جو تمہیں ہدایت عطا کی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اُس کا شکر ادا کرو۔
(البقرہ:185)

114101

Marfat.com

(iii ......اللہ شکر کرنے والوں کو ضرور اجر دے گا۔(آلِ عمران:144)

(iv ......اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کسی قسم کی کوئی تنگی کرے، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کرے تا کہ تم شکرادا کرو۔(المائدہ:6)

(v اور (یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو (مت بھولو کہ) میرا عذاب بڑا شدید ہے۔(ابراہیم:7)

(vi اور وہی تو ہے جس نے سمندر کو تمہارے قابو میں دے دیا کہ اس میں تازہ گوشت (یعنی مچھلیاں) کھاؤ اور اس میں سے زیور (یعنی موتی وغیرہ) نکالو جو تم پہنتے ہو۔اور تم دیکھتے ہو کہ جہاز سمندر میں پانی کو پھاڑتے چلے جاتے ہیں تا کہ تم اللہ کا فضل (یعنی معاش) تلاش کرو اور یہ کہ تم اللہ کا شکرادا کرو۔(النحل:14)

(vii اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیاں بنایا ہے، ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں۔پس قطار باندھ کر اُن پر اللہ کا نام لو اور جب وہ پہلو کے بل گر پڑیں تو اُن میں سے کھاؤ اور قناعت کرنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ۔اس طرح ہم نے اُنہیں تمہارے قابو میں دے دیا ہے تا کہ تم شکر کرو۔(الحج:36)

(viii اور جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تا کہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفران نعمت کرتا ہوں، اور جو شکر کرتا ہے اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے، تو میرا رب (اس سے) بے پروا اور کرم کرنے والا ہے۔(النحل:40)

(ix ......اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا، پھر اُس کی نسل خلاصے یعنی حقیر پانی سے چلائی۔ پھر اُس کو درست کیا، پھر اُس میں اپنی روح پھونکی اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ مگر تم بہت کم شکر کرتے ہو۔(السجدہ:7-9)

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ کو جب اچھی خبر ملتی یا آپ کسی بات پر خوش ہوتے تو فوراً سجدے میں گر جاتے اور اللہ کا شکر کرتے (ابوداؤد، ترمذی)۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

رسول اُللہ نے فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والا ایک صابر روزہ دار کی طرح (اجر کا مستحق) ہے۔

(بخاری)

7- اللہ کو یاد کرو

چونکہ اللہ نے انسان کو بے شمار نعمتیں عطا کر رکھی ہیں، اس لئے ان کا تقاضا ہے کہ انسان اللہ کو یاد رکھے، اُسے بھلا نہ دے۔ قرآن حکیم کی درج ذیل آیات میں ارشاد ہے کہ اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ اللہ کو کثرت سے یاد کریں، اُس کا ذکر کریں اور اُس کا شکر کریں۔ ایسا کرنا اُن کے اپنے فائدے میں ہے۔ یادِ الٰہی انسان کو سکون قلب عطا کرتی ہے۔ اللہ کو یاد کرنے سے حوصلہ ملتا ہے۔

i) پس (اے مومنو!) تم مجھے یاد کیا کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (البقرہ:152)

ii) اور جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر الحرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جیسے اُس نے تمہیں سکھایا ہے...... (البقرہ:198)

iii) پھر جب حج کے تمام مناسک پورے کر چکو تو (قیامِ منیٰ کے دوران) اللہ کو یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ...... (البقرہ:200)

iv) اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور جن کے دل اللہ کی یاد سے آرام پاتے ہیں۔ اور سن لو کہ اللہ کی یاد سے ہی دل قرار (یا اطمینان) پاتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے، اُن کے لئے خوش حالی اور عمدہ ٹھکانہ ہے (الرعد:28-29)

v) ...... بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے، اور اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے۔ اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (العنکبوت:45)

vi) پس جب (جمعہ کی) نماز ادا کر چکو تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل (یعنی معاش) تلاش کرو، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (الجمعہ:10)

vii) اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہو، اور رات کے طویل حصے میں اُس کو سجدہ کرتے

Marfat.com

رہو اور اُس کی تسبیح کرتے رہو۔ (الدھر:25-26)

پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ کی درج ذیل احادیث میں اللہ کا ذکر و اذکار کرنے کی تاکید بھی ہے اور اس کی فضیلت بھی۔

i) حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ایک ایسے شخص کی مثال جو اللہ کو یاد کرتا ہے اور ایک ایسے شخص کی جو اللہ کو یاد نہیں کرتا، اس طرح ہے جیسے ایک زندہ اور ایک مردہ کی مثال ہے۔ (بخاری، مسلم)

ii) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے قریب ہوتا ہوں جب وہ میرے بارے میں سوچتا ہے اور میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے محفل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُسے بہتر محفل (یعنی فرشتوں کی محفل) میں یاد کرتا ہوں۔ (بخاری، مسلم)

8- اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرو

اللہ کا انسان پر حق ہے کہ انسان اُس کی اطاعت کرے، اُس کی فرمانبرداری کرے اور اُس کا حکم مانے۔ اللہ نے جو احکام اور جو فرامین انسان کو اپنے رسولوں اور اپنی کتابوں کے ذریعے بھیجے ہیں اُن پر پوری طرح عمل کرے۔ اللہ کی اطاعت میں اللہ کے رسولوں اور نبیوں کی اطاعت بھی شامل ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انبیاء کی تعلیمات پر بھی عمل کیا جائے۔ پس مومنوں کو چاہیے کہ اللہ، اللہ کے رسولوں، خاص طور پر حضرت محمدؐ کی اطاعت کریں، قرآن میں دیئے گئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سچا تسلیم کریں اور اُن پر عمل کریں اور محمدؐ کی پیروی کریں اور آپؐ کی تعلیمات کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ قرآن کی درج ذیل آیات میں اس کی تاکید کی گئی ہے:-

i) اور (اے مومنو!) اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو، تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(آلِ عمران:132)

ii) ......اور جو شخص اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اُس کو جنت میں داخل کرے گا

Marfat.com

جس میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اُس کی حدوں سے نکل جائے گا اُس کو اللہ دوزخ میں ڈالے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اُس کو ذلت کا عذاب ہوگا۔ (النساء:13-14)

iii) مومنو! اللہ اور اللہ کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب امر (یعنی حکمران) ہیں اُن کی بھی۔ اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف ہو تو اس میں اللہ اور اللہ کے رسول (یعنی قرآن وسنت) کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور یہ بڑی اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی بہتر ہے۔ (النساء:59)

iv) اور جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ قیامت کے روز اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت اچھی ہے۔ (النساء:69)

v) جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا اُس نے بے شک اللہ کی فرمانبرداری کی۔ (النساء:80)

vi) مومنو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔ (33:47)

9- اللہ کی راہ میں خرچ کرو

جیسا کہ ہم پہلے باب میں پڑھ چکے ہیں کہ اللہ خالق ورازق ہے۔ وہی انسان کو رزق دیتا ہے، وہی جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔ اُسی نے انسان کو مال و دولت سے نواز رکھا ہے اور اس چیز کا تقاضہ ہے کہ انسان اللہ کے دیئے ہوئے رزق اور مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کو قرآن نے زکوٰۃ اور صدقہ بھی کہا ہے اور اللہ کو قرض حسنہ دینے سے بھی تعبیر کیا ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مراد ہے غریبوں اور محتاجوں پر خرچ کرنا اور غریب رشتہ داروں، یتیموں، بیواؤں، غلاموں، قرض داروں وغیرہ کی مالی مدد کرنا اور جہاد و دفاع میں عطیات دینا، ہسپتالوں، تعلیمی اور خیراتی اداروں کو صدقات دینا وغیرہ۔ قرآن نے اپنی درج ذیل آیات میں مومنوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی تاکید کی ہے اور ایسا کرنے کا بڑا اجر و ثواب بتایا ہے:-

i) اور (اے مومنو) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو، اور جو بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اُس کو

Marfat.com

اللہ کے ہاں پالو گے۔ بے شک اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (البقرہ:110)

(ii) نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق اور مغرب کی طرف منہ کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ انسان اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتابوں پر اور نبیوں پر اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں اور گردنوں کے چھڑانے (یعنی غلام آزاد کرانے) پر خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ (البقرہ:177)

(iii) (اے نبی) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ وہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں۔ کہہ دو جو بھی مال تم خرچ کرتے ہو وہ والدین، قریبی رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کے لئے خرچ ہو۔ اور جو بھلائی بھی تم کرتے ہو اللہ اُسے جانتا ہے۔ (البقرہ:215)

(iv) (اے نبی)..........لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کتنا مال خرچ کریں، کہہ دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو..........(البقرہ:219)

(v) مومنو! جو مال ہم نے تمہیں دیا ہے اُس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو، پیشتر اس کے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ تو سودا ہو گا اور نہ دوستی کام آئے گی اور نہ ہی سفارش قبول ہو گی......(البقرہ:254)

(vi) جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا (کسی پر) کوئی احسان رکھتے ہیں اور نہ (کسی کو) اذیت دیتے ہیں۔ اُن کا صلہ اُن کے رب کے پاس ہے اور (قیامت کے دن) نہ اُن کو کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (البقرہ:262)۔

(vii) (مومنو!) تم اصل نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اُس مال میں سے جس سے تم محبت رکھتے ہو (اللہ کی راہ میں) خرچ نہیں کرتے۔ اور جو چیز بھی تم خرچ کرتے ہو اللہ کو وہ خوب معلوم ہے۔ (آلِ عمران:92)

(viii) کہہ دو کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اور تم جو چیز بھی (اس کی راہ میں) خرچ کرو گے وہ اُس کا (تمہیں) عوض یا بدل دے گا۔ اور وہ سب سے بہتر رازق ہے۔ (سباء:39)

Marfat.com

ix) اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس مال میں اُس نے تمہیں خلیفہ (نائب یا امین) بنایا ہے اُس میں سے (اُس کی راہ میں) خرچ کرو۔ پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور خرچ کرتے رہے اُن کے لئے بڑا اجر وثواب ہے۔ (الحدید:7)

x) اور جو مال ہم نے تم کو دے رکھا ہے اُس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے اور اُس وقت وہ کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار تُو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی تا کہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ (المنفقون:10)

xi) اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو وہ تمہیں اُس کا دوگنا دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا، اور اللہ قدر شناس اور بردبار ہے۔ (التغابن:17)

درج ذیل احادیث میں بھی اللہ کی راہ میں خیرات وصدقات کی بڑی فضیلت بتائی گئی ہے۔

i) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اے ابن آدم تُو (میری راہ میں) خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا (یعنی تجھے بے حساب مال عطا کروں گا)۔ (بخاری، مسلم)

ii) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہر صبح بندے جب صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں۔ ایک کہتا ہے اے اللہ (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر، دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ بخیل کا مال تلف کر (بخاری، مسلم)۔

iii) رسول اللہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص شہر میں بھوکا رات گزارتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس شہر کی حفاظت کا ذمہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے (مسند احمد)۔

iv) حضرت اسماءؓ سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا: (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور شمار نہ کرو ورنہ اللہ بھی تم پر شمار کرے گا، اور روک نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تم پر روک رکھے گا۔ (بخاری، مسلم)۔

v) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا: سخی اللہ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے۔ بخیل اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور آگ سے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ تعالیٰ کی طرف بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے (ترمذی)۔

Marfat.com

10- اللہ کی راہ میں جہاد کرو

جہاد سے مراد ہے کوشش کرنا، جدوجہد کرنا۔ تاہم اسلامی اصطلاح میں عام طور پر جہاد سے مراد اللہ کی راہ میں لڑنا یعنی اللہ کے، اللہ کے رسول کے اور اللہ کے دین یعنی اسلام کے دشمنوں کے خلاف لڑنا اور اللہ کی راہ میں اپنا مال اور اپنی جان قربان کر دینا۔ قرآن نے اپنی درج ذیل آیات میں جہاد کرنے کی تلقین کی ہے اور جہاد کرنے والوں اور اللہ کی راہ میں مارے جانے والوں کے اجر و ثواب کا ذکر کیا ہے:۔

i) اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی اللہ کی راہ میں اُن سے لڑو مگر حد سے نہ بڑھو (یعنی جارحیت نہ کرو)، بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (البقرہ:190)

ii) (مومنو!) تم پر قتال (یعنی اللہ کی راہ میں لڑنا) فرض کر دیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناپسند ہے۔ مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو، اور ایک چیز تمہیں بھلی لگے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو۔ اللہ بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (البقرہ:216)

iii) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مردہ نہ سمجھو، بلکہ اللہ کے ہاں وہ زندہ ہیں اور اُنہیں رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے اُنہیں عطا کر رکھا ہے اُس پر وہ خوشیاں منا رہے ہیں.......... (ال عمران:169-170)

iv) اور ان (کفار و مشرکین) سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ و فساد باقی نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ ہی کا ہو جائے (یعنی اللہ کے دین کا غلبہ ہو جائے)۔ اور اگر وہ باز آجائیں تو اللہ اُن کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ (الانفال:39)

v) جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رہے، اللہ کے ہاں اُن کے درجات بہت بڑے ہیں اور وہی کامیابی پانے والے ہیں۔ اُن کا رب اُنہیں خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی، اپنی خوشنودی کی اور جنت کی جس میں اُن کے لئے ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ کے ہاں اجر عظیم ہے۔

(التوبہ:20-22)

vi) اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے...... (الحج:78)

Marfat.com

vii) بے شک اللہ اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اُس کے راستے میں صف بندی کر کے اس طرح لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ (الصف:4)

نبی ﷺ کی درج ذیل احادیث میں جہاد کا اجر وثواب بیان کیا گیا ہے۔

i) انسؓ سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام (جہاد پر) جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری، مسلم)

ii) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا...... اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔

(بخاری، مسلم)

iii) عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ اللہ کے راستے میں شہید ہونا ہر چیز کے لئے کفارہ بن جاتا ہے سوائے قرض کے۔ (مسلم)

11- اللہ کیلئے حج وعمرہ کرو اور اُسی کیلئے قربانی کرو

اللہ کے لئے حج اور عمرہ کرو۔ اللہ ہی کے لئے جانور کی قربانی کرو۔ جانور ذبح کرتے وقت اُسی کا نام لو، جس جانور پر اُس کا نام نہ لیا جائے اُسے مت کھاؤ۔ اللہ کے ان حقوق کو ادا کرنے کی تاکید درج ذیل آیاتِ قرآن میں ہے:-

i) اور اللہ کی خوشنودی کے لئے حج اور عمرے کو پورا کرو...... (البقرہ:196)

ii) .... اور انسانوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اللہ کے گھر (بیت اللہ یا خانہ کعبہ) تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے، اور جو اس حکم سے انکار کرے، پس بے شک اللہ بھی دنیا والوں سے بے نیاز ہے (اٰلِ عمران:97)

iii) تم پر حرام کر دیا گیا مردہ جانور، خون، سور کا گوشت اور وہ جانور جسے ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی کا نام لیا جائے۔ (المائدہ:3)

Marfat.com

iv) اگر تم اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہو تو پس اُسی میں سے کھاؤ جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا جائے۔(الانعام:118)

v) اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اُسے مت کھاؤ کہ اُس کا کھانا گناہ ہے......(الانعام:121)

vi) اور ہم نے ہر ایک امت کے لئے قربانی کا طریقہ مقرر کر دیا ہے تاکہ جو مویشی چوپائے اللہ نے اُن کو دیئے ہیں اُن پر (انہیں ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیں......(الحج:34)

vii) تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی دو۔(الکوثر:2)

درج ذیل احادیث نبوی میں بھی حج کرنے اور قربانی دینے کی تاکید کی گئی ہے اور اُن کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

i) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص زادِ راہ اور سواری کا مالک ہے جو اس کو بیت اللہ تک پہنچا دے اور وہ حج نہ کرے اس پر کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ یہودی مرے یا عیسائی، یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ کے لئے لوگوں پر حج فرض ہے جو شخص اس کی طرف راستہ کا مقدور رکھے۔(ترمذی)

ii) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے لئے حج کرے، اپنی عورت سے (دورانِ احرام) صحبت نہ کرے اور گناہ کا کوئی کام نہ کرے وہ لوٹ آتا ہے اور گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے گویا اُس کی ماں نے اُسے آج جنا ہے۔(بخاری، مسلم)

iii) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ مدینہ میں دس سال رہے اور وہ ہر سال قربانی کرتے رہے۔(ترمذی)

12- اللہ ہی پر بھروسہ کرو، اُسی سے مدد مانگو، اُسی سے دعا کرو

اللہ کا انسان پر حق ہے کہ وہ اُسی سے مدد مانگے، اُسی سے دعا کرے اور اُسی پر بھروسہ کرے پس اللہ ہی کو مدد کیلئے پکارو، اُسی سے پناہ مانگو، اُسی سے دعا کرو۔ جب کوئی گناہ کر بیٹھو تو اُسی سے توبہ کرو اور معافی مانگو۔ ان باتوں کی تاکید اور ان پر عمل کرنے کی جزا قرآن کی درج ذیل آیات میں بتائی گئی ہے:-

i) (اے پروردگار) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔(الفاتحہ:4)

Marfat.com

(ii) (اے نبی) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھتے ہیں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہی ہوں، جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا سنتا ہوں......(البقرہ:186)

(iii) اگر اللہ تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو تمہاری مدد کرے اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔(آلِ عمران:160)

(iv) اور جو شخص گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو بے شک اللہ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ یقیناً اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔(المائدہ:39)

(v) (لوگو!) اپنے رب سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور ملک میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور اللہ کو خوف کرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے پکارتے رہو۔ بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔ (الاعراف:55-56)

(vi) اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بے شک جو مومن ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اُن پر اُس کا کچھ زور نہیں چلتا۔(النحل:98-99)

(vii) بھلا پریشان حال شخص کی دعا کون سنتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے اور اُس سے تکلیف کون دور کرتا ہے اور (کس نے) تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہیں جو ایسا کرتے ہوں؟ (ہرگز نہیں) بلکہ اُن میں اکثر نہیں جانتے۔(النحل:62)

(viii) اور تمہارے پروردگار نے کہا کہ تم مجھ ہی سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا......

(المومن:60)

(ix) کہو کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کی برائی سے جو اُس نے پیدا کی اور رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔(الفلق:1-5)

(x) کہو کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں، لوگوں کے بادشاہ حقیقی کی، لوگوں کے معبود برحق

Marfat.com

کی، وسوسہ ڈالنے والے (یعنی شیطان) کی برائی سے جو پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، خواہ وہ جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔

(الناس:1-6)

13- اللہ ہی سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو

انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور اُس کی ناراضگی سے بچے۔ ایسا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ برائیوں سے بچے اور تقویٰ اختیار کرے۔ اللہ سے ڈرنے کے لئے قرآن میں لفظ تقویٰ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے برائیوں سے بچنا۔ قرآن میں اللہ سے ڈرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور ساتھ ساتھ ایسا کرنے والوں یعنی متقین کے اجر و ثواب کا ذکر بھی ہے۔ ارشاد ہے:-

i) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں (نیکی اور بدی میں فرق کرنے کی) کسوٹی عطا کرے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (الانعام:29)

ii) مومنو! اللہ سے ڈرتے رہو اور راست بازوں (یعنی سچے لوگوں) کا ساتھ دو۔ (التوبہ:119)

iii) مومنو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے سب اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا...... (الاحزاب:70-71)

iv) لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا (لہٰذا تم سب برابر ہو)، اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنا دیئے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو (اس لئے نہیں کہ ایک دوسرے پر اپنی برتری کے دعوے کرو)۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ تقویٰ کرنے والا ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔ (الحجرات:13)

v) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور (تم میں سے) ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اُس نے کل (یعنی روز قیامت) کے لئے آگے کیا بھیجا ہے (یعنی کیسے اعمال بھیجے ہیں)۔ اور (پھر تاکید کی جاتی ہے کہ) اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (الحشر:18)

Marfat.com

درج ذیل احادیث نبوی میں بھی اللہ سے ڈرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی فضیلت اور اجر و ثواب کا ذکر ہے۔

i) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: کسی مومن بندے کی آنکھ سے اللہ کے خوف سے آنسو نہیں نکلتے اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہوں اور پھر اُس کو چہرہ کی گرمی پہنچتی ہے، مگر اللہ تعالیٰ اُس پر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

ii) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو لوگوں کو جنت میں زیادہ کونسی چیز داخل کرے گی؟ وہ اللہ کا تقویٰ اور حسنِ خلق ہے...... (ترمذی، ابن ماجہ)۔

Marfat.com

حصہ دوم: حقوق العباد

باب نمبر 3

والدین کے حقوق

اللہ تبارک وتعالیٰ کے حقوق کے بعد انسان پر جو سب سے زیادہ اہم حقوق عائد ہوتے ہیں وہ اس کے والدین کے حقوق ہیں۔ تاہم والدین کے حقوق جاننے اور سمجھنے سے پہلے آپ درج ذیل قرآنی آیات اور احادیث نبوی ذہن میں رکھیں:

آیاتِ قرآن

1- (اے محمد) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ کہہ دو کہ جو مال خرچ کرنا چاہو وہ ماں باپ کو اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو دو، اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔ (البقرہ:215)

2- اور میت کے ماں باپ کا حصہ یعنی دونوں میں سے ہر ایک کا ترکے میں چھٹا حصہ ہے بشرطیکہ میت کے اولاد ہو، اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ایک تہائی ماں کا حصہ، اور اگر میت کے بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ۔ (النساء:11)

3- اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو۔

(النساء:36)

4- اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا۔ اور عجز و نیاز سے ان

Marfat.com

کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تُو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل:23-24)

-5 اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ (اے مخاطب) اگر تیرے ماں باپ تیرے درپے ہوں کہ تُو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کی حقیقت کی تجھے واقفیت نہیں تو ان کا کہنا نہ مانو تم (سب) کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم کرتے تھے میں تم کو جتادوں گا۔ (العنکبوت:8)

-6 اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور (آخر کار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے، (اپنے اور) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا ہی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی کہ (تم کو) میری طرف ہی لوٹ آنا ہے۔ اور اگر وہ تیرے درپے ہوں کہ تُو میرے ساتھ کسی کو شریک کرے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا۔ ہاں دنیا (کے کاموں) میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا اور جو شخص میری طرف رجوع لائے اس کے رستے پر چلنا پھر تم کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے تو جو کام تم کرتے رہے میں سب سے تم کو آگاہ کروں گا۔

(لقمٰن:14-15)

-7 اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف سے ہی جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا ڈھائی برس میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تُو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں ان کا شکر کروں اور یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تُو پسند کرے۔ اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح (وتقویٰ) پیدا کر دے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں۔ (الاحقاف:15)

احادیث نبویؐ

-1 حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! سب سے زیادہ کون

Marfat.com

لائق ہے جس کے ساتھ میں حسن سلوک سے پیش آؤں؟ فرمایا تیری ماں۔اس نے کہا پھر کون ہے؟ فرمایا تیری ماں۔اس نے کہا پھر کون ہے؟ فرمایا تیری ماں۔اس نے کہا پھر کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ۔ایک روایت میں ہے تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر اپنے باپ کے ساتھ احسان کر، پھر جو تیرے قریبی رشتہ دار ہیں اور قریبی عزیز ہیں۔(بخاری و مسلم)

-2 حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلودہ ہو، اس کی ناک خاک آلودہ ہو، اس کی ناک خاک آلودہ ہو۔صحابہؓ نے عرض کیا کس کی۔فرمایا جو اپنے ماں باپ کو یا دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے کی عمر میں پاتا ہے پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔(مسلم)

-3 حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا احسان جتلانے والا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(نسائی، دارمی)

-4 حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کوئی شخص اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے۔ فرمایا ہاں دوسرے آدمی کے ماں اور باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

-5 حضرت ابو اسیدؓ ساعدی سے روایت ہے کہا ایک مرتبہ ہم رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بنو سلمہ کا ایک آدمی آیا۔اس نے کہا کیا ماں باپ کے مرنے کے بعد مجھ پر کوئی چیز واجب ہے کہ ان کے ساتھ نیکی کی جا سکے۔فرمایا: ہاں ان کی بخشش کے لئے دعا کرنا، ان کی وصیت کو پورا کرنا، اور اس رشتہ داری کو ملانا جو ان کے ساتھ ہی ملائی جا سکتی ہے اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

-6 حضرت معاویہؓ بن جاہمہ سے روایت ہے کہا جاہمہ رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے مشورہ کرنے کے لئے آیا ہوں کہ جہاد کے لئے جانا چاہتا ہوں۔آپؐ نے فرمایا تیری ماں ہے۔اس نے کہا ہاں۔فرمایا اس کو لازم پکڑ، جنت اس کے پاؤں کے پاس ہے (احمد، نسائی، بیہقی)۔

Marfat.com

-7 حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: رب کی رضا مندی والد کی رضا مندی میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی)۔

-8 حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے۔ کہا ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: وہ دونوں تیری جنت اور دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ)

-9 حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: کسی شخص کے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک فوت ہو جاتے ہیں، وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے، وہ ان کے لئے استغفار اور دعا کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اللہ تعالیٰ نیکوکار لکھ لیتا ہے۔ (بیہقی)

-10 حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو شخص اللہ کیلئے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری میں صبح کرتا ہے، جنت کے دو دروازے اس کیلئے کھل جاتے ہیں۔ اگر ایک ہے ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور جو شخص نافرمانی میں صبح کرتا ہے دوزخ کے دو دروازے کھل جاتے ہیں۔ اگر ایک ہے ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں۔ فرمایا اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں۔ (بیہقی)

-11 حضرت ابن عباسؓ سے ہی روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: کوئی ماں باپ کا فرمانبردار لڑکا نہیں جو اپنے ماں باپ کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے، مگر اللہ ہر نظر کے بدلے میں مبرور حج کا ثواب اس کے لئے لکھ دیتا ہے۔ صحابہؓ نے کہا اگرچہ ہر روز سو مرتبہ دیکھے۔ فرمایا ہاں اللہ بڑا اور بہت پاکیزہ ہے۔ (بیہقی)

-12 عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے کہا ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور آپؐ سے جہاد کے لئے اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا تو ان میں جہاد کر۔ (بخاری، مسلم)۔ ایک روایت میں آپؐ نے فرمایا اپنے ماں باپ کی طرف لوٹ جا اور اچھے طریقے سے ان کے پاس رہ۔

-13 حضرت عبداللہؓ بن انیس سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔ (ترمذی)

-14 حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: اپنے باپ کے احسان کا بدلہ کوئی لڑکا

Marfat.com

نہیں دے سکتا مگر اس صورت میں کہ اس کا باپ غلام ہو اس کو خرید کر آزاد کر دے۔ (مسلم)

15- حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ میری ماں جب وہ ابھی کافر تھی صلح حدیبیہ کے دنوں میں میرے پاس آئی۔ میں نے نبیؐ سے پوچھا: اللہ کے رسولؐ! میری ماں میرے پاس آئی ہے (جبکہ وہ اسلام کے خلاف ہے)۔ کیا میں اُسے عزت دوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں، اُسے عزت دو۔ (بخاری، مسلم)

16- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسولؐ! میں نے کبیرہ گناہ کیا ہے، کیا میرے لئے کوئی توبہ ہے؟ آپؐ نے پوچھا: کیا تمہاری ماں ہے؟ اُس نے کہا: نہیں، آپؐ نے پوچھا: تمہاری ماں کی بہن ہے؟ اُس نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا۔ پس اُس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (ترمذی)

قرآن وحدیث کی روشنی میں والدین کے حقوق

1- اُن کے ساتھ حسن سلوک کرو: سورہ النساء کی آیت نمبر 36 میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔ اگر وہ بڑھاپے میں آپ کے پاس رہنے آئیں تو اُن کو اُف تک نہ کہو اور اُن کے حق میں دعا کرو جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل کی آیات نمبر 23-24 میں ہے۔ حسن سلوک کے معاملہ میں ماں کا حق باپ سے تین گنا ہے جیسے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت شدہ حدیث میں ہے۔ ماں کے پاؤں کے پاس جنت ہے جیسا کہ حدیث نمبر 6 میں ہے۔ ماں باپ مشرک بھی ہوں تو اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

2- اُن کا عزت واحترام کرو اور اُن سے محبت کرو: جو بچہ اپنے ماں باپ کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے، اللہ ہر نظر کے بدلے حج مبرور کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (دیکھو حدیث نمبر 12)، ماں باپ کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے اور کسی کے والدین کو گالی دینا اپنے والدین کو گالی دینا ہے۔

(دیکھو حدیث نمبر 4)

3- ماں باپ کی خدمت کرو: تمہیں ماں باپ کی خدمت کرنی چاہیے کیونکہ ماں نے تکلیف پر تکلیف سہہ کر تمہیں پیٹ میں رکھا اور دو سال تک دودھ پلایا (قرآن 14:31 اور 15:46)۔ حدیث میں ہے کہ وہ شخص بدقسمت ہے جو اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے۔

(دیکھو حدیث نمبر 2 اور حدیث نمبر 20)

Marfat.com

4- والدین کا حکم مانو اور اُن کی نافرمانی نہ کرو: دیکھو حدیث نمبر 15 جس میں ہے کہ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔ ان کی فرمانبرداری میں جنت ہے اور نافرمانی میں دوزخ (دیکھو حدیث نمبر 11)۔ تاہم اگر وہ تمہیں شرک کے لئے مجبور کریں تو اُن کا حکم نہ مانو۔ مگر پھر بھی اُن کے ساتھ اچھی طرح رہو۔

5- والدین کا شکر ادا کرو: نوع انسانی میں صرف انسان کے والدین کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کی سورہ لقمٰن کی آیت نمبر 14 میں فرمایا ہے کہ میرے ساتھ اپنے والدین کا شکر بھی ادا کرو۔

6- والدین پر خرچ کرو: جیسا کہ سورہ البقرہ کی آیت نمبر 215 میں ارشاد ہے والدین پر مال خرچ کرو۔ اور اگر وہ ضرورت مند ہوں تو اُن کو نان ونفقہ مہیا کرو۔ اگر آپ اُن کو نان ونفقہ مہیا نہیں کرتے تو وہ اپنے اس قانونی حق کو حاصل کرنے کے لئے عدالت کی طرف رجوع کر سکتے ہیں اور عدالت زبردستی آپ سے اُن کا یہ حق دلوائے گی۔

7- والدین کا وراثت میں حصہ: اگر کوئی آدمی مال ودولت چھوڑ کر وفات پا جاتا ہے تو اُس کے والدین کا بھی اُس کے ترکے میں قانونی حصہ ہے۔ اگر مرنے والے کی اولاد ہو تو ہر ایک چھٹا حصہ ہے۔ اور اگر اولاد نہ ہو تو ماں کا تیسرا حصہ اور باقی باپ کا (دیکھو سورہ النساء: آیت نمبر 11)۔

8- والدین کیلئے دعا: اگر ماں باپ زندہ ہیں اور کمزور اور ضعیف ہو چکے ہیں تو اُن کی خیریت، صحت اور تندرستی کے لئے دعا کرو۔ اگر وہ فوت ہو چکے ہیں تو اُن کی مغفرت کے لئے دعا کرو۔

9- مرنے کے بعد حقوق: وفات پا جانے کے بعد بھی مرحوم والدین کے اپنے بچوں پر حقوق ہیں۔ احادیث میں ہے کہ اُن کی وصیت پوری کرو، اُن کے لئے بخشش کی دعا کرو، اُن کے رشتہ داروں سے تعلق رکھو اور اُن کے دوستوں کی عزت کرو (دیکھو حدیث نمبر 5)۔ اگر کوئی نافرمان بیٹا بھی اپنے والدین کی وفات کے بعد اُن کے لئے استغفار اور دعا کرتا ہے تو اللہ اُسے نیکوکار لکھ لیتا ہے۔

(دیکھو حدیث نمبر 10)۔

Marfat.com

باب نمبر 4

بچوں کے حقوق

جس طرح والدین کے حقوق بچوں پر ہیں، اسی طرح بچوں کے حقوق والدین پر ہیں۔ پیشتر اس کے کہ ہم بچوں کے حقوق بیان کریں یہ بہتر ہوگا کہ اس معاملے میں قرآن کی آیات اور احادیث نبوی ؐ پیش کر دی جائیں۔

آیاتِ قرآن

1- اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ یہ (حکم) اس شخص کے لئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے۔ (البقرہ:233)

2- خدا تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔ (النساء:11)

3- اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا (کیونکہ) ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے۔ (بنی اسرائیل:31)

احادیث نبوی ؐ

1- حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ؐ نے فرمایا: کسی آدمی نے اپنے بیٹے کو نیک ادب سے بڑھ کر کوئی بہتر عطیہ نہیں دیا۔ (ترمذی، بیہقی)

2- حضرت ابوسعید اور ابن عباس ؓ سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا: جس کے گھر لڑکا پیدا ہو وہ اس کا نام اچھا رکھے، نیک ادب سکھائے اور بالغ ہو پھر اس کا نکاح کر دے۔ اگر اُس کا نکاح بلوغت کے وقت نہ کیا اور وہ کسی گناہ میں مرتکب ہوا تو اُس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ (بیہقی)

3- حضرت معاذ ؓ سے روایت ہے اس نے کہا: رسول اللہ ؐ نے مجھے دس باتوں کے ساتھ وصیت

Marfat.com

کی.......... کہ اپنی وسعت کے مطابق اپنی اولاد پر خرچ کر، ان سے ادب کی لاٹھی نہ اٹھا اور ان کو اللہ کے بارے میں ڈراتے رہو۔ (احمد)

-4 حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص دو بیٹیوں کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جاتی ہیں، وہ اور میں قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔ یہ کہہ کر آپؐ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا دیں۔ (مسلم)

-5 حضرت جابرؓ بن سمورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی کا اپنے بیٹے کو اچھے آداب سکھانا اُس کے لئے خیرات میں ایک صاع دینے سے بہتر ہے (ترمذی)۔

-6 حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جس کو تُو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ ایک دینار وہ ہے جس کو تُو گردن آزاد کرانے میں خرچ کرتا ہے۔ ایک دینار وہ ہے جس کو تُو مسکین پر صدقہ کرتا ہے۔ ایک دینار وہ ہے جسے تُو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے۔ ان سب دیناروں میں اجر کے لحاظ سے سب سے بڑا دینار وہ ہے جس کو تُو اپنے گھر والوں (یعنی بیوی بچوں) پر خرچ کرتا ہے۔ (مسلم)

-7 حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ ایک آدمی اللہ کے رسول کے پاس آیا اور عرض کیا: میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو اپنے آپ پر خرچ کر۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے اپنے بچوں پر صرف کر۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے اپنی بیوی پر خرچ کر۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے اپنے نوکر پر خرچ کر۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور ہے۔ نبیؐ نے فرمایا: تو خود بہتر جانتا ہے (ابوداؤد، نسائی)۔

-8 حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اگر کسی کی لڑکی ہے اور وہ اُسے نہ تو زندہ گاڑتا ہے، نہ اُس کے ساتھ کوئی ناانصافی کرتا ہے اور نہ لڑکوں کو اس پر ترجیح دیتا ہے، تو اللہ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ (ابوداؤد)

-9 حضرت عبداللہؓ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہیں اور وہ انہیں اچھے آداب سکھاتا ہے (اور اُن کی اچھی تعلیم و تربیت کرتا ہے) اور اُن

Marfat.com

سے حسن سلوک کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ اُنہیں بے نیاز کر دیتا ہے، اللہ یقیناً اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! اور وہ دو ہوں۔ نبیؐ نے فرمایا: اگر وہ دو بھی ہوں (تب بھی)۔ یہاں تک کہ اگر وہ کہتے ایک، تو نبیؐ کہتے ہاں ایک بھی۔ (بیہقی)

قرآن وحدیث کی روشنی میں بچوں کے حقوق

1- پیدائش پر: جب بچہ پیدا ہو اُس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جائے۔ پھر بچے کا عقیقہ کیا جائے جو سنت ہے۔ یعنی اُس کی پیدائش کی خوشی میں اپنی مالی حیثیت کے مطابق جانور کا صدقہ کیا جائے یعنی جانور ذبح کر کے رشتہ داروں اور دوستوں کی دعوت کی جائے اور اُن کو گوشت کھلایا جائے، اور فقراء ومساکین میں بھی گوشت تقسیم کیا جائے۔ لڑکی کے لئے ایک بکرا ذبح اور لڑکے کے لئے دو بکرے کئے جاتے ہیں۔ اگر اس کا مقدور نہ ہو تو جتنی بھی خیرات ہوسکتی ہے کی جائے۔

2- اچھا نام: پیدائش کے فوراً بعد بچے کا نام رکھا جائے۔ سب سے بہتر ہے کہ اگر بیٹا ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے صفاتی ناموں پر کوئی نام رکھا جائے اور نام سے پہلے عبد لگا دیا جائے جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم، عبدالغفور، عبدالقادر وغیرہ۔ محمدؐ کے ناموں پر نام رکھنا یا صحابہ کرامؓ یا صالحین کے ناموں پر نام رکھنا بھی مستحب ہے۔ اگر بیٹی ہو تو اُس کا نام امہات المومنین کے ناموں پر رکھا جائے یا نبیؐ کی بیٹیوں یا صحابیہ عورتوں کے ناموں پر نام رکھا جائے۔

3- پرورش: اپنی حیثیت کے مطابق بچوں کی پرورش پر مال خرچ کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ سب سے بہتر دینار اجر وثواب کے لحاظ سے وہ ہے جو انسان اپنے بچے پر خرچ کرتا ہے۔ بچوں کو کھانے پینے کے لئے عمدہ اور پاک اور صحت بخش غذا دی جائے۔ بچے کو صحت بخش ماحول میں رکھا جائے۔ اچھے کپڑے پہننے کو دیئے جائیں۔ سردی گرمی سے بچایا جائے اور اُس کی صحت کا خیال رکھا جائے۔

4- تعلیم وتربیت: قرآن وحدیث میں علم حاصل کرنے اور پڑھنے لکھنے پر زور دیا گیا ہے اور بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی تلقین کی گئی ہے۔ بچوں کو اچھے آداب سکھائے جائیں اور اُنہیں شروع سے ہی دینی اور دنیاوی تعلیم دی جائے تاکہ وہ اچھے انسان، اچھے مسلمان اور اچھے شہری بنیں۔ اُنہیں کلمہ سکھایا جائے، ایمان کی باتیں سکھائی جائیں، نبیؐ اور دوسرے انبیاء کی کہانیاں سنائی جائیں اور اُنہیں اسلامی ضابطہ اخلاق وآداب سے روشناس کرایا جائے۔ سات سال کی عمر میں اُنہیں نماز سکھانی شروع

Marfat.com

کر دینی چاہیے اور دس سال کی عمر میں اُن پر نماز پڑھنے کے معاملے میں سختی کی جائے۔ جب بچے بڑے ہو جائیں تو اُنہیں قرآن و حدیث کی تعلیم دی جائے اور ساتھ ساتھ دنیاوی اور جدید تعلیم بھی دی جائے جیسے معاشرتی علوم، سائنس اور ٹیکنالوجی وغیرہ۔ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت پر اسلام نے بڑا زور دیا ہے اور وہ اس لئے کہ لڑکیوں نے کل کو مائیں بننا ہے۔ بچے کا پہلا مکتب اور بچے کی پہلی تربیت گاہ ماں کی آغوش ہے اور دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ ماں بچے کی اچھی تعلیم و تربیت کر سکتی ہے۔ پس نہ صرف لڑکوں کو بلکہ لڑکیوں کو بھی بہتر سے بہتر درس گاہوں میں تعلیم دلائی جائے۔

5- حسن سلوک: بچوں کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ اُن کے ساتھ مہربانی، خندہ پیشانی اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ والدین کو بچوں کے سامنے اپنے کردار و اخلاق کا اچھا نمونہ پیش کرنا چاہیے کیونکہ والدین اُن کے لئے قابل تقلید مثال (یعنی رول ماڈل) ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ سب بچوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے اور اُنہیں احساس محرومی نہ ہونے دیا جائے۔ لڑکوں کو لڑکیوں پر ترجیح نہ دی جائے۔ جنت میں جانے کا نبیؐ نے لڑکیوں والوں کو بڑا آسان نسخہ بتایا ہے کہ وہ لڑکیوں کی (خواہ وہ دو ہوں یا تین) اچھی تعلیم و تربیت کریں یا لڑکوں کو لڑکیوں پر ترجیح نہ دیں اور لڑکیوں کو نہ ماریں اور نہ اُن کے ساتھ ناانصافی کریں تو وہ جنت کے مستحق ہو جاتے ہیں (دیکھو حدیث نمبر 4-9)۔

6- بچوں کی شادی: جب بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو اُن کی شادی کرنا والدین کا فرض ہے۔ فقہاء میں اگرچہ بلوغت کی عمر کے بارے میں اختلاف رائے ہے، تاہم اکثریت کی رائے یہ ہے کہ لڑکے کی بلوغت کی عمر 16 سے 18 سال ہے اور لڑکی کی بلوغت کی عمر 14 سے 16 سال ہے۔ پس لڑکے لڑکیاں جب اس عمر کو پہنچیں تو اُن کی شادی کر دینی چاہیے۔

7- شادی شدہ لڑکے کی بیوی کے ساتھ سلوک: شادی کے بعد اگر لڑکا آپ کے ساتھ رہتا ہے تو آپ کو چاہیے کہ اُس کی بیوی کے ساتھ جو اپنے والدین کا گھر اور اُن کا پیار چھوڑ کر آئی ہے اچھا سلوک کریں اور اُس کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔ وہ آپ کی بہو ہے، اُسے اپنی بیٹی کی طرح سمجھیں۔ بات بات پر اُسے ٹوکنا، اُس کی چھوٹی سی غلطی کو پہاڑ بنا کر اُس کی ڈانٹ ڈپٹ کرنا، اُس پر ناروا پابندیاں لگانا، اُسے جہیز کم لانے کے طعنے دینا، قدم قدم پر اُس کی عزت نفس مجروح کرنا کوئی مناسب شیوہ نہیں۔ ہمارے ہاں چونکہ ہندوآنہ طرز پر مشترک خاندانی نظام قائم ہے اور اس پر لڑکے کے والدین اور بہن بھائیوں کا رویہ عموماً جابرانہ ہوتا ہے، اس لئے ہم آئے دن بہوؤں کی پٹائی، چولہا پھٹنے

Marfat.com

کی وارداتوں میں اُن کے جل جانے، اُن پر تیزاب پھینکے جانے اور بالآخر اُن کی طلاق کے واقعات اکثر سنتے رہتے ہیں۔ بہتر ہے کہ اسلامی طرز معاشرت اپنایا جائے اور لڑکے کی شادی ہوتے ہی اُسے الگ کر دیا جائے تاکہ وہ اور اُس کی بیوی آزادانہ طور پر اپنی زندگی گزار سکیں اور بغیر کسی کی مداخلت کے اپنے خاندانی معاملات اور اپنے بچوں پر توجہ دے سکیں۔ تاہم جیسا کہ قرآن نے سورہ الاسراء کی آیات نمبر 23-24 میں حکم دیا ہے کہ اگر والدین ضعیف ہو کر اور بڑھاپے کو پہنچ کر اپنے لڑکے کے ساتھ رہنے کو آجائیں تو وہ اپنی بیوی کے ساتھ اُن کی پوری خدمت اور تابعداری کرے۔

8- وراثت میں حصہ: ماں یا باپ کی وفات پر اُس کے ترکے میں اُس کی اولاد کا قانونی حق ہے۔ لڑکے کا حصہ لڑکی سے دگنا ہے۔ اگر کسی کی صرف لڑکیاں ہی ہوں تو دو یا دو سے زیادہ لڑکیوں کے لئے دو تہائی ہے اور ایک لڑکی کے لئے آدھا ہے۔ وراثت کے معاملہ میں کسی بھی بچے کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونی چاہیے خصوصاً لڑکیوں کے ساتھ۔ اسلام کے قانون وراثت کے آنے کی فوری وجہ بھی یہ بنی کہ زمانہ جاہلیہ میں عرب کے قوانین وراثت میں لڑکیوں کو کوئی حصہ نہ ملتا تھا اور اگر کسی شخص کی صرف لڑکیاں ہوتیں تو لڑکیوں کے چچا یا چچازاد بھائی اُن کے باپ کی وفات پر اُن کے باپ کی ساری جائیداد پر قبضہ کر لیتے۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ سعد بن ربیع کی عورت اپنی دو بیٹیوں کو لے کر نبیؐ کے پاس آئی اور بولی: یا رسول اللہ! ان لڑکیوں کا باپ جنگ احد میں آپؐ کے ساتھ تھا۔ وہ شہید ہو گیا اور ان کے چچا نے اُس کی ساری جائیداد پر قبضہ کر لیا اور ان کے لئے کچھ نہ چھوڑا۔ مال کے بغیر اُن کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کا فیصلہ کرے گا۔ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔ آپؐ نے اُن کے چچا کو بلا بھیجا اور فرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دے دو اور لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ، اور جو بچے وہ تیرے لئے ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

کسی وارث کا وراثت میں حصہ کاٹنا یا اُسے وراثت سے محروم کرنا بہت بڑا گناہ ہے، مگر کتنے افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے اکثر مسلمان بھائی لڑکیوں کو وراثت میں حصہ نہیں دیتے خاص طور پر غیر منقولہ جائیداد یعنی مکان، زمین، جاگیر یا بلڈنگ وغیرہ میں۔ عموماً بڑے بڑے جاگیردار اور زمیندار ہر ناجائز حربہ اختیار کرتے ہیں بہنوں اور بیٹیوں کو جائیداد سے محروم کرنے کا۔ ایسا کر کے یہ لوگ اپنے لئے صرف دوزخ کا ایندھن اکٹھا کرتے ہیں۔

Marfat.com

باب نمبر 5

میاں بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مخلوق میں ہر نوع یا جنس کے جوڑے بنائے اور انہیں نر اور مادہ کی صورت میں پیدا کیا۔ اسی طرح آدم اور حوا کو پیدا کیا اور یوں مرد اور عورت کا جوڑا بنایا اور اس جوڑے سے نوع انسانی چلائی اور زمین میں کثرت سے مرد اور عورتیں پیدا کر کے پھیلا دیئے (سورہ النساء آیت نمبر 1)۔ پس مردوں کے عورتوں پر اور عورتوں کے مردوں پر حقوق ہیں اور وہ ایک ہی جیسے ہیں (سورہ البقرہ:228)۔ قرآن نے عورت کو مرد کے لئے اور مرد کو عورت کے لئے لباس قرار دیا ہے۔ (سورہ البقرہ:187)۔ تاہم میاں کے بیوی پر اور بیوی کے میاں پر حقوق قلمبند کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس معاملے میں کچھ آیاتِ قرآن اور احادیثِ نبوی پیش کی جائیں۔

آیاتِ قرآن

1- روزوں کی راتوں کو تمہارے لئے اپنی بیویوں کے پاس جانا جائز کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم اُن کا لباس ....(البقرہ:187)

2- اور تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ وہ نجاست ہے۔ پس ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں، اُن کے قریب نہ جاؤ۔ ہاں جب پاک ہو جائیں تو جس طریق سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اُن کے پاس جاؤ۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (البقرہ:222)

3- تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، پس اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو..........(البقرہ:223)

4- اور طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں اور اگر وہ اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو اُن کو جائز نہیں کہ اللہ نے جو کچھ اُن کے شکم میں پیدا کیا ہے اُس کو چھپائیں اور اُن کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس مدت میں وہ اُن کو اپنی زوجیت میں لے لینے کے

Marfat.com

زیادہ حقدار ہیں۔اور عورتوں کا حق مردوں پر ویسا ہی ہے جیسا دستور کے مطابق مردوں کا حق عورتوں پر ہے،البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے۔اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔(البقرہ:228)

-5 اور طلاق صرف دو بار ہے۔(پس جب طلاق دے چکو تو) پھر یا تو اُن کو شائستہ طریقے سے روک لو (یعنی رجوع کرلو) یا بھلائی کے ساتھ اُنہیں چھوڑ دو۔اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم اُن کو دے چکے ہو اُس میں سے کچھ واپس لو، سوائے اس کے کہ اُنہیں خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے۔پس اگر تم واقعی خوف محسوس کرتے ہو کہ وہ حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ان دونوں (میاں بیوی) پر کچھ گناہ نہیں اگر عورت اپنی رہائی کے بدلے (خاوند کو) کچھ دیدے (یعنی مال دے کر خلع لے لے)..........(البقرہ:229)

-6 اور مطلقہ عورتوں کو بھی دستور کے مطابق نان ونفقہ دینا چاہیے۔پرہیز گاروں پر یہ حق ہے۔

(البقرہ:241)

-7 اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دے دیا کرو۔ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تو اُسے ذوق وشوق سے کھاؤ۔(النساء:4)

-8 اور جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ مریں تو اس میں نصف تمہارا ہے اگر اُن کے اولاد نہ ہو۔اور اگر اولاد ہو تو تمہارا حصہ ایک چوتھائی ہے۔لیکن یہ حصے وصیت کی تعمیل کے بعد ہیں جو انہوں نے کی ہو اور قرض کی ادائیگی کے بعد جو انہوں نے لیا ہو۔اور جو مال تم (مرد) چھوڑ مرو تو تمہاری عورتوں کا اس میں چوتھا حصہ ہے اگر تمہاری اولاد نہ ہو، اور اگر اولاد ہو تو اُن کا آٹھواں حصہ ہے۔یہ حصے تمہاری وصیت کی تعمیل کے بعد ہیں جو تم نے کی ہو اور قرض کی ادائیگی کے بعد جو تمہارے ذمہ ہو......(النساء:12)

-9 اور اگر تم ایک بیوی کو چھوڑ کر (یعنی طلاق دے کر) دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہو تو پہلی عورت کو خواہ تم بہت سا مال دے چکے ہو اُس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔کیا تم ناجائز طور پر اور صریح ظلم سے اپنا مال اُس سے واپس لو گے؟(النساء:20)

Marfat.com

10- مرد عورتوں پر قوام (محافظ یا سرپرست) ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پس جو نیک بیبیاں ہیں وہ (اپنے مردوں کی) فرمانبردار ہوتی ہیں اور اُن کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت کے ساتھ (اپنے مردوں کے مال کی اور اپنی آبرو کی) خبرداری کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں کی سرکشی کا تمہیں اندیشہ ہے تو اُنہیں زبانی سمجھاؤ اور (اگر نہ سمجھیں تو) پھر اُن کے ساتھ سونا ترک کر دو اور (اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں) پھر اُنہیں زدوکوب کرو۔ اور اگر وہ فرمانبردار ہو جائیں تو پھر اُن کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو۔ بے شک اللہ سب سے اعلیٰ اور بہت بڑا ہے۔ (النساء:34)

احادیثِ نبویؐ

1- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اگر ایک آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے معاملہ میں انصاف نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن ایسے آئے گا کہ اُس کے جسم کا ایک حصہ لٹک رہا ہوگا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

2- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور کہا: میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو اپنے آپ پر خرچ کر۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے اپنے بچوں پر صرف کر۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے اپنی بیوی پر خرچ کر۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے اپنے نوکر پر خرچ کر۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور ہے۔ نبیؐ نے فرمایا: تُو خود بہتر جانتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

3- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جب ایک عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہے، رمضان کے روزے رکھتی ہے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے تو وہ جس دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہو جائے گی۔ (ابونعیم)

4- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حبیبہ بنت سہل جو ثابت بن قیس کی بیوی تھی اور جسے ثابت نے زدوکوب کر کے اُس کے جسم کا کوئی حصہ توڑ دیا تھا، نبیؐ کے پاس آئی اور اپنے خاوند کی اُن سے

Marfat.com

شکایت کی۔ نبیؐ نے ثابت کو بلایا اور فرمایا: اس (یعنی اپنی بیوی) کی کچھ جائیداد لے لو اور اسے اپنے سے الگ کر دو (یعنی اسے خلع دے دو)۔ اُس نے کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ ٹھیک بات ہے؟ نبیؐ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر اُس نے کہا: میں نے اسے مہر میں دو باغ دے رکھے ہیں جو اس کے قبضہ میں ہیں۔ نبیؐ نے فرمایا: وہ واپس لے لو اور اسے طلاق دے دو۔ (ابوداوٗد)

5- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: مومن نے اللہ کے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز حاصل نہیں کی۔ اگر وہ اس کو حکم کرے تو فرمانبرداری کرے، اگر اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کرے اگر اس پر قسم ڈالے تو اس کو پورا کرے۔ اگر اس کا خاوند غائب ہو تو اپنے نفس میں اور اس کے مال میں اس کی خیر خواہی کرے۔ (ابن ماجہ)

6- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا اگر میں کسی کو سجدہ کرنا روا رکھتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ (ترمذی)

7- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: جب آدمی اپنی عورت کو بستر کی طرف بلائے، اگر وہ (بلا عذر) انکار کر دے اور وہ (یعنی خاوند) اس پر ناراضگی کی حالت میں رات گذار دے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

8- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومنوں میں دین کے معاملے میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو کردار میں سب سے بہتر ہے اور تم میں بہترین وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ سب سے بہتر ہیں۔ (ترمذی)

9- نبیؐ نے اپنے مشہور زمانہ خطبہ حجۃ الوداع میں 9 ذوالحج 10ھ کو عرفات کے میدان میں ہزاروں مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: پس اے لوگو! اب غور سے سنو! بے شک تمہاری عورتوں کے تم پر حقوق ہیں جنہیں پورا کرنا تم پر لازم ہے، اور تمہارے تمہاری عورتوں پر حقوق ہیں جنہیں پورا کرنا اُن پر لازم ہے۔ جہاں تک تمہارے حقوق کا تعلق ہے جو انہوں نے ادا کرنے ہیں وہ یہ ہیں کہ وہ تمہارے بستروں پر تمہارے علاوہ کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہ دیں، جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اُنہیں تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے گھر میں داخل نہ ہونے دیں اور

Marfat.com

سرکشی (یا فحاشی وغیرہ) نہ کریں۔ اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے کہ تم اُنہیں سمجھاؤ، اگر وہ نہ سمجھیں تو اُن سے بستروں میں الگ ہو جاؤ۔ اور اگر پھر بھی وہ باز نہ آئیں تو اُنہیں زدوکوب کرو مگر زیادہ سخت نہیں۔ اگر وہ باز آ جائیں اور تمہاری فرمانبرداری کرنے لگیں تو تم پر لازم ہے کہ اُنہیں دستور کے مطابق کھانا کپڑا دو۔ اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو کیونکہ وہ تمہارے گھروں میں اپنے لئے بغیر کچھ اختیار رکھے قیدیوں کی طرح ہیں اور تم اُنہیں اللہ سے بطور امانت لیتے ہو اور اللہ کے کلام سے اُن کی ذات سے فائدہ اٹھاتے ہو۔ پس عورتوں کے بارے میں اللہ کا خوف کرو، اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اُن سے بہت اچھا برتاؤ کرو۔ خبردار! کیا میں نے تمہیں صحیح صحیح پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ! گواہ رہنا............(ڈاکٹر حمید اللہ نے ابن ہشام کا اقتباس نقل کیا)۔

10- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے پوچھا: یا رسولؐ اللہ! ابوسفیان کنجوس آدمی ہے۔ یہ اتنے پیسے نہیں دیتا جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہوں یہاں تک کہ میں اُسے بتائے بغیر ضرورت کے پیسے لے لیتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: پس اتنا لے سکتی ہو جتنا دستور کے مطابق تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کفایت کرے۔ (بخاری، مسلم)

11- حضرت ابوذرؓ سے روایت۔ ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: ہر تسبیح صدقہ ہے۔ ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحلیل صدقہ ہے۔ برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آدمی (بیوی سے) اپنی شہوت دور کرتا ہے، کیا اُس کو ثواب ملتا ہے؟ فرمایا: اگر وہ گناہ کی جگہ (یعنی دوسری عورت سے) شہوت دور کرے گا تو کیا اُس کو گناہ نہ ہوگا؟ اسی طرح حلال جگہ کرنے کا اُس کو ثواب ہوگا۔ (مسلم)

میاں کے حقوق بیوی پر

قرآن وحدیث کی روشنی میں خاوند کے اپنی بیوی پر درج ذیل حقوق ہیں۔

1- اللہ نے مرد کو عورت کا سرپرست یا خاندان کا سربراہ مقرر کیا ہے (النساء:34) اور مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے (البقرہ:228)، اس لئے کہ مرد اپنے بیوی بچوں کے لئے کسب معاش کر کے اُنہیں

Marfat.com

نان ونفقہ مہیا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ پس عورت اپنے میاں کا احترام کرے اور اُسے سربراہ مانے۔

2- بیوی اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے، اُس کا کہا مانے اور جس شخص کو اُس کا خاوند ناپسند کرے اُسے گھر میں نہ گھسنے دے۔ تاہم وہ فرض نمازیں اور فرض روزے نہ چھوڑے اور اللہ کی نافرمانی نہ کرے، مگر نفل نمازیں اور نفل روزے خاوند کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔

3- اپنے خاوند کے آرام وسکون کا خیال رکھے اور اُسے مباشرت سے نہ روکے ماسوا حیض ونفاس کی حالت میں یا کسی اور جائز عذر کی حالت میں۔

4- خاوند کے مال کی حفاظت کرے، اُس میں خیانت نہ کرے اور نہ ہی اُسے فضول خرچی میں اڑائے۔ خاوند کی غیر حاضری میں اُس کے مال کی اور اپنی آبرو کی حفاظت کرے۔ خاوند سے وفادار رہے اور حقوق زوجیت ادا کرے۔

5- خاوند سے سرکشی یا بغاوت نہ کرے اور نہ ہی فحاشی اور بدکاری کی روش اختیار کرے۔ اگر ایسا کرے تو خاوند کو اختیار ہے کہ وہ اُس پر سختی کرے یا اُسے زدوکوب کرے۔ تاہم زدوکوب میں ہاتھ ہلکا رکھا جائے، بے رحمی سے نہ مارا جائے کہ جسم پر کوئی زخم آئے اور نہ چہرے پر مارا جائے۔

6- نکاح کا عقدہ (یعنی گرہ) مرد کے ہاتھ میں ہے۔ مرد کو شریعت نے اختیار دیا ہے کہ وہ کسی بھی وقت بغیر وجہ بتائے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اپنے سے الگ کرسکتا ہے۔ تاہم یہ اختیار بغیر کسی مناسب جواز کے استعمال نہ کیا جائے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسند چیز طلاق ہے۔

7- بیوی کی وفات پر میاں کا اُس کی چھوڑی ہوئی جائیداد میں حصہ ہے۔ اگر بیوی کی اولاد ہو تو چوتھا حصہ اور اگر اُس کی اولاد نہ ہو تو آدھا حصہ۔ یہ حصے وصیت پر عمل کے بعد اور قرضے کی ادائیگی کے بعد ہوں گے۔

بیوی کے حقوق میاں پر

قرآن وحدیث کی روشنی میں بیوی کے اپنے خاوند پر درج ذیل حقوق ہیں۔

1- بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرو: بیوی کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور اچھی طرح رہو۔ اُس سے محبت اور الفت سے پیش آؤ (الروم:21)۔ حدیث میں ہے کہ مردوں میں سب سے اچھا وہ ہے جو

Marfat.com

اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہے۔ نبی ؐ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ ایک مومن کے لئے دنیا کی سب نعمتوں میں اچھی نعمت ایک نیک بیوی ہے۔ بیوی کے جذبات اور اُس کے احساسات کا خیال رکھو، اُسے عزت دو اور اُس کے آرام کا خیال رکھو۔ خطبہ حجتہ الوداع میں نبی ؐ نے تاکید فرمائی کہ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، اُن سے نرمی کرو اور مہربانی سے پیش آؤ۔

2- بیوی کی حفاظت کی جائے: میاں بیوی کے لئے لباس ہے اور بیوی بھی مرد کے لئے لباس ہے (البقرہ:87)۔ اور عورت مرد کی کھیتی بھی ہے (البقرہ:223)۔ پس جس طرح آپ اپنے لباس اور کھیتی کی حفاظت کرتے ہیں اُسی طرح اپنی بیوی کی بھی حفاظت کرو۔ اُس کی جان کی، عزت کی اور اُس کے مال کی حفاظت کرو۔ تم نے اُسے اللہ کے نام پر اور اللہ کے کلام سے اپنی امانت میں لیا ہے اور اُس کو اپنے اوپر حلال کیا ہے، اس لئے اس کی حفاظت تم پر لازم ہے۔ پس اُسے برا بھلا نہ کہو اور نہ ہی اُسے اپنے سے جدا کرو سوائے اپنے گھر میں۔

3- نفقہ دیا جائے: اپنی عورت کو اپنے ساتھ اپنی رہائش گاہ میں رکھو اور اُسے اپنے معیار کے اور اپنے مقدور کے مطابق نان ونفقہ دو۔ نبی ؐ نے فرمایا: اُس کو کھلاؤ جب خود کھاؤ اور اُس کو پہناؤ جب خود پہنو۔ حدیث میں ہے کہ بہترین دینار وہ ہے جو آپ اپنے بیوی بچوں پر یعنی اہل پر خرچ کرتے ہیں۔ اگر خاوند اپنی بیوی کو معیار کے مطابق پیسے نہیں دیتا جس سے وہ اپنے اور بچوں کے اخراجات پورے کر سکے تو وہ خاوند کے مال میں تصرف کر سکتی ہے یعنی اُس کی اجازت کے بغیر بھی لے سکتی ہے۔

4- حق مہر: خاوند پر لازم ہے کہ بیوی کو معیار اور اپنی حیثیت کے مطابق مہر ادا کرے اور شادی کے بعد جتنا جلدی ہو سکے اُس کی ادائیگی کرنی چاہیے۔ اگر بیوی اپنی خوشی سے حق مہر چھوڑ دے تو اُسے اختیار ہے، تاہم خاوند کو حق مہر معاف کرانے کی کوشش نہ کرنی چاہیے۔ شریعت نے مہر کی مقدار مقرر نہیں کی اور نہ ہی اُس پر کوئی حد لگائی ہے۔ خاوند اپنی استطاعت کے مطابق جتنا چاہے یا نکاح نامہ میں بیوی اور میاں اپنی رضامندی سے جتنا چاہیں حق مہر مقرر کر لیں، اُنہیں اجازت ہے۔ مہر میں اگر ایک خزانہ بھی آپ نے دے دیا ہے تو آپ طلاق کی صورت میں بیوی کو مجبور کر کے کچھ واپس نہیں لے سکتے۔

5- بیوی کے مال کی حفاظت کی جائے: میاں کے لئے لازم ہے کہ اپنی بیوی کے مال کی حفاظت کرے۔ وہ اپنی بیوی کے مال میں بغیر اُس کی اجازت کے تصرف نہیں کر سکتا۔ بچے کی رضاعت

Marfat.com

(یعنی دودھ پلانے) کا انتظام کرنا مرد کی ذمہ داری ہے۔ اگر مرد بیوی کو طلاق دیدے اور بیوی اُس کے بچے کو دودھ پلائے تو وہ بیوی کو اس کی اجرت ادا کرے۔ عورت اگر اپنے غریب خاوند کو صدقہ یا زکوٰۃ دینا چاہے تو وہ ایسا کر سکتی ہے اور اس صورت میں اُسے زیادہ اجر و ثواب ملے گا، لیکن مرد اپنی بیوی کو نہ صدقہ دے سکتا ہے نہ زکوٰۃ کیونکہ اُس کو نان و نفقہ مہیا کرنا مرد کا فرض ہے۔ اگر مرد کے نامساعد معاشی حالات میں بیوی اُس پر اور بچوں پر اپنا مال خرچ کرتی ہے تو وہ اُسے مرد سے واپس لینے کی حقدار ہے۔ اگر خاوند کے معاشی حالات بہتر ہو جائیں تو وہ اپنا خرچ کیا ہوا مال اُس سے واپس لے سکتی ہے۔

6- اگرچہ طلاق کا حق مرد کے پاس ہے، تاہم بیوی اپنے مرد سے خلع حاصل کر سکتی ہے یعنی اُسے کچھ مال دے کر اُس سے طلاق لے سکتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ عورت اپنے خاوند کا دیا ہوا حق مہر واپس کر دے یا اُس کا کچھ حصہ واپس کر دے اور طلاق حاصل کر لے۔ اگر نکاح کے وقت عورت نے اپنے مرد سے یہ شرط منوالی ہے کہ اُسے بھی اپنے میاں کو طلاق دینے کا حق ہوگا تو وہ یہ حق استعمال کر سکتی ہے۔

7- اگر مرد ایک سے زیادہ شادیاں کرتا ہے: ایسی صورت میں بیویوں کے حقوق کی حفاظت کی ضمانت خود قرآن نے مرد سے اپنی اُسی آیت (النساء:3) میں لی ہے جس میں اُسے تعدادِ ازواج کی اجازت دی گئی ہے۔ مرد کو بیویوں میں انصاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اُسے ہدایت کی گئی ہے کہ اگر اُسے خدشہ ہے کہ وہ ایسا نہ کر سکے گا تو اُسے ایک ہی بیوی پر اکتفا کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ اگر ایک آدمی کی دو بیویاں ہیں اور وہ اُن میں انصاف نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن ایسے آئے گا گویا اُس کی ایک طرف فالج زدہ ہے۔ بیویوں کے معاملے میں عدل سے مراد فقہاء نے روٹی کپڑا اور مکان میں یکساں سلوک لیا ہے۔

8- وراثت میں حصہ: میاں کی وفات پر اُس کے ورثہ میں اُس کی بیوی کا ایک چوتھائی حصہ ہوگا اگر میاں کی اولاد نہیں۔ اور اگر اُس کی اولاد ہے تو بیوی کا حصہ آٹھواں ہوگا۔ یہ حصے وصیت پر عمل اور قرضے کی ادائیگی کے بعد ہوں گے۔

Marfat.com

باب نمبر 6

رشتہ داروں کے حقوق

اسلام میں رشتہ داروں کے ایک دوسرے پر بہت سے حقوق ہیں، تاہم اُنہیں بیان کرنے سے پہلے ہم درج ذیل آیاتِ قرآن اور احادیث نبویؐ پیش کرتے ہیں جن میں ان حقوق کے واضح احکام آئے ہیں۔

آیاتِ قرآن

1- تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے تو اگر وہ کچھ مال چھوڑ جانے والا ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے دستور کے مطابق وصیت کر جائے۔ (خدا سے) ڈرنے والوں پر یہ ایک حق ہے۔ (البقرہ:180)

2- (اے محمد) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کیا خرچ کریں، کہہ دو کہ جو مال خرچ کرنا چاہو وہ ماں باپ کو اور قریب کے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں اور مسافروں کو (سب کو) دو اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔ (البقرہ:215)

3- اور جب میراث کی تقسیم کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار اور یتیم اور محتاج آ جائیں تو اُن کو بھی اس میں سے کچھ دے دیا کرو۔ اور شیریں کلامی سے پیش آیا کرو۔ (النساء:8)

4- اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں...... کے ساتھ احسان کرو...... (النساء:36)

5- خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ (النحل:90)

6- اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو اور فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ۔ (بنی اسرائیل:26)

Marfat.com

احادیث نبویؐ

1- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی کی جائے اور اس کی اجل میں تاخیر کی جائے وہ صلہ رحمی کی جائے۔ (مشکوۃ شریف)

2- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: رحم رحمٰن سے مشتق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں رحمٰن ہوں اور میں نے قرابتداری پیدا کی ہے۔ میں اس کو ملاؤں گا اور جو اُسے کاٹے گا میں اس کو کاٹوں گا۔ (بخاری)

3- حضرت جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (بخاری، مسلم)۔

4- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: مکافات کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے۔ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جب اس کی رشتہ داری کاٹی جائے اس کو ملائے۔ (بخاری)

5- حضرت ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو بہت جلد دنیا ہی میں اس کا بدلہ دے اور آخرت میں اس کے عذاب کو ذخیرہ کرے مگر دو گنا سوائے اس کے کہ امام وقت کے خلاف بغاوت کرنا اور رشتہ ناتے کو قطع کرنا۔

(ترمذی، ابوداؤد)

6- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کیا تیری ماں ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا خالہ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا اُس کے ساتھ نیک سلوک کر۔ (ترمذی)

7- حضرت سعیدؓ بن عاص سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: چھوٹے بھائیوں پر بڑے بھائیوں کا حق اس طرح ہے جس طرح باپ کا حق اولاد پر ہے۔ (بیہقی)

8- حضرت سلیمانؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار پر کرنا دو ہیں: ایک صدقہ کا ثواب اور ایک صلہ رحمی کا (احمد، نسائی، ترمذی)۔

Marfat.com

9- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا: یا رسول اللہؐ! کونسا صدقہ بہتر ہے؟ فرمایا: ضرورت مند کا صدقہ اور اپنے رشتہ دار سے شروع کرو۔ (ابوداؤد)

10- درہ بنت ابی لہب سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ سے پوچھا گیا: آدمیوں میں بہتر کون ہے؟ فرمایا: جو اللہ کا سب سے زیادہ فرمانبردار ہے اور جو سب سے زیادہ صلہ رحمی کرتا ہے۔ (احمد)

11- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اپنے بزرگوں سے سیکھو کہ رشتہ داروں کو کیسے دوست بنانا ہے۔ کیونکہ رشتوں کو جوڑنا خاندان میں محبت کا باعث بنتا ہے، دولت میں کشادگی پیدا کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔ (ترمذی)

قرآن وحدیث کی روشنی میں رشتہ داروں کے حقوق

اوپر بیان کردہ آیاتِ قرآن اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں اعزہ واقارب (یعنی عزیزوں اور قریبی رشتہ داروں) کے درج ذیل حقوق ہیں:-

1- اُن کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ نبیؐ نے اپنی احادیث میں صلہ رحمی (یعنی رشتوں کو ملائے رکھنے) کی بڑی تاکید کی ہے اور اس کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ صلہ رحمی سے رزق میں کشادگی ہوتی ہے اور موت میں تاخیر۔ صلہ رحمی گناہوں کا کفارہ ہے۔ رشتوں کو جوڑے رکھنا اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے اور رشتوں کو توڑنا اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ قطع رحمی کرنے والا یعنی رشتوں کو توڑنے والا جنت میں نہ جائے گا۔

2- رشتے دار وصیت کے مستحق بھی ہیں۔ (دیکھو البقرہ: 180)

3- رشتے دار میراث کی تقسیم کے وقت اگر آ جائیں تو اس میں حصہ پانے کے مستحق ہیں۔

(دیکھو النساء: 8)

4- اگر مرنے والا کلالہ ہو (یعنی اُس کے نہ ماں باپ زندہ ہوں نہ اُس کی کوئی اولاد ہو) تو اُس کے بہن بھائی اُس کے ترکے کے وارث ہوں گے۔ (دیکھو النساء: 176)

5- رشتے دار خیرات وصدقات کے مستحق بھی ہیں۔ (دیکھو البقرہ: 215، النحل: 90، بنی اسرائیل: 26)

6- رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرو، حسن سلوک کرو اور مہربانی سے پیش آؤ۔ (النساء: 36)

Marfat.com

باب نمبر 7

یتیموں کے حقوق

اسلام میں یتیموں کے حقوق کو سمجھنے کیلئے درج ذیل قرآنی آیات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔

آیاتِ قرآن

1- (اے محمد) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں، کہہ دو کہ جو مال خرچ کرنا چاہو وہ ماں باپ کو اور قریب کے رشتہ داروں کو اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں (سب کو) دو اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔(البقرہ:215)

2- اور تم سے یتیموں کے بارے میں بھی دریافت کرتے ہیں، کہہ دو کہ انکی (حالت کی) اصلاح بہت اچھا کام ہے اور اگر تم ان سے مل جل کر رہنا (یعنی خرچ اکٹھا رکھنا) چاہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔(البقرہ:220)

3- اور یتیموں کا مال (جو تمہاری تحویل میں ہو) ان کے حوالے کر دو اور ان کے پاکیزہ (اور عمدہ) مال کو (اپنے ناقص اور) برے مال سے نہ بدلو۔ اور نہ ان کا مال اپنے مال سے ملا کر کھاؤ کہ یہ بڑا سخت گناہ ہے۔(النساء:2)

4- اور یتیموں کو جانچتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔ پھر (بالغ ہونے پر) اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو۔ اور اس خوف سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے (اور تم سے اپنا مال واپس لے لیں گے) اس کو فضول خرچی اور جلدی میں نہ اڑا دینا۔ جو شخص آسودہ حال ہو اس کو ایسے مال سے (قطعی طور پر) پرہیز رکھنا چاہیے اور جو بے مقدور ہو وہ مناسب طور پر (یعنی بقدر خدمت) کچھ لے لے۔ اور جب ان کا مال ان کے حوالے کرنے لگو تو گواہ کر لیا کرو اور حقیقت میں تو خدا ہی (گواہ اور) حساب لینے والا کافی ہے۔(النساء:6)

5- اور جب میراث کی تقسیم کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار اور یتیم اور محتاج آ جائیں تو ان کو بھی

Marfat.com

اس میں سے کچھ دے دیا کرو۔اور شیریں کلامی سے پیش آیا کرو۔(النساء:8)

6- جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔(النساء:9-10)

7- اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسائیوں اور اجنبی ہمسائیوں اور پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں اور غلاموں سب کے ساتھ احسان کرو۔(النساء:36)

8- اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکنا مگر ایسے طریق سے کہ بہت بہتر ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہوگی۔(بنی اسرائیل:34)

9- اور جو فئے کا مال اللہ نے اپنے رسول کو (بغیر لڑائی کے) بستی والوں سے دلوایا ہے وہ اللہ کے اور رسول کے لئے ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے اور مسافروں کے لئے ہے تا کہ وہ تمہارے امیروں کے درمیان ہی نہ گھومتا رہے......(الحشر:7)

10- اور یہ لوگ باوجود اس کے کہ اُن کو خود طعام کی خواہش (اور حاجت) ہے، فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔(الدھر:8)

احادیث نبویؐ

1- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: مسلمانوں کے گھروں میں بہترین وہ گھر ہے جس میں یتیم ہے جس کی طرف احسان کیا جاتا ہے۔اور بدترین وہ گھر ہے جس میں یتیم ہے جس کی طرف برائی کی جاتی ہے۔(ابن ماجہ)

2- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: بیوہ عورتوں اور مسکینوں کی خبر گیری رکھنے والا اللہ کی راہ میں سعی کرنے والے کی مانند ہے اور میرا خیال ہے آپؐ نے فرمایا: اس قیام کرنے والے کی مانند ہے جو رات کو سستی نہیں کرتا اور روزہ رکھنے والے کی مانند ہے جو افطار نہیں کرتا۔(بخاری، مسلم)

3- حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا

Marfat.com

وہ اس کا ہو یا کسی اور کا، جنت میں اس طرح ہوں گے۔ یہ کہہ کر آپ نے سبابہ اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا اور ان میں تھوڑا سا فرق رکھا۔ (بخاری)

4- حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: میں اور ایک سیاہ رخساروں والی عورت قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔ یہ کہہ کر یزید بن ذریع نے وسطی اور سبابہ انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ جاہ و جمال والی ہے۔ اُس نے اپنے یتیم بچوں پر اپنے نفس کو روکا یہاں تک کہ وہ جدا ہو گئے یا مر گئے۔ (ابوداؤد)

5- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کے لئے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے، ہر بال کے بدلہ میں جس پر اس کا ہاتھ گذرتا ہے اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر احسان کرتا ہے وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے: یہ کہہ کر آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔ (احمد، ترمذی)

6- حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے نبیؐ کے سامنے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا۔ (احمد)

7- عمرو بن شعیب نے اپنے باپ اور اُس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! تم میں سے جو کسی مالدار یتیم کا سرپرست ہے اُسے چاہیے کہ یتیم کے مال کو کاروبار میں لگائے، اُسے مال کو یونہی نہ چھوڑ دینا چاہیے کہ زکوٰۃ اُس کو ختم کر دے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

قرآن وحدیث کی روشنی میں یتیموں کے حقوق

اوپر دی گئی آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبویؐ کی روشنی میں یتیموں کے درج ذیل حقوق ہیں:-

1- یتیم بچے (جن کے والدین اُن کے لئے ترکے میں مال نہ چھوڑیں) غریبوں اور حاجتمندوں کی طرح صدقہ وخیرات کے مستحق ہیں۔ اس لئے اُن پر خرچ کرنا اور اُنہیں کھانا کھلانا بڑی نیکی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دوسرے ضرورت مندوں کی طرح یتیموں کے لئے بھی مال غنیمت میں حصہ رکھا ہے۔ (الانفال:41، الحشر:7)

Marfat.com

2- یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرو (النساء:9 اور 36)۔ نبیؐ نے اُس گھر کو مسلمانوں کا بہترین گھر کہا ہے جس میں یتیم کے ساتھ احسان کیا جاتا ہے۔ یتیم کی خبر گیری کرنے والا مجاہد کی طرح ہے۔ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے والا ہر بال کے بدلے میں جس پر اُس کا ہاتھ گزرتا ہے نیکیاں پاتا ہے۔ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے دل کی سختی دور ہوتی ہے۔ پس یتیم کے ساتھ احسان کرنا اور اُس کے ساتھ مہربانی کرنا بڑے اجر و ثواب والا کام ہے۔

3- یتیم کی پرورش کرنے والا، اُس کو اپنے بچوں کی طرح پیار کرنے والا اور اُس کی اچھی تعلیم و تربیت کرنے والا جنت میں داخل ہوگا اور نبیؐ کے قریب ہوگا۔ لہٰذا یتیموں کے سرپرستوں کو چاہیے کہ اُن کی پرورش اور تعلیم و تربیت اپنے بچوں کی طرح کریں اور جنت حاصل کریں۔

4- اگر یتیم کا مال آپ کی تحویل میں ہے تو اُن کے عمدہ مال کو اپنے ناقص مال سے مت بدلو اور نہ اُن کا مال اپنے مال میں ملا کر کھاؤ۔ جب یتیم بالغ ہو جائے تو گواہوں کی موجودگی میں اُس کا مال اُس کے حوالے کر دو۔ اس خوف سے کہ یتیم بڑا ہو کر اپنا مال واپس لے لے گا، تم اُسے جلدی جلدی اور فضول خرچی سے مت اڑاؤ۔ یتیم کا مال آپ کے پاس امانت ہے، اس امانت میں خیانت مت کرو۔ اُن کے مال کی حفاظت اپنے مال سے بھی بڑھ کر کرو۔ جو لوگ ناجائز طور پر یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔

5- اگر تم یتیم کے مال کے منتظم ہو تو تم معروف طریقے سے انتظامی خدمات کے عوض اجرت یا معاوضہ وغیرہ لے سکتے ہو بشرطیکہ تم خود غریب ہو اور تمہیں خدمات کے معاوضے کی حاجت ہے۔ لیکن اگر تم آسودہ حال ہو تو یتیم کے مال کے پاس مت جاؤ یعنی خدمات وغیرہ کا معاوضہ یتیم سے نہ لو۔

6- اگر یتیم لڑکیاں تمہاری سرپرستی میں ہیں اور وہ مالدار ہیں تو ایسا نہ کرو کہ اُن کے مال پر قبضہ کرنے کی بری نیت سے ان کے ساتھ شادی کر لو اور بعد میں اُنہیں نہ حق مہر دو اور نہ اُن کے ساتھ بیویوں کا سا نیک برتاؤ کرو۔ (دیکھو سورہ النساء: آیت نمبر 127)

Marfat.com

باب نمبر 8

ہمسایوں کے حقوق

قرآن کی درج ذیل آیت اور نبیؐ کی درج ذیل احادیث ہمسایوں کے حقوق پر روشنی ڈالتی ہیں۔

آیاتِ قرآن

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (اور) تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ (النساء:36)

احادیثِ نبویؐ

1- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ ایماندار نہیں ہوتا، اللہ کی قسم وہ ایماندار نہیں ہوتا، اللہ کی قسم وہ ایماندار نہیں ہوتا۔ کہا گیا اللہ کے رسول کون؟ فرمایا: جس کا ہمسایہ اس کی بدیوں سے محفوظ نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم)

2- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی بدیوں سے محفوظ نہیں ہے۔ (مسلم)

3- حضرت عائشہؓ اور ابن عمر نبیؐ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: جبرائیلؑ ہمیشہ مجھ کو ہمسایہ کے متعلق وصیت کرتے رہتے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ اس کو وراثت بنادیں گے۔ (بخاری، مسلم)

4- حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: اللہ کے ہاں بہترین دوست وہ لوگ ہیں جو اپنے دوستوں کے لئے بہترین ہیں اور اللہ کے ہاں بہترین ہمسائے وہ ہیں جو اپنے ہمسایوں کے لئے بہترین ہیں۔ (ترمذی، دارمی)

Marfat.com

5- حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میں نیکوکار ہوں یا بدکار۔ فرمایا: جس وقت تیرے پڑوسی کہیں کہ تُو نے نیکی کی ہے پس تُو نے نیکی کی ہے اور جس وقت وہ کہیں کہ تُو نے برا کیا ہے پس تُو نے برا کیا ہے (ابن ماجہ)۔

6- حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: ایک مسلمان کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اُس کا کشادہ گھر ہو، اُس کا اچھا ہمسایہ ہو اور اُس کے پاس عمدہ سواری ہو۔ (احمد)

7- حسن بن سفیان سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: ہمسائے تین طرح کے ہیں: ایک ہمسایہ جس کا ایک حق ہے، ایک ہمسایہ جس کے دو حق ہیں اور ایک ہمسایہ جس کے تین حق ہیں۔ وہ ہمسایہ جس کے تین حق ہیں وہ مسلمان رشتہ دار ہمسایہ ہے: اُس کیلئے ہمسائیگی کا حق ہے، اسلام کا حق ہے اور رشتہ داری کا۔ وہ ہمسایہ جس کے دو حق ہیں وہ مسلمان ہمسایہ ہے: اُس کیلئے ہمسائیگی اور اسلام کا حق ہے۔ اور وہ ہمسایہ جس کا ایک حق ہے وہ مشرک ہمسایہ ہے۔ (ابونعیم)

8- عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اُس نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ایک ہمسائے کے دوسرے ہمسائے کے بارے میں کیا فرائض ہیں؟ اُس کی مدد کرو اگر وہ تمہاری مدد طلب کرتا ہے، اُس کی مالی مدد کرو اگر وہ تم سے مالی مدد چاہتا ہے، اُسے قرضہ دو اگر وہ تم سے قرضہ مانگتا ہے، اُسے خیرات دو اگر وہ حاجتمند ہے، اُس کی تیمارداری کرو اگر وہ بیمار ہے، اُس کی میت کے ساتھ جاؤ اگر وہ مر جائے، اُسے مبارکباد دو اگر اُسے کوئی اچھی چیز ملے، اُس کے ساتھ ہمدردی کرو اگر اُس پر کوئی مصیبت آئے، اپنی عمارت کو بغیر اس کی اجازت کے اتنا بلند نہ کرو کہ اُس کی ہوا رک جائے، اُسے پریشان نہ کرو، اگر پھل خریدو تو اُس کے گھر بھی بھیجو اور اگر ایسا نہیں کرتے تو چھپا کر اُسے اپنے گھر لے جاؤ اور اپنے بچوں کو بھی اُسے باہر نہ نکالنے دو کہ کہیں اُس کے بچے دیکھ لیں اور غصہ کریں۔ (ابن عدی کامل میں اور خوراتی مکرم اخلاق میں)

9- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا: یا رسولؐ اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں؟ میں ان میں سے کس کو تحفہ بھیجوں؟ فرمایا: ان دونوں میں جس کا دروازہ تمہارے گھر کے زیادہ قریب ہے۔ (بخاری)

Marfat.com

10- حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جب آپ سالن پکاؤ تو اس میں زیادہ پانی ڈال لو اور اس میں سے اپنے ہمسایوں کو دو۔ (مسلم)

11- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: ہمسائے کا شفعہ کا حق ہے یعنی آپ کی جائیداد خریدنے میں اُس کا حق ہے بشرطیکہ وہ آپ کے راستے میں حصہ دار ہے۔ پس اُس کا انتظار کرو اگر وہ کہیں گیا ہوا ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

12- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو خود سیر ہو کر کھاتا ہے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہتا ہے۔ (بیہقی)

13- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں عورت کا کثرت کے ساتھ نماز پڑھنے اور روزے رکھنے اور خیرات کرنے کا بہت چرچا ہے، لیکن اپنی زبان کے ساتھ وہ پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے۔ فرمایا وہ دوزخ میں جائے گی۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! فلاں عورت کا ذکر کم نماز پڑھنے، کم روزے رکھنے اور کم خیرات کرنے سے کیا جاتا ہے۔ وہ پنیر کے ٹکڑوں کے ساتھ صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان کے ساتھ وہ اپنے ہمسایوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔ فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔ (احمد، بیہقی)

قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمسایوں کے حقوق

قرآن نے اپنی آیت میں ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت کی ہے اور احادیث نبویؐ میں ہمسایوں کے بے شمار حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمسایوں کے حقوق پر اتنا زور دیا ہے کہ نبیؐ فرماتے ہیں کہ جبرائیلؑ ہمیشہ مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہتے۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ اُسے (دوسرے ہمسائے کے) ترکہ میں وارث بنادیا جائے گا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمسائے کے حقوق مختصر طور پر ہم یوں بیان کرسکتے ہیں:-

1- ہمسایوں کے ساتھ احسان کیا جائے، اُن کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اُن سے خوش خلقی اور مہربانی سے پیش آیا جائے (دیکھو حدیث نمبر 3، 4 اور 5۔ نیز سورہ النساء کی آیت نمبر 36)۔

2- ہمسائے کی شادی غمی میں شریک ہوا کرو۔ اُس کو تحفے تحائف دو اور روزمرہ کے استعمال کی چیزیں

Marfat.com

عاریتاً دیا کرو۔ کھانے پینے کی چیزیں سالن وغیرہ اُس کے گھر بھیجو۔

3- ہمسایوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے تکلیف نہ دو، اُن کے ساتھ بدی یا برائی نہ کرو۔

(دیکھو حدیث نمبر 1،2،7)۔

4- غریب ہمسایہ خیرات کا مستحق ہے اور بھوکا ہمسایہ کھانا کھلائے جانے کا مستحق ہے۔ اگر وہ مالی مدد مانگے یا قرض مانگے تو اس کی مدد کرو اور قرضہ دو۔

5- اگر ہمسایہ مشکل میں ہو تو اُس کی مدد کرو، اگر وہ بیمار ہے تو اُس کی تیمارداری کرو، اگر وہ فوت ہو جائے تو اُس کی میت کے ساتھ جاؤ، اگر اُس پر کوئی مصیبت آئے تو اُس سے ہمدردی کرو، اگر اُسے کوئی خوشی ملے تو اُسے مبارک باد دو، بغیر اس کی اجازت کے اپنی عمارت کو اتنا بلند نہ کرو کہ اُس کی ہوا رک جائے، اُسے کسی طرح بھی پریشان نہ کرو۔

6- اگر آپ اپنا مکان یا جائیداد بیچنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے ہمسائے کو حق دو کہ وہ اُسے خرید لے۔ اس حق کو شفعہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

باب نمبر 9

غریبوں اور محتاجوں کے حقوق

غریبوں، مسکینوں اور محتاجوں کے حقوق سے متعلق قرآن کی آیات اور نبی ﷺ کی احادیث درج ذیل ہیں۔

آیاتِ قرآن

1- (اے محمد) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ کہہ دو کہ جو مال خرچ کرنا چاہو وہ ماں باپ کو اور قریب کے رشتہ داروں کو اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں (سب کو) دو اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔(البقرہ:215)

2- خیرات ان حاجت مندوں کے لئے ہے جو خدا کی راہ میں رکے بیٹھے ہیں اور ملک میں کسی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتے (اور مانگنے سے عار رکھتے ہیں) یہاں تک کہ نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو غنی خیال کرتا ہے۔اور تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لو (کہ حاجت مند ہیں اور شرم کے سبب لوگوں سے منہ پھاڑ کر اور) لپٹ کر وہ نہیں مانگتے اور تم جو مال خرچ کرو گے کچھ شک نہیں کہ خدا اس کو جانتا ہے۔(البقرہ:273)

3- اور جب میراث کی تقسیم کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار اور یتیم اور محتاج آ جائیں تو ان کو بھی اس میں سے کچھ دے دیا کرو۔اور شیریں کلامی سے پیش آیا کرو۔(النساء:8)

4- اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں ......سب کے ساتھ احسان کرو کہ خدا (احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور) تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔(النساء:36)

5- خدا تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا لیکن پختہ قسموں پر (جن کو تم توڑ دیتے ہو) مواخذہ کرے گا۔پس اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین

Marfat.com

روزے رکھے۔(المائدہ:89)

6- صدقات (یعنی زکوٰۃ وخیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرضہ داروں (کے قرض ادا کرنے میں) اور خدا کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیے) یہ حقوق خدا کی طرف سے مقرر کردیئے گئے ہیں اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

(التوبہ:60)

7- اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو اور فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ۔

(بنی اسرائیل:26)

8- اور اُن کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کا حق ہے۔(الذاریات:19)

9- جو مال خدا نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے وہ خدا کے اور پیغمبر کے اور (پیغمبر کے) قرابت والوں کے اور یتیموں کے اور حاجت مندوں کے اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ جو لوگ تم میں سے دولت مند ہیں انہی کے ہاتھوں میں نہ پھرتا رہے۔(الحشر:7)

10- کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے۔وہ جواب دیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے۔(المدثر:42-44)

احادیثِ نبویؐ

1- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ فرمایا: جو شخص بیوہ اور غریب کی مدد کے لئے جدوجہد کرتا ہے وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کی طرح ہے۔انہوں نے مزید فرمایا ایسا شخص میرے نزدیک اس آدمی کی مانند ہے جو بغیر آرام کے مسلسل نماز پڑھتا ہے اور بغیر ناغہ کے مسلسل روزے رکھتا ہے۔(بخاری،مسلم)

2- ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: ہر چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے اور جنت کی کنجی غریبوں سے محبت کرنا ہے۔(دار قطنی)

Marfat.com

3- بہترین خیرات ایک بھوکے آدمی کو کھانا کھلانا ہے۔ (بیہقی)

4- اسامہؓ بن زید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا تھا میں نے دیکھا کہ جنت میں جانے والوں میں اکثریت غریبوں کی ہے، جبکہ امراء کو ایسے اہل دوزخ کے ساتھ روکا جا رہا ہے جن کے بارے میں آگ میں داخل کئے جانے کے احکامات صادر ہو چکے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

5- انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اے اللہ! مجھے غریب کی طرح زندگی بسر کرانا، غریب حالت میں موت دینا اور غریبوں کی کمپنی میں زندہ اٹھانا۔ عائشہ نے پوچھا: رسول اللہ! کیوں؟ فرمایا: یہ لوگ امیروں سے چالیس برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ اے عائشہ! کسی غریب کو بغیر کچھ دیئے مت واپس کرو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اے عائشہ! غریبوں سے محبت رکھو اور اُنہیں اپنے پاس آنے دو۔ اللہ قیامت کے دن تمہیں اپنے قریب کرے گا۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

6- ہریسہ بن وہاب سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت میں جانے والوں کے بادشاہوں کی خبر نہ دوں؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! ضرور بتائیے۔ فرمایا: ہر کمزور اور غریب آدمی جس پر گرد پڑی ہو اور جس کے بال بکھرے ہوں۔ (بخاری، مسلم)

غریبوں اور حاجت مندوں کے حقوق

قرآن اور حدیث نے غریبوں اور محتاجوں کے اسلامی معاشرے پر اور خوشحال مسلمانوں پر بہت سے حقوق مقرر کئے ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

1- اُن کی مالی مدد کرو اور اُن کو کھانا کھلاؤ۔ صدقہ و خیرات کے وہ مستحق ہیں۔

2- اُن کے ساتھ حُسن سلوک کرو، احسان کرو اور مہربانی سے پیش آؤ۔ بلکہ حدیث میں ہے کہ جنت کی کنجی غریب سے محبت کرنا ہے۔

3- غریبوں کے لئے جدوجہد کرنا یعنی اُن کی خبر گیری کرنا، اُن کے حقوق کی حفاظت کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی طرح ہے۔

Marfat.com

باب نمبر10

بیماروں اور معذوروں کے حقوق

مناسب ہوگا کہ پہلے ہم بیماروں، کمزوروں اور معذوروں کے حقوق سے متعلق قرآن کی آیات اور احادیث نبویؐ پیش کریں اور پھر اُن کی روشنی میں اُن کے حقوق کا خاکہ بنائیں۔

آیاتِ قرآن

1- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ یہ (روزے) گنتی کے چند دن ہیں۔ پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کر لے۔ اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت بڑی مشکل سے رکھتے ہوں فدیہ ہے جو ایک مسکین کا کھانا ہے...... (البقرہ:183-184)

2- اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو اور اگر (راستے میں) روک لئے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو کر دو اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے اپنے سر نہ منڈواؤ۔ اور اگر کوئی تم میں بیمار ہو یا اُس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور قربانی سے پہلے وہ سر منڈوالے) تو اُس کے بدلے روزے رکھے یا صدقہ کرے یا (دوبارہ) قربانی کرے...... (البقرہ:196)

3- اور تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دو وہ تو نجاست ہے۔ پس ایام حیض میں عورتوں سے کنارا کش رہو، اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں اُن سے قربت نہ کرو (یعنی مباشرت نہ کرو)...... (البقرہ:222)

4- مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو اور سر کا مسح کرلو اور ٹخنوں تک پاؤں بھی دھولو۔ اور اگر غسل کی حاجت ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ۔ اور اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے بیت الخلا سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو اور اُس سے منہ اور ہاتھوں کا مسح (یعنی تیمّم) کرلو...... (المائدہ:6)

5- نہ تو ضعیفوں پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیماروں پر (اگر وہ جہاد میں شریک نہ ہو سکیں)...... (التوبہ:91)

Marfat.com

6- نہ تو اندھے پر کوئی گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے (اگر وہ جہاد میں شریک نہ ہو سکے)......(الفتح:17)

احادیثِ نبویؐ

1- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کی جائے......(مسلم)

2- حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ (مشکوٰۃ)

3- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو دوسرے مسلمان کی بیماری میں صبح کو عیادت کرے سوا اس کے کہ ستر ہزار فرشتے اُس کیلئے شام تک دعا کرتے ہیں۔ اور اگر وہ اُس کی عیادت شام کو کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے صبح تک دعا کرتے ہیں، اور اُسے جنت میں پھلوں کا باغ ملے گا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

4- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی بیمار کی تیمارداری کے لئے جاتا ہے تو آسمان سے ایک منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے: ''اللہ تمہیں خوش کرے، تمہارا چلنا مبارک کرے اور تمہیں جنت میں گھر دے''۔ (ابن ماجہ)

5- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک بیمار سے ملنے گئے اور اُس سے پوچھا کہ تمہاری کیا خواہش ہے۔ اُس نے عرض کیا کہ مجھے نان جویں کا ایک ٹکڑا چاہئے۔ نبیؐ نے فرمایا: جس کسی کے پاس جو کی روٹی ہے وہ اُسے اپنے بھائی کو بھیجے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیمار آدمی کسی چیز کی خواہش کرتا ہے تو وہ چیز اُس کو کھانے کو دو۔ (ابن ماجہ)

6- حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی بیمار کے پاس جاتے ہو تو اُس سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ اُس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔ (ابن ماجہ)

7- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بیمار کے پاس تھوڑا بیٹھنا اور شور نہ کرنا نبیؐ کی سنت کا حصہ

Marfat.com

ہے۔(رازن)

8- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوچھے گا: اے ابن آدم! میں بیمار تھا اور تُو نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں آپ کی خبر گیری کیسے کرتا جبکہ آپ پوری کائنات کے رب ہیں۔ اللہ فرمائے گا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میرے بندوں میں سے فلاں شخص بیمار تھا اور تم اُس کی ملاقات کیلئے نہیں آئے۔ کیا تمہیں معلوم نہ تھا کہ اگر تم اُسے ملتے تو مجھے اُس کے پاس پاتے؟......(مسلم)

9- حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو موت کے بارے میں اُس کی پریشانی دور کرو۔ اگرچہ یہ بات موت کو ٹال تو نہیں سکتی مگر اس سے اُس کو اطمینان وسکون حاصل ہوگا۔(ابن ماجہ، ترمذی)

10- حضرت علیؓ سے روایت کہ نبیؐ نے فرمایا: مریض کھڑے ہو کر نماز پڑھے گا اگر اس کی طاقت رکھتا ہو اور اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے گا۔ اگر وہ سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے سر سے اشارہ کرے گا اور اپنے سجدہ کو رکوع کی نسبت زیادہ نیچا کرے گا۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو قبلہ رخ ہو کر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھے گا۔ اگر دائیں پہلو پر لیٹ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو سیدھا لیٹ کر نماز پڑھے گا۔(دارقطنی)

11- حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی مصیبت، جو بھی بیماری، جو بھی تکلیف، جو بھی رنج، جو بھی اذیت اور جو بھی غم پہنچتا ہے یہاں تک کہ جو کانٹا بھی چبھتا ہے، اللہ اُس کے سبب سے اُس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔(بخاری، مسلم)

قرآن وحدیث کی روشنی میں مریضوں کے حقوق

مندرجہ بالا قرآنی آیات اور احادیثِ نبویؐ کی روشنی میں مریض، ضعیف اور معذور اشخاص کو اسلامی معاشرے میں درج ذیل حقوق حاصل ہیں۔ نیز انہیں مذہبی فرائض کی ادائیگی کے معاملے میں درج ذیل رعائتیں اور سہولتیں بھی حاصل ہیں۔

1- بیمار شخص وضو کرنے کی بجائے تیمّم کر کے نماز ادا کر سکتا ہے خصوصاً جب پانی کا استعمال اُس کے لئے

Marfat.com

مضر صحت ہو۔

2- بیمار شخص اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھ لے، اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو دائیں پہلو پر لیٹ کر پڑھ لے۔ اگر ایسے بھی نہیں کر سکتا تو سیدھا لیٹ کر پڑھ لے۔ اگر کوئی شخص ایک دن رات سے زیادہ عرصے کے لئے بے ہوش ہو جائے یا بیماری ایسی شدید ہو کہ وہ سر یا ہاتھوں سے اشارہ بھی نہ کر سکتا ہو تو ایسی حالت میں فقہاء کے نزدیک نماز معاف ہے۔ بعض فقہاء کے نزدیک حالت مرض میں ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھ سکتے ہیں اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھ سکتے ہیں۔ حیض اور نفاس والی عورت کو نماز معاف ہے۔

3- بیمار شخص روزہ ملتوی کر سکتا ہے یعنی جب صحت مند ہو جائے تو چھوڑا ہوا روزہ رکھ لے۔ اگر بیماری مستقل اور ہمیشہ کے لئے ہے تو روزے نہ رکھے اور ہو سکے تو فدیہ ادا کر دے۔ اسی طرح بہت بوڑھے اور کمزور اشخاص اور حاملہ عورتیں اور بچے کو دودھ پلانے والی عورتوں کو بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ البتہ اگر وہ خوشحال ہیں تو فدیہ ادا کریں۔ حیض اور نفاس بھی بیماری ہے۔ ایسی عورتیں روزے بعد میں رکھ لیں۔

4- حج کی ادائیگی کے دوران بھی بیمار اشخاص اور حیض و نفاس والی خواتین کو کچھ مراعات حاصل ہیں۔ مثلاً حیض و نفاس والی عورت خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ سر کی تکلیف میں مبتلا شخص قربانی سے پہلے سر منڈوا سکتا ہے۔

5- بیمار، اندھے، لنگڑے، ضعیف اشخاص اگر جہاد میں شرکت نہ کریں تو اُن پر کچھ گناہ نہیں یعنی وہ جہاد میں شرکت سے مستثنیٰ ہیں۔

6- حیض و نفاس کی حالت میں عورت میاں کے مخصوص ازدواجی حقوق ادا کرنے کے معاملہ میں مستثنیٰ ہے۔

7- مریض کی عیادت کرنا یعنی اُس کی بیمار پرسی یا تیمار داری کرنا اُس کے قریبی رشتہ داروں اور پڑوسیوں کا فرض ہے۔ اگر مریض کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہو تو اس صورت میں اُس کے پڑوسیوں اور دور کے رشتہ داروں وغیرہ کا ایسا کرنا فرض ہے۔ احادیث میں مریض کی عیادت کرنے اور دیکھ بھال کرنے کا بڑا اجر و ثواب بیان ہوا ہے۔

Marfat.com

8- تیمارداری کے دوران مریض کو تسلی دینی چاہیے اور موت کے بارے میں اُس کی تشویش دور کرنی چاہیے اور اُس کی صحت کے لئے دعا کرنی چاہیے۔

9- مریض کے آرام کا خیال کیا جائے۔ اُس کے پاس شور نہ کیا جائے اور نہ ہی زیادہ دیر بیٹھا جائے۔

10- بیمار کی خدمت اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کا بہت اجر و ثواب ہے۔

11- مریض کی کوئی خواہش ہو تو پوری کی جائے۔ اگر وہ قریب المرگ ہو تو اُسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کی جائے۔

12- مومن کو جو دنیا میں بیماری و تکلیف آتی ہے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اگر وہ بیمار ہو جائے اور صبر کے ساتھ بیماری کی تکلیف برداشت کرے تو گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اس لئے بیمار کو حوصلہ دو اور صبر کرنے کی تلقین کرو۔

Marfat.com

باب نمبر 11

مسافروں اور مہمانوں کے حقوق

درج ذیل آیات قرآنی اور احادیث نبویؐ میں مسافروں اور مہمانوں کے حقوق بیان کئے گئے ہیں۔

آیاتِ قرآن

1- رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا جو انسانوں کے لئے رہنما ہے اور جس میں ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور جو حق و باطل میں امتیاز کرنے والی کسوٹی ہے۔ پس جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پائے اُسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے۔ اور جو کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (روزے رکھ کر) ان کی گنتی پوری کر لے۔ اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا...... (البقرہ:185)

2- (اے محمدؐ) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کیا خرچ کریں، کہہ دو کہ جو مال خرچ کرنا چاہو وہ ماں باپ کو اور قریب کے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں اور مسافروں کو (سب کو) دو اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔ (البقرہ:215)

3- اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ خدا (احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور) تکبر کرنے والے اور بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ (النساء:36)

4- اور جب تم زمین میں سفر پر نکلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز میں قصر کر لو (یعنی اُسے کم کر کے پڑھ لو)...... (النساء:101)

5- مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو اور سر کا مسح کر لو اور ٹخنوں تک پاؤں بھی (دھو لو)۔ اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ۔ اور اگر بیمار ہو

Marfat.com

یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے بیت الخلا سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی لو اور اُس سے منہ اور ہاتھوں کا مسح (یعنی تیمّم کر لو)......

(المائدہ:6)

6- اور جان لو کہ جو چیز تم (کفار سے) غنیمت میں لو اُس کا پانچواں حصہ خدا اور اُس کے رسول کا اور رشتہ داروں کا اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے۔ (الانفال:41)

7- صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرضہ داروں کے قرض ادا کرنے میں اور خدا کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیے)۔ یہ حقوق خدا کی طرف سے مقرر کر دیئے گئے ہیں اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (التوبہ:60)

8- اور اہل شہر (لوطؑ کے پاس) خوش خوش (دوڑے) آئے۔ (لوطؑ نے) کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں مجھے (ان کے بارے میں) رسوا نہ کرو، اور اللہ سے ڈرو اور میری بے آبروئی نہ کرو۔ (الحجر:67-69)

9- اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو اور فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ۔ (بنی اسرائیل:26)

10- کیا (اے محمدؐ) تمہارے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟ جب وہ اُس کے پاس آئے تو سلام کہا۔ (جواب میں) ابراہیمؑ نے بھی سلام کہا (اور دل میں کہا کہ یہ) اجنبی لوگ ہیں۔ پس اپنے گھر جا کر ایک بھنا ہوا موٹا بچھڑا لے آیا۔ پھر (کھانے کے لئے) اُن کے قریب رکھ دیا اور کہا تم کھاتے کیوں نہیں؟ (الذاریٰت:24-27)

احادیثِ نبویؐ

1- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کی زبان پر شہر میں نماز چار رکعت فرض کی اور سفر میں دو رکعت اور ڈر (یعنی جنگ) کی حالت میں ایک رکعت (مسلم)۔

Marfat.com

2- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نبیؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ سفروں میں رہا ہوں، اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے (چار رکعت کی جگہ) دو رکعت سے زیادہ نماز پڑھی ہو۔ (بخاری، مسلم)

3- حضرت عمرانؓ سے روایت ہے کہ ہم رسولؐ اللہ کے ساتھ سفر میں تھے۔ آپؐ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز مکمل کر لی تو آپؐ کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا تھا اور اُس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑھی تھی۔ رسولؐ نے اس سے پوچھا: اے فلاں! لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے تجھے کس نے روکا؟ اُس نے کہا مجھے جنابت پہنچی اور پانی نہ مل سکا۔ آپؐ نے فرمایا: تجھ پر مٹی (سے تیمّم کرنا) لازم ہے، پس وہ تیرے لئے کافی ہے۔ (بخاری)

4- روایات میں آیا ہے کہ نبیؐ جمعہ کے روز اگر سفر میں ہوتے تو جمعہ نہ پڑھتے، بلکہ اُس کی بجائے ظہر پڑھتے۔ حجتہ الوداع کے موقع پر آپؐ جمعہ کے دن عرفات میں تھے۔ اس روز آپؐ نے جمعہ نہ پڑھا، بلکہ ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کر کے ظہر کے وقت میں پڑھا۔ پس مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔

5- حضرت انس بن مالکؓ کعبی سے روایت ہے رسولؐ اللہ نے فرمایا: اللہ نے مسافر کو آدھی نماز معاف کر دی اور مسافر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کے لئے روزہ معاف کر دیا ہے۔

(ترمذی، نسائی، ابوداؤد)

6- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے...... (بخاری، مسلم)

7- حضرت ابوشریحؓ کعبی سے روایت ہے کہ میں نے نبیؐ کو یہ کہتے سنا: جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اُسے اپنے مہمان کی اُس کے حق کے مطابق عزت کرنی چاہیے۔ نبیؐ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! اُس کا حق کیا ہے۔ نبیؐ نے فرمایا: وہ یہ ہے کہ اُس کی خدمت ایک دن اور ایک رات تک کی جائے۔ مہمانی میں توسیع تین دن کے لئے ہے اور مہمان کا اس سے زیادہ عرصہ کے لئے قیام صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

8- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: یہ سنت کا حصہ ہے کہ میزبان کو اپنے مہمان کے ساتھ (اُسے الوداع کہنے کیلئے) گھر کے دروازے تک جانا چاہیے۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

حقوق

دور حاضر میں سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کی وجہ سے سفر بہت آسان ہو گیا ہے اور مہینوں کا سفر دنوں یا گھنٹوں میں طے ہونے لگا ہے۔ سفر کرنے والوں کے قیام وطعام کیلئے شہروں اور قصبوں میں ہوٹل اور ریسٹورنٹ موجود ہیں۔ اس لئے وہ عام طور پر کسی رشتہ دار یا دوست کے ہاں نہیں ٹھہرتے۔ پس پہلے زمانوں کی میزبانی اور مہمانی کی اقدار ماند پڑ چکی ہیں۔ تاہم قرآن اور حدیث میں چونکہ مسافروں اور مہمانوں کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے، لہٰذا ہم اختصار کے ساتھ اسلام میں دیئے گئے مسافروں اور مہمانوں کے حقوق درج ذیل پیروں میں بیان کرتے ہیں۔

1- اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن میں مسافر کو ارکان دین کے معاملہ میں کچھ رعایتیں دے رکھی ہیں۔ مسافر دوران سفر رمضان کے فرض روزے ملتوی کر سکتا ہے یعنی وہ سفر کے دوران روزے نہیں رکھتا، بلکہ واپس گھر آ کر اپنی سہولت کے مطابق روزوں کی گنتی پوری کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر اُسے پانی نہ ملے تو وہ تیمّم کر سکتا ہے۔ دوران سفر وہ نماز کی فرض رکعتوں میں کمی کر سکتا ہے یعنی جس نماز کے چار فرض ہوں وہ اُس کی بجائے دو فرض پڑھے گا۔ دوران سفر اُس پر نماز جمعہ فرض نہیں، بلکہ اُس کی بجائے دو رکعت ظہر نماز پڑھے۔

2- مسافر کے لئے دورانِ سفر صدقہ وخیرات اور زکوٰۃ لینا بھی جائز ہے خواہ وہ اپنے گھر میں امیر آدمی ہو اور وہ خود صدقہ وزکوٰۃ ادا کرتا ہو۔ مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ مسافر کی مالی مدد کریں، اُس کی مہمان نوازی کریں، اُس کی خاطر مدارت کریں، اُس کے ساتھ حسن سلوک کریں۔

3- سورہ التوبہ کی آیت نمبر 60 میں ہے کہ اسلامی ریاست بھی اپنے صدقات وزکوٰۃ کے فنڈ سے مسافروں کی بہبود پر خرچ کرے۔ لہٰذا قرونِ وسطیٰ میں اسلامی حکومتیں مسافروں کی سہولت کیلئے سرائیں اور سڑکیں تعمیر کراتی تھیں اور نالوں اور دریاؤں پر مسافروں کے گزرنے کے لئے پل بنواتی تھیں۔

Marfat.com

باب نمبر 12

بڑوں کے چھوٹوں اور چھوٹوں کے بڑوں پر حقوق

ایک اسلامی معاشرے میں اُن لوگوں سے جو عمر میں بڑے ہیں یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اُن سے جو عمر میں اُن سے چھوٹے ہیں مہربانی اور شفقت سے پیش آئیں۔ چونکہ عمر کے ساتھ ساتھ وہ عقل اور تجربہ حاصل کر چکے ہیں، اس لئے اُنہیں چاہیے کہ وہ چھوٹوں کی اور نوجوانوں کی رہنمائی فرمائیں اور اُنہیں اپنے تجربے سے فائدہ اٹھانے کا موقع فراہم کریں۔ وہ اُنہیں نہ صرف اپنے الفاظ سے بلکہ اپنے عمل سے بھی رہنمائی مہیا کریں۔ وہ اپنی روزمرہ زندگی کے معاملات میں چھوٹوں کے لئے بہت اچھی مثالیں قائم کریں جن کی چھوٹے پیروی کر سکیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا اسلام نے ہر مسلمان کا فرض قرار دیا ہے۔ پس بڑوں کو چاہیے کہ چھوٹوں کے معاملے میں اس فرض کو ادا کریں۔ چھوٹوں کو نہ صرف نیکی کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں بلکہ نیکی کرنے میں اُن کے لئے آسانیاں پیدا کریں اور اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔ مسلمانوں کے نومولود اور نابالغ بچے جو فوت ہو جائیں، وہ اپنے والدین کو جنت میں لے جائیں گے۔

جو لوگ چھوٹے ہیں یعنی بچے ہیں یا نوجوان ہیں اُنہیں چاہیے کہ عمر میں اپنے سے بڑے لوگوں کو خاص طور پر بزرگوں کا احترام کریں۔ یہ عام کہاوت ہے کہ اگر آپ چھوٹی عمر میں بزرگوں کا احترام کریں گے تو آپ کو بزرگی کی عمر میں چھوٹوں سے احترام ملے گا۔ ایک اور کہاوت ہے کہ ایک بزرگ کا احترام کرنا تجربے کا احترام کرنا ہے، ایک مسلمان کو عزت دینا اسلام کو عزت دینا ہے، ایک حافظ قرآن کو عزت دینا قرآن کو عزت دینا ہے اور ایک عادل حکمران کو عزت دینا عدل و انصاف کو عزت دینا ہے۔ بزرگوں کو عزت و احترام دینے کا یہ طریقہ ہے کہ جب آپ اُن سے ملو تو اُن کو سلام کرو، جب وہ آپ کے پاس آئیں تو اُن کے احترام میں کھڑے ہو جاؤ اور جب وہ آپ کو کوئی حکم دیں یا آپ سے کوئی بات کہیں تو اُسے مانو اور اُس پر عمل کرو۔ اور آپ اُن کے تجربے سے سیکھو۔ احادیث میں ہے کہ عمر میں بزرگ لوگوں، معاشرے میں معزز لوگوں اور قبائل کے محترم اشخاص (یا سرداروں) کو عزت و احترام دو۔

نبیؐ کی کچھ احادیث پیش کی جاتی ہیں جن میں آپؐ نے بڑوں اور چھوٹوں کو اُن کے حقوق و

Marfat.com

فرائض سے آگاہ فرمایا ہے:-

1- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں سے شفقت نہ کرے، بڑوں کا احترام نہ کرے، اور نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے منع نہ کرے۔(ترمذی)

2- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک نوجوان ایک بزرگ کی اُس کی عمر کی بنا پر عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکی بڑی عمر میں کوئی ایسا شخص پیدا فرمادے گا جو اُس کی عزت کرے گا۔(ترمذی)

3- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کو نبیؐ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا۔ جب وہ کبھی نبیؐ کو دیکھتے، وہ اُن کے اعزاز میں کھڑے نہ ہوتے کیونکہ آپؐ کو یہ بات پسند نہ تھی۔(ترمذی)

4- حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ لوگ اُس کے احترام میں کھڑے ہو جائیں، اُسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں ڈھونڈنا چاہیے۔(ترمذی، ابوداؤد)

5- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے انصار کی کچھ خواتین سے فرمایا: اگر کسی خاتون کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ سے اجر کی توقع رکھتی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔ ایک عورت نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اگر دو بچے (فوت) ہوں تو۔ آپؐ نے فرمایا: اگر دو ہوں تو بھی۔

(مسلم)

6- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: ایک بچہ (قیامت کے دن) اپنے رب سے اگر اُس کے والدین جہنم میں جا رہے ہوں گے تو جھگڑا کرے گا۔ اُسے کہا جائے گا: اے بچے اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے! اپنے والدین کو بھی جنت میں لے جا...... (ابن ماجہ)

7- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جب تمہارے پاس کسی قبیلے کا معزز شخص (یا سردار) آتا ہے تو اُسے احترام دو (مسلم)۔

8- ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: من جملہ اللہ کی تعظیم میں سے ہے بوڑھے مسلمان شخص کی عزت کرنا، قرآن مجید پڑھنے والے کی عزت کرنا جو اس میں غلو نہیں کرتا اور عادل بادشاہ کی عزت کرنا۔(ابوداؤد، بیہقی)

Marfat.com

باب نمبر 13

مسلمانوں کے ایک دوسرے پر حقوق

اس باب میں ہم مسلمانوں کے باہمی حقوق و فرائض یا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق کا جائزہ پیش کریں گے۔ مناسب ہوگا کہ اس معاملے میں سب سے پہلے متعلقہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی پیش کی جائیں۔

آیاتِ قرآن

1- مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ مگر اس صورت میں کہ آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو۔ اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو...... (النساء:29)

2- اور جب کوئی تمہیں دعا دے (یعنی سلام کہے) تو (جواب میں) تم اُس سے بہتر (کلمات) سے دعا دو یا اُنہی لفظوں سے دعا دو۔ بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ (النساء:86)۔

3- اور کسی مومن کو شایاں نہیں کہ وہ کسی مومن کو مار ڈالے مگر یہ کہ اُس سے غلطی ہو جائے، اور جو بھول کر بھی مومن کو مار ڈالے تو ایک مومن غلام کو آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے...... (النساء:92)

4- مومنو! جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلا کرو تو تحقیق سے کام لیا کرو اور جو شخص تم سے سلام کہے اُس سے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو فقط اس غرض سے کہ دنیا کی زندگی کا فائدہ حاصل کر سکو...... (النساء:94)

5- اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔ (المائدہ:2)

6- جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑے اور وہ جنہوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور اُن کی مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے

Marfat.com

رفیق ہیں......(الانفال:72)

7- اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں......(التوبہ:71)

8- اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق (گروہ) آپس میں لڑ پڑیں تو اُن میں صلح کرا دو۔ اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب رجوع کرے تو دونوں فریقوں میں عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں میں (جو آپس میں لڑ پڑیں) صلح کرا دیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (الحجرات:9-10)

9- اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (تم میں) کوئی لوگ دوسرے لوگوں کا مذاق نہ اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (یعنی مؤخر الذکر) اُن (مذاق اڑانے والوں) سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (مؤخر الذکر) اُن (مذاق اڑانے والیوں) سے بہتر ہوں۔ اور نہ ایک دوسرے پر عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق (برائی کا نام اختیار کرنا) بہت برا ہے اور جو ایسا کرنے سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! زیادہ تر گمان (یعنی دوسروں کے بارے میں بدظن ہونے) سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اور نہ (دوسروں کے بارے میں) تجسس کرو اور نہ کوئی کسی دوسرے کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تمہیں گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (الحجرات:11-12)

10- اور اُن (جنت میں جانے والے مسلمان متقین) کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (مسلمان بھائیوں) کا حصہ ہوتا ہے۔ (الذاریٰت:19)

11- عصر کی قسم! انسان خسارے میں ہے۔ ماسوا اُن کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔ (العصر:1-3)

Marfat.com

احادیثِ نبویؐ

1- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا، دعوت کو قبول کرنا، چھینک لینے کا جواب دینا۔ (بخاری، مسلم)

2- حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی بیمار پرسی (عیادت) کرو اور قیدی چھڑاؤ۔ (بخاری)

3- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو شخص اللہ کا نام لے کر تم سے پناہ مانگے اُس کو پناہ دو، جو اللہ کا نام لے کر تم سے سوال کرے اُس کو دو، جو شخص تم کو بلائے (یعنی دعوت دے) اُس کو قبول کرو، جو شخص تم سے احسان کرے اُس کا بدلہ دو، اگر تمہارے پاس کچھ بدلہ دینے کے لئے نہ ہو تو اُس کے لئے دعا کرو...... (احمد، ابوداؤد، نسائی)

4- براء بن عازب سے روایت ہے کہا نبیؐ نے ہم کو حکم دیا سات باتوں کا اور روکا سات باتوں سے۔ ہم کو حکم دیا بیمار کی تیمارداری کا، جنازوں کے ہمراہ جانے کا، چھینک لینے والے کا جواب دینے کا، سلام کا جواب دینے کا، بلانے والے کی دعوت قبول کرنے کا، قسم کھانے والے کی قسم کو سچا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا...... (بخاری، مسلم)

5- حضرت سعیدؓ بن زید نبیؐ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: سب سے بڑھ کر سود بغیر حق کے مسلمان آدمی کی عزت میں زبان درازی کرنا ہے۔ (بیہقی، ابوداؤد)

6- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے کہ مسلمان اُس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں...... (بخاری، مسلم)

7- حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو مسلمان ایک ننگے مسلمان کو لباس مہیا کرتا ہے اللہ اُسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا، اور جو مسلمان ایک بھوکے مسلمان کو کھانا کھلاتا ہے اللہ اُسے جنت کے میوے کھلائے گا، اور جو مسلمان پیاسے مسلمان کو پانی پلاتا ہے اللہ اُسے مہر لگے چشمے سے پلائے گا۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

8- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول ؐاللہ نے فرمایا: ہر نیک کام صدقہ ہے۔ مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا نیک کام ہے، اور یہ (بھی نیک کام ہے) کہ تو اپنے ڈول میں سے اپنے مسلمان بھائی کے ڈول میں پانی ڈالے۔ (احمد، ترمذی)

9- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ؐاللہ نے فرمایا: گمان (یعنی بدگمانی) سے اجتناب کرو کیونکہ بدگمانی باطل امور میں سے ہے، اور تجسس نہ کرو، نہ چھپ کر کوئی بات سنو، نہ ایک دوسرے سے جھگڑا کرو، نہ ایک دوسرے سے حسد کرو، نہ ایک دوسرے سے نفرت کرو اور نہ ایک دوسرے کو مشکل میں چھوڑو۔ اللہ کے بندوں کو بھائی سمجھو...... (بخاری، مسلم)

10- واثلہ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کے مصائب پر خوشی نہ مناؤ، ہو سکتا ہے اللہ اُس پر رحم فرمائے اور تمہیں آزمائش میں ڈال دے۔ (ترمذی)

11- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ؐاللہ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہیں کرتا، نہ اُس کی مدد چھوڑتا ہے۔ جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے، اللہ اُس کی حاجت پوری کرتا ہے۔ جو اپنے مسلمان بھائی سے کوئی غم دور کرتا ہے، اللہ قیامت کے روز اُس کے غم دور کر دے گا۔ جو مسلمان کسی مسلمان کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے، اللہ اُس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا۔ (بخاری، مسلم)

12- نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول ؐاللہ نے فرمایا: تُو اہل ایمان کو آپس کی رحمت اور محبت اور مہربانی میں ایک جسم کی مانند پائے گا۔ جب کسی عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو تمام بدن کے اعضاء بیداری اور تپ محسوس کرتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

13- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول ؐاللہ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس کی مدد نہیں چھوڑتا، اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کو حقیر نہیں جانتا۔ پرہیز گاری اس جگہ ہے۔ اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا تین مرتبہ اس طرح فرمایا۔ آدمی کو شر اور برائی سے یہی بات کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ مسلمان پر مسلمان کا خون، مال اور آبرو حرام ہے۔ (مسلم)

14- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول ؐاللہ نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! اگر وہ مظلوم ہو میں اس کی مدد کروں گا، اگر وہ

Marfat.com

ظالم ہے پھر اس کی کیسے مدد کروں؟ فرمایا: تُو اس کو ظلم سے روک لے یہ تیری مدد ہے۔

(بخاری، مسلم)

15- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ پسندیدہ حق ہیں: جب اس کو ملے سلام کہے، جب اس کی دعوت کرے قبول کرے، جب چھینک آئے اس کا جواب دے، جب بیمار ہو اس کی عیادت کرے، جب مر جائے اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (ترمذی، دارمی)

16- حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا: جو مسلمان اپنے بھائی کی عزت و آبرو سے مدافعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس سے جہنم کی آگ کو دور کرے۔ پھر آپ ؐ نے یہ آیت تلاوت کی "اور ایمانداروں کی مدد کرنا ہم پر واجب ہے" (شرح السنہ)۔

17- حضرت عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان شخص میں کوئی عیب دیکھے اس پر پردہ ڈالے وہ ایسے ہوگا جیسے اس نے زندہ درگور کو زندگی بخشی ہے۔ (احمد، ترمذی)

18- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا: ایک تمہارا اپنے بھائی کے لئے مثل آئینہ ہے۔ اگر اس میں کوئی برائی دیکھے اس کو دور کر دے۔ (ترمذی)

19- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ (بخاری، مسلم)

20- حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا: کوئی مسلمان شخص دوسرے مسلمان کو فسق اور کفر کی تہمت نہ لگائے۔ اگر وہ شخص ایسا نہیں ہے وہ اس پر لوٹ آتی ہے۔ (بخاری)

21- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس وقت تک کوئی مسلمان کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

22- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ؐ فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک

Marfat.com

کہ ایمان نہ لاؤ اور ایمان نہیں لاؤ گے یہاں تک کہ آپس میں محبت کرو، اور کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتلاؤں جب تم اس کو کر لو گے آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔ (مسلم)

23- حضرت ابو خراش اسلمی سے روایت ہے کہا رسول اللہ نے فرمایا: جس نے ایک سال تک اپنے بھائی سے ملاقات ترک کردی گویا یہ اس کے خون بہانے کی مانند ہے۔ (ابوداؤد)

24- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ نے فرمایا: کسی ایمان والے شخص کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ تک کسی ایماندار کو چھوڑے۔ اگر تین دن گذر جائیں اس کو ملے اس کو سلام کہے۔ اگر وہ سلام کا جواب دیدے تو ثواب میں شریک ہوگا۔ اگر سلام کا جواب نہ دے گناہ کے ساتھ پھرے۔ سلام کرنے والا ترک ملاقات کے گناہ سے نکل گیا (ابوداؤد)۔

25- حضرت ابوالدرداؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ نے فرمایا: میں تم کو ایک ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو روزے نماز اور صدقہ سے افضل ہے۔ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا: دو شخصوں کے درمیان صلح کروانا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

قرآن وحدیث کی روشنی میں حقوق

مسلمانوں کے باہمی یا ایک دوسرے پر حقوق کے معاملہ میں مندرجہ بالا آیات قرآن اور احادیث نبوی بہت واضح اور جامع ہیں۔ ان کو غور سے پڑھنے اور سمجھنے کے بعد یہ ضرورت نہ رہنی چاہیے کہ ان حقوق کی مزید وضاحت کی جائے۔ تاہم پھر بھی ہم چاہیں گے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ان حقوق کو اختصار کے ساتھ مختلف عنوانات کے تحت یک جا کر دیا جائے۔

1- مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں اخوت و بھائی چارا رکھیں، اتفاق و اتحاد قائم رکھیں، ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کریں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں، ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کریں، ایک دوسرے کو نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں، اچھے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں، اور ایک مسلمان جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے، وہی دوسرے مسلمان بھائی کے لئے پسند کرے۔ مسلمان مسلمان کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش

Marfat.com

آئے۔ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ جس طرح جسم کے ایک عضو کو تکلیف پہنچنے پر دوسرے کو بھی پہنچتی ہے اسی طرح مسلمانوں کو بھی ایک دوسرے کی تکلیف اور مصیبت محسوس کرنی چاہیے۔

2- ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرے خواہ ظالم ہے یا مظلوم۔ اگر وہ مظلوم ہے تو اُسے ظلم سے بچائے۔ اگر وہ ظالم ہے تو اُسے ظلم سے روکے یہی اُس کی مدد ہے۔ مدد سے مراد جسمانی مدد بھی ہے، نیک اور اچھے کاموں میں تعاون بھی ہے، غریب اور محتاج کی مالی مدد بھی ہے۔ اور اسلام کے دشمنوں کے خلاف مل کر جہاد کرنا بھی مدد ہے اور غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ بھی مدد ہے۔

3- اگر کسی معاملے میں مسلمانوں میں کوئی اختلاف ہو جاتا ہے تو اُسے وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف پھیر دیں یعنی اس کا تصفیہ قرآن وحدیث کی روشنی میں کریں۔ اگر دو مسلمانوں میں یا مسلمانوں کے دو گروہوں میں لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے تو دوسرے مسلمانوں کو چاہیے کہ اُن میں صلح کرا دیں۔ اگر زیادتی کرنے والا نہ مانے تو مسلمان اُس کے خلاف اکٹھے ہو جائیں اور اُسے مجبور کر کے عدل وانصاف کے ساتھ صلح کرا دیں۔ دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا روزہ، نماز اور صدقہ سے افضل ہے۔

4- ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی ہر حالت میں۔ اگر وہ غریب ہے تو اُس کی مالی مدد کرے اور، اُسے صدقہ وخیرات اور زکوٰۃ میں حصہ دے۔ اگر اُسے قرض حسنہ کی ضرورت ہے تو وہ فراہم کرے۔ اگر اُسے کھانے کی ضرورت ہے تو وہ دے۔ اگر اُسے لباس کی ضرورت ہے تو وہ مہیا کرے۔ اُس کی حاجت پوری کرے، اُس کا غم دور کرے، اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے۔ اگر مسلمان یتیم یا قیدی ہے یا مقروض ہے یا غلام ہے تو اُس کی مالی مدد کرے۔ مقروض کو قرض اتارنے میں اور غلام کو آزادی حاصل کرنے میں مدد کرنا اور قیدی کو چھڑانا بہت اجر وثواب کا کام ہے۔

5- ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو حقیر نہ سمجھے، اُس کی تذلیل نہ کرے، اُس کا مذاق نہ اڑائے، اُس پر عیب نہ لگائے، اُسے برے القاب سے نہ پکارے، اُس سے بدظنی نہ کرے، اُس کے بارے میں تجسس نہ کرے، اُس کی غیبت نہ کرے، اُس پر جھوٹے الزام یا بہتان نہ باندھے، اُس کے خلاف جاسوسی نہ کرے، اور نہ اُسے پکڑ کر غیروں کے حوالے کرے۔ ایک مسلمان دوسرے سے جھگڑا نہ کرے، نہ حسد کرے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو کافر نہ کہے نہ اُس پر کفر اور منافقت کے فتوے لگائے۔ نہ ہی ایک مسلمان تین دن سے زیادہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے قطع تعلق کرے، نہ اُسے گالی دے۔ دوسرے

Marfat.com

کو مشکل میں نہ ڈالے، نہ اُس سے نفرت کرے، نہ اُس کی تکلیف یا موت پر خوش ہو۔ایک مسلمان کی جان اور مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

6- ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان سے ملے تو اُس کو سلام کرے یا اُس کے سلام کا بہتر الفاظ میں جواب دے، اُسے دعوت دی جائے تو قبول کرے، اگر وہ چھینکے تو اُس کا جواب دے، جب بیمار ہو تو اُس کی عیادت کرے، جب فوت ہو جائے تو اُس کے جنازے کے ساتھ جائے، اُس کی غیر حاضری میں اُسکی عزت و آبرو کی مدافعت کرے۔

Marfat.com

باب نمبر 14

ایک انسان کے دوسرے انسان پر حقوق

ایک اسلامی معاشرے میں ایک انسان کے دوسرے انسان کی طرف کچھ فرائض بھی ہیں اور دوسرے پر کچھ حقوق بھی ہیں جن کا تعلق انسان ہونے کے ناتے سے ہے اور جو خون، نسل، رنگ، قوم یا مذہب کے تعلق سے ہٹ کر ہیں۔ ان فرائض وحقوق کی وجہ یہ ہے کہ تمام انسانوں کو ایک ہی باپ اور ماں یعنی آدم وحوا سے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ نے آدم کا پتلا مٹی سے بنایا، اُس میں اپنی روح پھونکی اور اُسے ایک جیتا جاگتا انسان بنا دیا اور پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اُسے سجدہ کریں۔ آدم کو علم عطا کیا، اُسے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی اور اُسے زمین میں خلیفہ اور حکمران بنایا۔ آدم سے حوا کو تخلیق کیا اور پھر اُس جوڑے سے بے شمار مرد اور عورتیں پیدا کر کے دنیا میں بسا دیا۔ پھر مردوں اور عورتوں کے جوڑے بنا دیئے اور اس طرح انسانی نسل کی پیدائش و بقا کا انتظام فرما دیا۔ پس سب انسان ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں، آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ایک دوسرے پر یکساں حقوق رکھتے ہیں۔ اسی انسانی برادری اور اخوۃ پر دینِ اسلام کی متبرک کتاب قرآن مجید نے زور دیا ہے اور اسی بات کو پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ نے اپنی احادیث میں اجاگر کیا ہے۔ اب ہم قرآن کی چند آیات اور احادیث اس بنیادی حقیقت کی حمایت میں پیش کرتے ہیں۔

آیاتِ قرآن

درج ذیل آیات میں قرآن نے سب انسانوں کو ایک ہی انسانی جوڑے کی اولاد قرار دیا ہے اور اُنکو آدم کی اولاد کہہ کر مخاطب کیا ہے:۔

1- اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُس سے اُس کا جوڑا (یعنی حوا کو) بنایا، پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد اور عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے۔ اور اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر تم (آپس میں ایک دوسرے سے حقوق) مانگتے ہو اور قطع رحمی (یعنی انسانی رشتوں کو کاٹنے) سے بچو۔ بے شک اللہ تمہیں دیکھتا ہے۔ (النساء:1)

2- اے بنی آدم (آدم کی اولاد)! ہم نے تم پر لباس اتارا کہ تمہارا ستر ڈھانپے اور تمہیں زینت

Marfat.com

دے۔ تاہم جو پرہیز گاری کا لباس ہے وہ سب سے اچھا ہے......(الاعراف:26)

3- اے آدم کی اولاد! کہیں شیطان تمہیں بہکا نہ دے جس طرح اُس نے تمہارے ماں باپ (حوا اور آدم) کو بہکا کر جنت سے نکلوا دیا اور اُن سے اُن کے کپڑے اتروا دیئے تا کہ اُن کے ستر اُن کو کھول کر دکھا دے......(الاعراف:27)

4- اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ بے شک اللہ سب سے زیادہ جاننے والا اور خبر دار ہے۔(الحجرات:13)

احادیثِ نبویؐ

پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ نے 10 ھ میں اپنا آخری حج کیا جسے تاریخ میں حجتہ الوداع کہا جاتا ہے۔ نو (9) ذوالحج کو عرفات کے میدان میں محمدؐ نے ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کے جم غفیر کو مخاطب کرتے ہوئے ایک خطبہ دیا جو خطبہ حجتہ الوداع کہلاتا ہے۔ یہ خطبہ اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے اور بنیادی انسانی حقوق کا سب سے پہلا اور سب سے بہترین چارٹر ہے۔ اس میں نبیؐ نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے اور تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور نہ ہی عجمی کو عربی پر، نہ ہی کسی گورے کو کالے پر فضیلت حاصل ہے اور نہ ہی کسی کالے کو گورے پر۔ اگر کسی کو کسی پر فضیلت حاصل ہے تو وہ تقویٰ و پرہیز گاری کی بنا پر ہے یعنی افضل وہ ہے جو اخلاق و کردار میں سب سے اچھا ہے''۔

درج ذیل احادیث میں نبیؐ نے لوگوں کو ایک انسان کے دوسرے انسان پر حقوق سے آگاہ فرمایا ہے اور اُنہیں تاکید کی ہے کہ ان حقوق کو ہر صورت ادا کیا جائے۔

1- حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اُس شخص پر مہربانی نہیں کرے گا جو لوگوں پر مہربان نہیں (بخاری، مسلم)

2- حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جہاں تک رحم کرنے والوں کا تعلق ہے اللہ اُن پر مہربان ہے۔ لٰہذا جو لوگ دنیا میں ہیں تم اُن پر رحم کرو، پس آسمان والے تم پر رحم کریں گے۔(ابوداؤد، ترمذی)۔

Marfat.com

3- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے جنت میں ایک ایسے شخص کو گھومتے دیکھا جس نے راستے کے بیچ میں سے ایک درخت کو کاٹ دیا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا (لوگوں پر اس معمولی سے احسان کی وجہ سے اللہ نے اُسے جنت میں داخل کر دیا)۔ (مسلم)

4- حضرت جابرؓ سے روایت ہے: ایک جنازہ گذر رہا تھا۔ رسولؐ اللہ اُس کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ہم بھی اُن کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور سوال کیا: اے اللہ کے رسولؐ! یہ تو ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا: موت بے شک (ہر انسان کے لئے) خوفناک ہے۔ پس جب تم جنازہ دیکھو تو اُس کے لئے (احتراماً) کھڑے ہو جاؤ۔ (بخاری، مسلم)

5- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سوال کیا گیا: یا رسول اللہ! مشرکوں کے حق میں بددعا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے لوگوں پر لعنت بھیجنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ مجھے اُن کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (مسلم)

6- حضرت عبداللہؓ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: تمام مخلوق اللہ کا خاندان ہے۔ پس اللہ کی مخلوق میں محبوب ترین وہ شخص ہے جو اُس کے خاندان کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا ہے۔ (بیہقی)

7- حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ کا کوئی بندہ اللہ کے دوسرے بندے کے ساتھ محبت نہیں کرتا مگر وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عزت کرتا ہے۔ (احمد)

8- علی بن حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: دین کے بعد حکمت کا سب سے بڑا جزو یہ ہے کہ انسانوں کے ساتھ محبت کی جائے اور ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے خواہ وہ نیک ہو یا بد۔ (دار قطنی)

پس درج بالا آیات اور احادیث کی روشنی میں ایک انسان کو دوسرے انسانوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنا چاہیے، ان کی جان یا اُن کے مال یا اُن کی عزت کے درپے نہ ہونا چاہیے، ان کے ساتھ عزت واحترام اور مہربانی ومحبت سے پیش آنا چاہیے، اور بغیر وجہ اُن سے لڑائی جھگڑا نہ کرنا چاہیے، بلکہ اُن کے ساتھ امن سے رہنا چاہیے، اور اُن کی مدد کرنی چاہیے خاص طور پر قدرتی آفات یا مشکل حالات میں۔

Marfat.com

باب نمبر 15

خواتین کے حقوق

زمانہ قدیم اور قرون وسطیٰ کی چینی، ہندی، یونانی اور رومی تہذیبوں میں خواتین کو کوئی حقوق حاصل نہ تھے اور نہ ہی اُنہیں یہودیوں، عیسائیوں اور مشرک عربوں کے ہاں کوئی حقوق دیئے گئے تھے۔ ظہور اسلام سے پہلے عورت کی حالت ایک پالتو جانور، منقولہ جائیداد یا ایک معمولی شے سے ذرا بھی بہتر نہ تھی۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں اُسے زرخرید غلام یا گھریلو ملازم کی حیثیت حاصل تھی جس کا مقصد مرد کی جنسی خواہشات کو پورا کرنا، کھانا پکانا اور اُس کے بچوں کو جنم دینا اور پالنا تھا۔ اشیاء یا جائیداد کے ایک ٹکڑے کی طرح اُس کی خرید وفروخت کی جاتی اور اُسے تحفے یا وصیت میں کسی کو دے دیا جاتا یا ترکے میں ورثاء کے لئے چھوڑ دیا جاتا۔ شادی بیاہ، طلاق، جائیداد کی ملکیت، وراثت وغیرہ کے معاملات میں اُسے کوئی حقوق حاصل نہ تھے۔ کثیر الازواجی کا عام رواج تھا اور ایک مرد جتنی چاہتا عورتوں سے بغیر کسی قسم کی پابندی یا شرط کے شادی کر سکتا تھا۔ لڑکی کی پیدائش کو خاندان میں بدشگونی سمجھا جاتا اور مشرک عربوں میں تو یہ بھی رواج تھا کہ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاں عورت کو گناہ کی علامت سمجھا جاتا تھا کیونکہ اُن کی مذہبی کتاب میں لکھا تھا کہ انسانوں کے باپ آدم کی بیوی حوا جنت سے آدم کے انخلا کا باعث بنی۔ یونانی فلاسفر ایک عرصے تک اس بحث میں مشغول رہے کہ عورت انسان بھی ہے یا نہیں اور اُس میں مرد کی طرح روح بھی ہے یا اُس سے وہ محروم ہے۔ پس پیغمبرِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت عورت کی حالت قابل رحم حد تک خواری و رسوائی سے عبارت تھی۔

اسلام نے آ کر انسانوں کی زندگی میں ایک مذہبی، معاشرتی اور سیاسی انقلاب برپا کر دیا اور یکدم عورت کو ایک منقولہ جائیداد اور جانور سے بھی کمتر درجہ سے اٹھا کر انسان کے عظیم الشان درجہ پر فائز کر دیا، بلکہ زندگی کے اکثر شعبوں میں مرد کے برابر کر دیا۔ قرآن نے اس بات پر زور دیا کہ مرد اور عورت انسان ہیں، وہ ایک ہی مرد (آدم) اور ایک ہی عورت (حوا) کی اولاد ہیں اور اس ناتے سے وہ سب نوع انسانی کے ارکان ہیں اور برابر انسانی حقوق رکھتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی سب جاندار مخلوقات کے نر اور مادہ کی شکل میں جوڑے بنائے تا کہ وہ ایک دوسرے سے سکون حاصل کریں اور

Marfat.com

اُن کی نسل کی افزائش ہو۔ انسان بھی اللہ کی مخلوق ہیں اور اُنہیں بھی جوڑے بنایا گیا ہے یعنی مرد اور عورت۔ پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ نے 9 ذوالحج 10ھ کے دن اپنے معروف زمانہ خطبہ حجتہ الوداع میں صرف مردوں کو ہی نہیں بلکہ مردوں اور عورتوں دونوں کو خطاب کر کے فرمایا تھا: ''تم سب آدم کی اولاد ہو جسے مٹی سے پیدا کیا گیا۔ تم سب برابر ہو۔ تم میں کسی عربی کو عجمی پر یا عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت یا فوقیت حاصل نہیں، نہ کسی کالے کو گورے پر یا گورے کو کالے پر کوئی فوقیت ہے''۔

آیئے اب ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلام کے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں خواتین کو دیئے ہوئے حقوق وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔

حقوق بطور ماں

اسلامی معاشرے میں عورت کا بطور ماں کے مرتبہ بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔ وہ خاندان کے تمام افراد کے لئے محبت، عزت واحترام اور توجہ کا مرکز ہے۔ قرآن نے سورہ النساء کی آیت نمبر 36 اور سورہ الاسراء کی آیت نمبر 23 میں والدین (ماں باپ) کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اللہ کی عبادت کے بعد مگر انسانوں میں سب سے پہلے والدین کا ذکر کیا ہے۔ سورہ لقمٰن کی آیت نمبر 31 اور سورہ الاحقاف کی آیت نمبر 15 میں ماں باپ کا شکر ادا کرنے کی تاکید اور اُن کے لئے نیک اولاد کی دعا کا ذکر کرنے سے پہلے ماں کی خدمات کا ذکر خاص طور پر کیا گیا ہے کہ وہ کس طرح تکلیف پر تکلیف برداشت کر کے بچے کو پیٹ میں اٹھائے پھرتی ہے، پھر اُسے جنتی ہے اور پھر اُس کو اپنا دودھ پلا کر پرورش کرتی ہے۔ پس ان آیات میں اللہ کے حقوق کے بعد ماں باپ کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے اور ماں کی خدمات کو اجاگر کر کے باپ کے مقابلہ میں اُسے قدرے بہتر رتبہ دیا گیا ہے۔ نبیؐ نے بھی اپنی احادیث میں ماں باپ کی خدمت اور فرمانبرداری و اطاعت کو جنت حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا ہے اور اس معاملے میں ماں کے مرتبہ کو بہت اہمیت دی ہے۔ چند احادیث درج ذیل ہیں:۔

1) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! سب سے زیادہ کون لائق ہے جس کے ساتھ میں حسنِ سلوک کروں؟ نبیؐ نے فرمایا: تیری ماں۔ اُس نے عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا تیری ماں۔ اُس نے عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا تیری ماں۔ اُس نے عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ (بخاری، مسلم)۔ اس حدیث میں باپ کے مقابلہ میں ماں کے ساتھ

Marfat.com

حسن سلوک کو تین گنا فوقیت دی گئی ہے۔

2) حضرت معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ جاہمہ نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپؐ سے مشورہ کرنے آیا ہوں کہ میں جہاد کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں ہے۔ اُس نے کہا: ہاں، فرمایا: اُس کو لازم پکڑ (یعنی اُس کی خدمت کر) جنت اُس کے پاؤں کے پاس ہے۔ (احمد، نسائی، بیہقی)

3) حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ماں کی نافرمانی کرنا اور لڑکیوں کو زندہ گاڑنا تمہارے لئے حرام قرار دیا ہے...... (بخاری، مسلم)

4) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کس کی؟ فرمایا: جو اپنے ماں باپ دونوں کو یا دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے کی عمر میں پائے، پھر (اُن کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔ (مسلم)

5) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کیا تیری ماں ہے؟ اُس نے کہا نہیں۔ فرمایا: کیا تیری خالہ ہے؟ اُس نے کہا: ہاں۔ فرمایا اُس کے ساتھ نیک سلوک کر۔ (بخاری، مسلم)

پس قرآن وحدیث کی روشنی میں ماں کے حقوق کو مختصر طور پر یوں بیان کیا جاسکتا ہے:

1- ماں کے ساتھ حسن سلوک کرو، اس کا عزت واحترام کرو۔ اور اُس سے محبت کرو۔ ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ ماں کی خدمت کر کے اپنے لئے اس کی دعا حاصل کرو اور جنت کماؤ۔ حدیث میں ہے کہ باپ کے مقابلہ میں ماں اولاد کے حسن سلوک کی تین گناہ زیادہ مستحق ہے۔

2- اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کے فوت ہوجانے کے بعد اُس کے ترکے میں والدین کا حصہ رکھا ہے۔ اگر میت کی اولاد ہو تو ماں باپ میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہ ہو تو ماں کا حصہ ایک تہائی ہے۔

3- اگر ماں باپ بوڑھے ہوجائیں اور اُن کے پاس کوئی جائیداد یا ذریعہ آمدنی نہ ہو تو اُن کو نان نفقہ مہیا

Marfat.com

کرنا اسلامی شرعی قانون میں اولاد کا فرض ہے۔ اگر اولاد یہ فرض ادا نہیں کرتی تو وہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا کر یہ حق حاصل کر سکتے ہیں۔

نیز دیکھو باب نمبر 3 ''والدین کے حقوق''

حقوق بطور بیوی

قرآن میں ارشاد ہے کہ اللہ نے مرد اور عورت کا جوڑا بنایا (النساء:1) اور اُن میں (ایک دوسرے کے لئے) محبت اور رحم کے جذبات پیدا کر دیئے (الروم:21)۔ قرآن نے میاں بیوی میں قریبی تعلق کا اظہار جن الفاظ میں کیا ہے اس سے بہتر الفاظ ممکن نہیں۔ قرآن نے بیوی کو میاں کے لئے اور میاں کو بیوی کے لئے لباس قرار دیا ہے (البقرہ: 187) اور بیوی کو میاں کے لئے کھیتی کہا ہے (البقرہ:223)۔ اور مردوں کو اپنی عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور احسن طریقے سے رہنے کی تلقین کی ہے۔ نیز اُنہیں بتایا ہے کہ عورتوں کا حق مردوں پر ویسا ہی ہے جیسا دستور کے مطابق مردوں کا حق عورتوں پر ہے۔ (البقرہ:228)۔ مردوں کو تاکید کی ہے کہ عورتوں کو مہر خوشی سے ادا کریں (النساء:4) اور اُنہیں نان و نفقہ اپنی حیثیت کے مطابق مہیا کریں (البقرہ:233، الطلاق:6)۔ مرد کی وفات کے بعد اُس کے ترکے میں اُس کی بیوی کا حصہ رکھا گیا ہے (النساء:12)۔

پیغمبر اسلام نے اپنی درج ذیل احادیث میں مردوں کو عورتوں کے حقوق ادا کرنے، اُن کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور اُنہیں نان و نفقہ مہیا کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے:-

1) حکیم بن معاویہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ سے پوچھا گیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! ہم میں سے کسی کی بیوی کے اُس پر کیا حقوق ہیں؟ فرمایا: اُسے کھانا دو جب تم کھا چکو، اُسے کپڑا دو جب تم پہن چکو، اُسے کے چہرے پر نہ مارو، اُسے بدنام نہ کرو، نہ ہی گھر کے علاوہ اُسے کسی جگہ اکیلا چھوڑو (ابو داؤد، ابن ماجہ)۔

2) خطبہ حجتہ الوداع میں نبیؐ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے عورتوں پر حقوق ہیں جن کا پورا کرنا اُن کو لازم ہے اور عورتوں کے تم پر حقوق ہیں جن کا پورا کرنا تمہیں لازم ہے۔ تمہارے عورتوں پر یہ حقوق ہیں کہ وہ تمہارے بستر تمہارے علاوہ کسی کو پامال نہ کرنے دیں۔ تمہاری اجازت کے

Marfat.com

بغیر تمہارے گھروں میں کسی ایسے شخص کو داخل نہ ہونے دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ اگر وہ ایسا کریں تو اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے کہ تم اُن کو سمجھاؤ، انہیں بستروں میں اپنے سے الگ کر دو (اگر وہ نہ سمجھیں)، اور (اگر وہ پھر بھی نہ سمجھیں تو) اُنہیں مارو مگر ہلکا۔ اگر وہ باز آ جائیں اور تمہاری اطاعت کریں تو اُن سے اچھا سلوک کرو اور اُنہیں دستور کے مطابق کھانا کپڑا دو۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ عورتوں سے بہت اچھا سلوک کرو۔ وہ تمہارے گھروں میں قیدیوں کی طرح ہیں۔ تم نے اللہ کے نام پر اُن کو اپنی امانت میں لیا ہے اور اللہ کے کلام سے اُن کو اپنے اوپر حلال کیا ہے۔ میں تمہیں پھر حکم کرتا ہوں کہ عورتوں سے اچھا سلوک کرو اور اُن کے بارے میں خدا کا خوف کرو۔ (مسلم بروایت جابرؓ بن عبداللہ)

3) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں اچھا ہو اور تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہیں۔ (ترمذی)

4) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ مومن نے اللہ کے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز حاصل نہیں کی...... (ابن ماجہ)

5) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اگر ایک آدمی کی دو بیویاں ہیں اور وہ اُن کے معاملہ میں انصاف نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اُس کے دھڑ کا ایک حصہ لٹک رہا ہوگا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

پس قرآن وحدیث نے میاں پر بیوی کے درج ذیل حقوق مقرر کئے ہیں: (1) اُس کے ساتھ حسن سلوک کرو، محبت اور مہربانی سے پیش آؤ۔ (2) اُس کے جان و مال اور عزت کی حفاظت کرو۔ (3) اُسے اپنے مقدور کے مطابق نان ونفقہ مہیا کرو۔ (3) اُسے اپنے گھر میں رکھو جہاں خود رہتے ہو اور ایسے رکھو جیسے خود رہتے ہو۔ (4) اُسے اُس کا مقرر کیا ہوا حق مہر جلد سے جلد ادا کرو۔ (5) وراثت ں بیوی کا آٹھواں حصہ ہے اگر تمہاری اولاد ہے اور اگر اولاد نہیں ہے تو اُس کا حصہ چوتھا ہے۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھو باب نمبر 5 ''میاں بیوی کے حقوق''۔

Marfat.com

حقوق بطور بیٹی

ظہور اسلام سے پہلے زمانہ جہالت کے مشرک عرب اور اُس زمانے کی اکثر اقوام کے جاہل لوگ بیٹیوں کو اپنے لئے شرم کا باعث سمجھتے تھے اور وہ اُن سے جان چھڑانے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔ قرآن نے بیٹی کی پیدائش پر ایسے نادان اور جاہل لوگوں کی تصویر سورہ النحل کی آیات 57 سے 59 میں یوں کھینچی ہے: ''یہ لوگ اللہ کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں اگرچہ اُس کی ذات پاک ہے (کہ وہ اپنے لئے اولاد بنائے)، اور اپنے لئے وہ جو اُنہیں مرغوب ہیں (یعنی بیٹے)۔ مگر جب اُن میں سے کسی کو بیٹی کی (پیدائش) کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اُس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ سخت غمگین ہو جاتا ہے، اور وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اُس بری خبر کی وجہ سے جو اُسے سنائی گئی۔ (اور سوچتا ہے کہ) آیا ذلت کے باوجود لڑکی کو زندہ رہنے دے یا اُسے مٹی میں دبا دے۔ دیکھو کتنی بری بات ہے جس کا وہ فیصلہ کرتے ہیں''۔ پس ان جاہل معاشروں میں بیٹی کی پیدائش خاندان کے لئے بدشگونی اور عار سمجھی جاتی اور بعض قبائل میں بیٹیوں کو پیدائش کے بعد مار دینے یا زندہ دفن کر دینے کا عام رواج تھا۔ قرآن نے اس لعنت کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا اور قتل اولاد کو (جو عموماً بیٹی کا قتل تھا) حرام قرار دیا۔ ارشاد ہے: ''اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو، (اور یاد رکھو کہ) اُن کو ہم ہی رزق دینگے جیسے تمہیں رزق دیتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ اُن کا مار ڈالنا سخت گناہ (یعنی جرم) ہے'' (الاسراء:31)۔ بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے والے لوگوں کو قرآن نے روزِ قیامت کا نقشہ کھینچتے ہوئے یوں متنبہ کیا ہے: ''اور جب اُس لڑکی سے جو زندہ دفنا دی گئی پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر ماردی گئی؟ (سورہ التکویر:8-9)۔ یعنی روزِ قیامت اللہ تبارک و تعالیٰ بیٹی کے قاتل سے بات بھی نہیں کرے گا اور نہ ہی اُس کا کوئی عذر سنے گا، بلکہ لڑکی کے بیان پر ہی ایسے شخص کو سزا سنا دی جائے گی۔ آپ اس جرم کی سنگینی کا خود ہی اندازہ لگا لیں۔

قرآن نے سورہ النساء کی آیت نمبر 11 میں بیٹیوں کو بھی بیٹوں کے ساتھ وراثت میں حصہ دیا ہے۔ ایک بیٹی کا حصہ بیٹے کے حصے سے آدھا ہے۔ وارث اگر صرف ایک بیٹی ہی ہو تو وہ نصف ترکے کی مالک ہوگی اور دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو وہ دو تہائی ترکے میں برابر کی حصہ دار ہوں گی۔

نبیؐ نے اپنی احادیث میں بیٹیوں کے حقوق کی ادائیگی پر بڑا زور دیا ہے اور اُن کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور اُن کی صحیح تعلیم و تربیت کی سخت تاکید کی ہے اور بیٹوں کو اُن پر ترجیح دینے سے منع فرمایا

Marfat.com

ہے۔ چند احادیث درج ذیل ہیں:

1) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا: جس شخص کی بیٹی ہو اور وہ اُسے زندہ نہ گاڑے، اُس کو ذلیل وخوار نہ کرے اور اپنے لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دے، اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل کرے گا۔ (ابوداؤد)

2) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو شخص دو بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں قیامت کے دن وہ آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے، یہ کہہ کر اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔ (مسلم)

3) سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں تم کو آگاہ کروں کہ بہترین صدقہ کیا ہے؟ وہ تیرا اپنی بیٹی پر صدقہ کرنا ہے جو تیری طرف پھیری گئی ہے اور تیرے سوا کوئی (اس کے لئے) کمانے والا نہیں۔ (ابن ماجہ)

4) حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی کرنا اور لڑکیوں کو زندہ گاڑنا تمہارے لئے حرام قرار دیا ہے...... (بخاری، مسلم)

5) حضرت ابن عباسؓ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں نبیؐ نے تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرنے اور اُن پر شفقت کرنے والے کو جنت کا حقدار قرار دیا ہے۔ ایک آدمی کے پوچھنے پر آپ نے دو بیٹیوں یا بہنوں والے کو بھی جنت کا حق دار قرار دیا۔ (شرح السنہ)

پس قرآن وحدیث کی روشنی میں بیٹیوں کو جو حقوق دیئے گئے ہیں وہ مختصر طور پر یہ ہیں: (1) بیٹوں کی طرح بیٹی کی پیدائش پر بھی خوشیاں منائی جائیں اور اُس کا عقیقہ کیا جائے۔ (2) بیٹی کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ اُس کی گود میں مسلمانوں کی اگلی نسل پرورش پائے گی اور ایک تعلیم یافتہ ماں بچوں کی بہتر تربیت کرے گی۔ نبیؐ نے بیٹی کی اچھی تعلیم و تربیت کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی ہے۔ (3) بیٹی سے حسن سلوک کیا جائے، اُس کے ساتھ شفقت سے پیش آیا جائے۔ (4) بیٹے کو کسی معاملے میں بھی بیٹی پر ترجیح نہ دی جائے۔ (5) وراثت میں بیٹی کا شرعی حصہ اُسے ضرور دیا جائے۔ ہمارے جاگیر دار اور سرمایہ دار جو اپنی زمینوں، جاگیروں اور مکانوں میں بیٹیوں کو اُن کا حق نہیں دیتے یاد رکھیں کہ بیٹیوں کے ساتھ ناانصافی کر کے وہ اپنے لئے دوزخ کا ایندھن اکٹھا کرتے

Marfat.com

ہیں۔ (6) اگر بیٹی خاوند کی وفات یا اُس کے طلاق دینے کی وجہ سے آپ کے گھر لوٹ آتی ہے اور اُس کا ذریعہ معاش کوئی نہیں تو اس کے نان ونفقہ وغیرہ پر خرچ کرنا آپ کا فرض ہے اور آپ کے لئے یہ خرچ صدقہ ہے اور ثواب کا مستحق۔

حقوق بطور بہن

اگر کوئی شخص کلالہ کی حیثیت میں فوت ہو جائے یعنی نہ اُس کے ماں باپ زندہ ہوں اور نہ اُس کی وارث کوئی اولاد ہو، تو اُس کے ترکے کے وارث اُس کے بہن بھائی ہوں گے۔ اگر وارث صرف ایک بہن ہی ہے تو وہ نصف ترکہ کی حقدار ہوگی اور اگر دو یا اُس سے زیادہ بہنیں ہیں تو وہ دوتہائی ترکہ میں حصہ دار ہوں گی (قرآن سورہ النساء:176)۔ اگر باپ فوت ہو جائے اور بہنیں نابالغ یا غیر شادی شدہ ہوں اور باپ کے گھر میں ہوں تو اُن کی پرورش، تعلیم وتربیت اور شادی کرنے کی ذمہ داری بھائی پر ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین بیٹیوں یا اس کی مثل تین بہنوں کی پرورش کرے، ان کو ادب سکھائے اور اُن پر شفقت کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو بے پروا کر دے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت واجب کر دیتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر دو کی پرورش کرے۔ فرمایا: اگر دو کی پرورش کرے (پھر بھی)۔ صحابہ نے عرض کیا: اگر ایک ہو۔ فرمایا: اگر ایک بھی ہو۔ (شرح السنہ)

پس والدین کی وفات کی صورت میں چھوٹی اور غیر شادی شدہ بہنوں کے بھی وہی حقوق ہوں گے جو بیٹیوں کے ہیں اور ان حقوق کو بطریق احسن ادا کرنے والے بھائی کو وہی اجر وثواب یعنی جنت ملے گی جو بیٹیوں کے معاملہ میں والدین کے لئے ہے۔ بڑے بڑے جاگیردار اور سرمایہ دار اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو وراثت سے محروم کرنے کے لئے طرح طرح کے حربے اختیار کرتے ہیں یہاں تک کہ جاگیر کے بٹ جانے کے اندیشے سے اُن کی شادیاں نہیں کرتے یا اُن کی قرآن سے شادی کر دیتے ہیں۔ بیٹیوں اور بہنوں کی حق تلفی کرنے والے ان لوگوں کو یہ نہ بھولنا چاہیے کہ قیامت کے روز قادر کائنات اُنہیں بڑا دردناک عذاب دے گا اور اُن کے سر پر زمین کا وہ ٹکڑا رکھ کر اُنہیں دوزخ میں پھینک دے گا جس سے انہوں نے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو ناجائز طور پر محروم کیا ہوگا۔

Marfat.com

شادی کے معاملہ میں حقوق

والدین یا سرپرست پر شادی و نکاح کے معاملے میں ایک لڑکی کے ایسے ہی حقوق ہیں جیسے ایک لڑکے کے۔ سورہ النور کی آیت نمبر 32 میں ارشاد ہے: ''اور اُن کے نکاح کر دیا کرو جو مرد اور عورتیں تم میں مجرد (یعنی بے زوج) ہیں''۔ پس عورت کنواری ہو، طلاق یافتہ ہو یا بیوہ ہو اسلام اُسے شادی کرنے کا پورا حق دیتا ہے اور اُس کے والدین یا سرپرست یا ولی پر لازمی قرار دیتا ہے کہ اُس کی شادی کا بندوبست کرے۔ مگر اُس کی مرضی کے بغیر یا زبردستی اُس کی شادی نہیں کی جاسکتی۔ والد یا ولی کو اُس کی پسند پوچھنی چاہیے اور اگر وہ کسی شخص سے شادی کے معاملے میں ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے تو اس پر جبر نہیں کیا جائے گا۔ اگر باپ یا سرپرست ایک نابالغ لڑکی کی زبردستی کسی ناپسندیدہ یا غلط آدمی سے شادی کر دیتا ہے تو وہ بالغ ہو کر شادی کو فسخ کرانے کا حق رکھتی ہے۔ پس ایک عورت کو بھی اپنے جیون ساتھی کے انتخاب میں اتنا ہی حق حاصل ہے جتنا مرد کو اپنے لئے بیوی کے انتخاب میں حق حاصل ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: کسی بیوہ کا نکاح اس کے اذن (اجازت) کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری کا نکاح اس کے اذن کے بغیر نہ کیا جائے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول اس کا اذن کیونکر ہے۔ فرمایا اس کا خاموشی اختیار کرنا اُس کا اذن ہے (بخاری، مسلم)۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: کنواری کا نکاح کرتے وقت اس سے پوچھا جائے۔ اگر وہ خاموشی اختیار کرے تو یہی اُس کا اذن ہے۔ اگر اُس نے انکار کر دیا تو اس پر جبر نہیں۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

دنیا کے بعض مذاہب اور تہذیبیں طلاق یافتہ عورتوں اور بیوہ عورتوں کو دوسری شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے، بلکہ ہندو مذہب میں تو بیوہ ہو جانے والی عورت اپنے خاوند کی چتا میں جل کر مر جاتی تھی۔ تاہم اسلام نے ایک طلاق یافتہ اور بیوہ عورت کو نہ صرف دوبارہ شادی کر کے عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق دیا بلکہ اُسے کنواری کی نسبت اپنے لئے خاوند منتخب کرنے میں زیادہ آزادی دی۔ طلاق یافتہ عورت کے بارے میں قرآن فرماتا ہے: ''اور جب تم نے عورتوں کو طلاق دے دی اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو اُنہیں اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو جب وہ دستور کے مطابق آپس میں راضی ہو جائیں''۔ (البقرہ:232)

Marfat.com

بیوہ کے بارے میں قرآن میں ارشاد ہے: ''اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور اپنی بیویاں (بیوہ) چھوڑ جائیں تو چاہیے کہ وہ (بیوہ) عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن انتظار میں رکھیں۔ اور پھر جب وہ (اس) عدت کو پورا کرلیں اور اپنے بارے میں معروف طریقے پر (نکاح کا) معاملہ کرلیں تو تم پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں......'' (البقرہ: 234)

اسلام میں ماں باپ کی طرف سے لڑکی کو اُس کی شادی پر کوئی جہیز وغیرہ دینا ضروری نہیں۔ اس کے برعکس شادی کرنے والی عورت کا اپنے خاوند پر لازمی حق ہے کہ وہ اسے مہر یعنی تحفے یا معاوضے میں کوئی رقم یا چیز یا جائیداد دے۔ اسی طرح لڑکی کے گھر والوں پر لازمی نہیں کہ وہ دولہا اور اُس کے باراتیوں کی پرتکلف کھانے سے خاطر مدارت کریں۔ اس کے برعکس لڑکے کو اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اور اپنی بیوی کے خاندان والوں اور دوستوں کے لئے پرتکلف دعوت ولیمہ کرنی ہوگی۔

اسلام نے عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے شادی و نکاح کے معاملہ میں کچھ اصلاحات بھی کیں، مثلاً وٹہ سٹہ کی شادی کو منع کیا گیا خصوصاً اُس صورت میں جب مرد اس بات پر سمجھوتہ کرلیں کہ وہ بیویوں کو حق مہر نہیں دیں گے۔ اسی طرح عورتوں کو جوئے میں جیت کر یا مقابلہ میں جیت کر بیوی بنا لینا بھی سختی سے منع کر دیا گیا۔ اسی طرح شادی کی غرض سے عورت کی خرید و فروخت کرنا، یا طاقت کے زور سے اُسے بھگا کر لے جانا اور اُس سے شادی کر لینا بھی منع قرار پایا۔

مہر کے معاملہ میں حقوق

قرآن میں ارشاد ہے: ''اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشدلی سے ادا کرو۔ پھر اگر وہ خود اُن میں سے کچھ تمہیں چھوڑ دیں تو اُسے تم مزے سے کھا سکتے ہو'' (النساء: 4)۔ مسلمان مرد پر فرض ہے کہ جب وہ کسی عورت سے شادی کرے تو اُسے رقم کی شکل میں یا چیز یا جائیداد کی شکل میں تحفہ دے۔ اس لازمی تحفے کو اسلامی اصطلاح میں مہر یا حق مہر کہا جاتا ہے اور عورت کا اسلام میں یہ ایک منفرد حق ہے۔ اگر یہ نکاح نامہ میں نہ بھی لکھا گیا ہو تب بھی مہر دینا لازمی ہے۔

اگرچہ مہر دینا لازمی ہے، مگر قرآن یا حدیث نے اس کی مقدار مقرر نہیں کی۔ نہ ہی اس کی کم سے کم حد کا تعین کیا گیا ہے اور نہ ہی اس کی زیادہ سے زیادہ حد کا۔ نبیؐ کے زمانہ میں ایک صحابی کا لوہے کی

Marfat.com

انگوٹھی مہر میں دینے پر بھی نکاح ہوا، ایک صحابیؓ کا اپنی بیوی کو قرآن کی دو تین آیات سکھانے پر بھی نکاح ہوا، جبکہ امیر صحابیوں کے اپنی بیویوں کو مہر میں خطیر رقوم ادا کرنے پر نکاح ہوئے۔ روایات میں آیا ہے کہ ایک دفعہ مردوں کی شکایت پر حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں مہر کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر کرنے کی کوشش کی تو ایک قریشی عورت نے اُن کے خطبہ میں مداخلت کر کے ان کی توجہ سورہ النساء کی آیت نمبر 20 کی طرف دلائی جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ کرلو تو خواہ تم نے اُسے (مہر میں) ایک خزانہ بھی دے رکھا ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو......'' پس حق مہر عورت کی رضامندی دیکھ کر، مرد کی مالی استطاعت دیکھ کر اور عورت کے میکے میں دوسری عورتوں کے مقرر کئے جانے والے مہر کی مقدار کو مدنظر رکھ کر مقرر کیا جائے گا۔ ہمارے معاشرے میں شرعی مہر کا پایا جانے والا تصور سراسر غلط ہے۔

مرد کے لئے عورت سے حق مہر معاف کرانا جیسا کہ ہمارے ہاں اکثر ہوتا ہے بڑی غلط بات ہے اور اس کی مردانگی کی شان کے خلاف ہے۔ اور اس معاملے میں عورت پر دباؤ ڈالنا اور زیادہ غلط بات ہے۔ حق مہر فوراً ادا کرنا افضل ہے تاہم عورت کے طلب کرنے پر اس کی ادائیگی ضروری ہے۔ اگر بیوی کا حق مہر ادا کئے بغیر کوئی مر گیا تو اُس کے وارثوں پر اُس کے ترکہ میں سے اُسے ادا کرنا لازمی ہے۔

اگر عورت کو مباشرت کرنے سے پہلے طلاق دیدی جائے جب حق مہر مقرر کر دیا گیا ہو تو آدھا حق مہر دینا پڑے گا۔ اگر بیوی کو مباشرت کرنے سے پہلے طلاق دیدی جائے جب حق مہر مقرر نہ کیا گیا ہو تو اس صورت میں بھی خاوند اپنی استطاعت کے مطابق اُسے کچھ نہ کچھ دے گا۔

طلاق کے معاملہ میں حقوق

اسلام نے نکاح کا عقدہ مرد کے ہاتھ میں رکھا ہے اور طلاق دینے (یعنی شادی ختم کرنے) کا حق اُسی کو دیا ہے۔ ایک بالغ اور عاقل مسلمان مرد اپنی بیوی کو وجہ بتائے بغیر کسی وقت طلاق دے سکتا ہے۔ تاہم مرد کے ہاتھ میں دیا گیا طلاق کا یہ حق اتنا بھی آزاد اور آمرانہ نہیں جتنا یہ نظر آتا ہے یا جتنا اس کے خلاف پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ مرد کے اس حق پر بہت سی اخلاقی اور قانونی پابندیاں ہیں اور طلاق دینے کا طریقہ ایک طویل عرصے پر محیط ہے۔ اس عرصے میں صلح ہو سکتی ہے، رجوع ہو سکتا ہے، ثالث مفاہمت کرا سکتے ہیں۔ نیز حدیث میں ہے کہ حلال چیزوں میں اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندہ چیز

Marfat.com

طلاق ہے۔ جگہ کم ہونے کی وجہ سے ہم ان پابندیوں اور مشکلات پر یہاں بحث نہیں کر سکتے۔ تاہم اسلام نے جو طلاق کے معاملہ میں عورت کو حقوق دیئے ہیں وہ اختصار کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

عورت مرد سے خلع (خلاصی یا علیحدگی) جو ایک قسم کی طلاق ہے طلب کر سکتی ہے اور اس معاملے میں اُسے کوئی وجہ بتانے کی بھی ضرورت نہیں (سورہ البقرہ:229)۔ تاہم خلع حاصل کرنے کے لئے عورت کو معاوضہ دینا ہوگا جس کی مقدار فقہاء کے نزدیک مرد کے دیئے ہوئے حق مہر کے برابر یا اُس سے کم ہو سکتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں عورت اپنے خاوند کو اُس کا دیا ہوا حق مہر یا حق مہر کا کچھ حصہ واپس کرے گی اور اُس سے طلاق لے لے گی۔ نبیؐ کے پاس ایک عورت اپنے خاوند سے خلع لینے کے لئے حاضر ہوئی۔ آپؐ نے اُسے حکم دیا کہ وہ اپنے خاوند سے مہر میں لیا ہوا باغ واپس کر دے۔ جب اُس نے ایسا کر دیا تو آپؐ نے اُس کے خاوند کو حکم دیا کہ وہ فوراً طلاق دے دے۔

شادی کی شرائط طے کرتے وقت نکاح نامہ میں مرد عورت کو طلاق کا حق تفویض کر سکتا ہے یا عورت اپنے لئے یہ حق محفوظ کرنے کے لئے کچھ شرائط عائد کر سکتی ہے مثلاً یہ کہ مرد اگر دوسری شادی کر لے تو مجھے اُس کو طلاق دینا ہوگی یا یہ کہ اگر خاوند نان ونفقہ مہیا نہ کرے یا اُس کے ازدواجی حقوق ادا نہ کرے تو اُسے طلاق دینا ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ خاوند کی طویل عرصہ کے لئے قید یا غیر حاضری یا اُس کی اخلاقی بے راہ روی جیسے جوا بازی، شراب نوشی، غیر عورتوں سے ناجائز تعلقات وغیرہ بھی بیوی کو اُس سے طلاق حاصل کرنے کا جواز مہیا کرتی ہے۔

مرد کے طلاق کے معاملہ میں لامحدود اور من مانے اختیار کو بھاری حق مہر مقرر کر کے بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ مسلمان معاشرے میں عورتوں کے بھاری حق مہر مقرر کرانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ خاوند اگر اُنہیں طلاق دینا چاہیں تو اُن کے لئے مہر ادا کرنا خاصہ مشکل ہو۔

نفقہ کے بارے میں حقوق

عورت کو نان ونفقہ اور رہائش مہیا کرنا اور اُس کے ذاتی اور متفرق اخراجات برداشت کرنا مرد کی ذمہ داری ہے۔ اگر عورت بیوی ہے تو اُس کا خاوند اپنی استطاعت کے مطابق اُس کو روٹی کپڑا اور رہائش مہیا کرے گا اور اُس کے دوسرے اخراجات برداشت کرے گا۔ اگر وہ بیٹی ہے تو اُس کا باپ اُس کی پرورش اور تعلیم وتربیت کے اخراجات برداشت کرے گا اور اُس کی شادی پر خرچ کرے گا۔ اگر وہ بہن ہے

Marfat.com

اور غیر شادی شدہ ہے اور باپ فوت ہو گیا ہے تو اُس کا بھائی اُس کے اخراجات برداشت کرے گا اور اُس کی شادی کرے گا۔ اگر وہ ماں ہے اور اُس کا خاوند غریب ہے یا بوڑھا ہو گیا ہے یا فوت ہو گیا ہے تو اُس کا بیٹا اُس کو نان نفقہ فراہم کرے گا۔

خاوند کی کثیر الازواجی کی صورت میں بیویوں کے حقوق کا تحفظ

قرآن نے مرد کو ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دیتے وقت بیویوں کے حقوق کا تحفظ بھی خود ہی کیا ہے۔ ارشاد ہے: ''اور اگر تمہیں ڈر ہے کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں اُن میں سے دو یا تین یا چار سے نکاح کر لو۔ لیکن اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ اُن میں عدل نہیں کر سکو گے تو ایک عورت کافی ہے یا پھر (لونڈی) جو تمہارے دائیں ہاتھ کی ملکیت ہے۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ تم ناانصافی کرنے سے بچ سکو'' (النساء:3)۔ عدل سے مراد ہے کہ روٹی کپڑا اور رہائش مہیا کرنے کے معاملہ میں اور حسن سلوک کے معاملہ میں سب سے برابری کی جائے۔ کسی کو کسی دوسری پر ترجیح نہ دی جائے۔ بعض فقہاء عدل سے مراد پیار محبت میں بھی برابری یا یکساں سلوک لیتے ہیں جو ممکن نہیں۔ قرآن نے اس معاملہ میں محتاط رویہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد ہے: اور تم یہ ہرگز قدرت نہیں رکھتے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ (محبت کے معاملہ میں) عدل کر سکو خواہ تم کتنی ہی اس بات کی خواہش رکھو۔ لہٰذا تم مکمل طور پر ایک ہی بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتا ہوا چھوڑ دو (النساء:129)۔ نبیؐ نے اپنی ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ اگر ایک آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ اُن میں انصاف نہ کرے تو وہ قیامت کے دن ایسے آئے گا کہ اُس کا آدھا دھڑ لٹک رہا ہو گا۔ اگر خاوند کثیر الازواجی کی صورت میں بیویوں سے انصاف نہیں کرتا تو ظلم اور ناانصافی کا شکار ہونے والی بیوی یا بیویاں عدالت سے انصاف لے سکتی ہیں اور اس معاملے میں قرآن و احادیث کی ہدایات اپنی حمایت میں پیش کر سکتی ہیں۔ اس وجہ سے طلاق بھی لی جا سکتی ہے۔

وراثت کے معاملہ میں حقوق

قدیم زمانہ کی بہت سی اقوام اور زمانہ جہالت کے عربوں میں وراثت صرف مردوں کا حق تھا، بلکہ بعض معاشروں میں تو جاگیر اور غیر منقولہ جائیداد کا حقدار صرف بڑے بیٹے کو سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے

Marfat.com

پہلی دفعہ وراثت میں عورتوں کو بھی حصہ دار قرار دیا۔ قرآن نے سورہ النساء کی آیات نمبر 7، 11، 12 اور 176 میں باقاعدہ طور پر عورت کے بحیثیت بیوی، ماں، بیٹی اور بہن کے حصے مقرر کئے۔ اُن کی تفصیل ہم عورت کے بطور ماں، بیوی، بیٹی اور بہن کے حقوق بیان کرتے وقت دے چکے ہیں۔

تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام نے وراثت میں عورت کو اُس کی ہر حیثیت میں مرد کے مقابلے میں نصف حصہ دیا ہے۔ مثلاً بطور بیٹی کے اُس کا حصہ بیٹے کے مقابلے میں آدھا ہے، بطور بیوی اس کا حصہ خاوند کے مقابلہ میں آدھا ہے، بطور بہن اُسکا حصہ بھائی کے مقابلہ میں آدھا ہے۔ تاہم بطور ماں اُس کا حصہ اولاد کے ترکے میں باپ کے برابر ہے اگر اولاد کی اولاد بھی ہو۔ وراثت کے معاملہ میں عورت کے مرد کی نسبت کم حصے پر عصر حاضر کے نام نہاد دانشوروں نے خصوصاً غیر مسلموں نے بڑی تنقید کی ہے اور الزام عائد کیا ہے کہ اسلام عورت کو مرد کے مقابلہ میں کمتر سمجھتا ہے۔ حالانکہ یہ الزام بالکل غلط ہے۔ وراثت میں عورت کو کم حصہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام مرد کو خاندان کا کفیل قرار دیتا ہے اور عورت کے نان ونفقہ اور تمام اخراجات کا بوجھ مرد کے کندھوں پر ڈالتا ہے۔ بطور ماں، بیوی، بیٹی اور بہن عورت کے تمام اخراجات اُس کے خاوند، باپ، بھائی اور بیٹوں پر عائد ہوتے ہیں۔ اس لئے انصاف کا تقاضہ ہے کہ اُسے مرد کے مقابلہ میں کم حصہ دیا جائے۔

جائیداد کی ملکیت کے حقوق

اسلام وہ پہلا دین ہے جس نے عورت کو جائیداد کی ملکیت کا مکمل حق دیا ہے۔ جائیداد کی ملکیت کے معاملہ میں عورت کے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مرد کے۔ عورت مرد کی طرح مکمل آزادی کے ساتھ اپنی کمائی سے جائیداد حاصل کر سکتی ہے، اُس کی خرید وفروخت کر سکتی ہے، اُسے ورثے میں لے سکتی ہے، ورثے میں جانشینوں کے لئے چھوڑ سکتی ہے، تحفے میں دے سکتی ہے اور تحفے میں دے سکتی ہے، اُس کے بارے میں وصیت کر سکتی ہے۔ اس معاملے میں اُس کا خاوند، اُس کا باپ، اُس کا بیٹا یا اُس کا بھائی نہ مداخلت کر سکتا ہے، نہ وہ اُس کی اجازت کے بغیر اُس کی جائیداد کو بیچ سکتا ہے یا اپنے استعمال میں لا سکتا ہے۔ یہ حقوق جو اسلام نے عورت کو چودہ سو سال پہلے دیئے بعض ممالک میں آج بھی اُسے حاصل نہیں۔ انگلستان جیسے جمہوری اور ترقی یافتہ ملک نے عورت کو جائیداد کے معاملہ میں کچھ حقوق انیسویں

Marfat.com

صدی کے آخر میں دیئے اور کچھ بیسویں صدی کے آغاز میں۔ پہلے عورت اپنے باپ یا خاوند کی اجازت کے بغیر نہ جائیداد خرید سکتی تھی نہ بیچ سکتی تھی، بلکہ اُن کی اجازت سے اور اُن کے ذریعے ایسا کر سکتی تھی۔

گواہی

اسلام نے مرد کی طرح عورت کو بھی گواہی دینے کا حق دیا ہے۔ اُس کی گواہی لین دین، قرض اور خرید وفروخت وغیرہ کی دستاویزات پر بھی ثبت کی جاسکتی ہے اور مقدمات و تنازعات میں عدالت میں بھی پیش کی جاسکتی ہے۔ لین دین کے معاہدوں اور خرید وفروخت وغیرہ کی دستاویزات میں قرآن نے ایک مرد کی جگہ دو عورتوں کی گواہی ضروری قرار دی ہے۔ اس بنا پر اکثر غیر مسلم سکالرز نے قرآن پر سخت تنقید کی ہے کہ اُس نے گواہی کے معاملہ میں دو عورتوں کو ایک مرد کے برابر قرار دے کر عورت کی تذلیل و تضحیک کی ہے۔ قرآن پر یہ الزام بالکل لغو اور نامعقول ہے۔ گواہی کے معاملہ پر قرآن (سورہ البقرہ: آیت نمبر 282) میں ارشاد ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم آپس میں کسی مقررہ مدت تک قرض کا لین دین کرو تو اُسے لکھ لیا کرو............اور اپنے مردوں میں سے دو مردوں کی اس پر گواہی ٹھہرالو۔ پھر اگر دو مرد دستیاب نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم شہادت کے لئے پسند کرو گواہ بنالو تا کہ ان دونوں میں سے اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اُسے یاد کرا دے......'' قرآن کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ گواہی کے معاملے میں دو عورتیں ایک مرد کے برابر نہیں ہے۔ اصل میں گواہی ایک ہی عورت دے گی، دوسری اُسے یاد کرانے کے لئے موجود ہوگی۔ چونکہ عدالتوں کا ماحول پر ہجوم ہوتا ہے جس میں اکثریت مردوں کی ہوتی ہے، جج، وکیل، گواہ، مقدمے کے دیگر فریق مرد ہوتے ہیں لہٰذا گواہی دیتے وقت عورت کا جھجک اور ہچکچاہٹ محسوس کرنا اور گھبرا جانا ایک فطری بات ہے۔ پس دوسری عورت اُس کی اخلاقی مدد اور حوصلہ افزائی کے لئے ہوگی تا کہ اگر وہ بھول جائے تو اُسے یاد کرا دے۔ ان الجھے ہوئے تجارتی اور مالی معاملات کے علاوہ باقی سب معاملات میں خواہ وہ خاندانی ہو، یا دیوانی یا فوجداری ہوں، ان میں اسلام نے کوئی پابندی نہیں لگائی کہ عورت کی گواہی مرد کے مقابلے میں آدھی ہوگی۔ ایسے معاملات میں قاضی یا عدالت کی صوابدید ہے کہ وہ مرد کی گواہی کو زیادہ قابل اعتبار ٹھہرائے یا عورت کی گواہی کو۔ لعان کے معاملے میں جہاں میاں بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور اُس کے پاس چار گواہ نہ ہوں بیوی کی شہادت خاوند کے برابر ہے۔ نبیؐ نے ایک لڑکی کی شہادت پر جس کا سر ایک

Marfat.com

یہودی نے دو پتھروں کے درمیان کچل دیا تھا یہودی کو سزائے موت دی۔اسی طرح نبیؐ نے ایک عورت کی شہادت پر جسے زنا بالجبر کا نشانہ بنایا گیا زنا کرنے والے کو زنا کی سزا دی۔عورتوں سے متعلقہ معاملات جیسے حیض کی مدت، بچے کی پیدائش، بچے کی رضاعت وغیرہ میں عورت کی ماہرانہ شہادت مرد کے مقابلے میں زیادہ وزنی اور اہم سمجھی جاتی ہے۔

تعلیم

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر لازم ہے۔لہٰذا علم حاصل کرنا ایک لڑکی کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا لڑکے کا۔ پس والدین کو تعلیم کے معاملہ میں بیٹے اور بیٹی میں کوئی فرق نہ کرنا چاہیے۔وہ لڑکی کی تعلیم پر بھی اتنا ہی خرچ کریں جتنا لڑکے کی تعلیم پر اور لڑکی کو بھی تعلیم کے اتنے ہی مواقع مہیا کرے جتنے لڑکے کو مواقع دیں۔ بلکہ ایک حدیث میں نبیؐ نے تین بیٹیوں یا دو بیٹیوں (یا ایک بیٹی) کی اچھی تعلیم و تربیت کرنے، آداب سکھانے اور اُن پر (یا اُس پر) شفقت کرنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے اور اپنے اتنا قریب بتایا ہے جیسے دو انگلیاں۔حکومت اور والدین کو چاہیے کہ لڑکیوں کی تعلیم پر لڑکوں کی تعلیم کی نسبت زیادہ توجہ دیں۔ایک معروف ضرب المثل ہے کہ اگر آپ ایک لڑکے کو تعلیم دیتے ہیں تو آپ فقط ایک فرد کو تعلیم دیتے ہیں، لیکن اگر آپ ایک لڑکی کو تعلیم دیتے ہیں تو آپ پوری قوم کو تعلیم دیتے ہیں کیونکہ وہ کل ماں بنے گی اور آپ کی اگلی نسل کی تربیت کرے گی۔پس لڑکیوں کے لئے معیاری سکول اور تعلیمی ادارے الگ قائم کیے جائیں جہاں اُنہیں دینی تعلیم کے ساتھ اچھے اخلاق و آداب سکھائے جائیں اور گھریلو امور کی تعلیم پر خاص زور دیا جائے۔

جہاد

اگرچہ اسلام کی سربلندی، مسلمانوں کے جان و مال کے تحفظ اور اسلامی ریاست کے دفاع کے لئے اللہ کی راہ میں جہاد یعنی قتال کرنا عام طور پر مردوں کا فرض سمجھا جاتا ہے، تاہم یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں کہ قرآن و حدیث نے عورت کو جہاد میں حصہ لینے سے منع نہیں فرمایا۔سورہ الفتح کی آیت نمبر 17 میں قرآن نے جہاد میں شرکت سے مستثنیٰ لوگوں کی فہرست دی ہے جس میں لنگڑے، اندھے اور بیمار کو شامل کیا گیا ہے مگر عورت کو شامل نہیں کیا گیا۔ام عطیہ، ام سلیم، حضرت عائشہ اور انصار کی بعض

Marfat.com

عورتیں نبیؐ کے ساتھ بعض غزوات میں شریک ہوئیں۔ وہ کھانا تیار کرتی تھیں، پینے کے لئے پانی لاتی تھیں، سامان کی حفاظت کرتی تھیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور بیماروں کی خدمت کرتی تھیں۔ غزوہ احزاب میں نبیؐ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ نے ایک یہودی کو مار کر اُس کا سر یہودیوں کے کیمپ میں پھینک دیا۔ غزوہ حنین میں ام سلیم نے ایک کافر کو خنجر سے مار دیا۔ پس عورتیں جہاد میں حصہ لے سکتی ہیں۔ اور وہ مجاہدوں کے لئے کھانا تیار کرنے، اُن کے سامان کی حفاظت کرنے، زخمیوں اور بیماروں کی خدمت کرنے وغیرہ کے امور سرانجام دے سکتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بوقت ضرورت ہتھیار اٹھا کر جنگ میں عملی حصہ بھی لے سکتی ہیں۔

کسب معاش

خاندان کے لئے معاش کمانا بنیادی طور پر ایک مرد کا فرض ہے۔ اسلام یہ مرد کی ڈیوٹی لگاتا ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور خاندان کے افراد کے لئے کسبِ معاش کرے اور انہیں روٹی، کپڑا مکان مہیا کرے اور اُن کی صحت اور بچوں کی تعلیم وغیرہ کے اخراجات پورے کرے۔ تاہم ایسے حالات میں جہاں مرد کی آمدنی کم ہو یا کوئی کمانے والا مرد نہ ہو یا وہ بیمار اور بوڑھا یا معذور ہو تو اسلام نے عورت کو بھی اجازت دی ہے کہ وہ کسب معاش میں ہاتھ بٹائے یا کسب معاش کرے۔ قرآن میں ارشاد ہے:
''مردوں کا اُس میں حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، عورتوں کا اُس میں حصہ ہے جو انہوں نے کمایا......''
(النساء:32)۔ یہاں کمانے سے مراد نیک اعمال بھی ہو سکتے ہیں اور دنیاوی مال ومتاع بھی۔ قرآن (سورہ القصص: آیت نمبر 23) میں ہمیں بتاتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی مدین کے کنوئیں پر حضرت شعیبؑ کی دو بیٹیوں سے ملاقات ہوئی جو اپنے باپ کے ضعیف ہونے کی بناء پر مویشیوں کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔ احادیث میں ہے کہ نبیؐ نے بعض حالات میں خواتین کو کام کرنے اور اپنے خاندان کے لئے رزق حلال کمانے کی اجازت دی۔ صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے کہ نبیؐ نے ایک عورت کو (جو بیوہ ہوگئی تھی یا جسے طلاق ہوگئی تھی) اجازت دی کہ وہ اپنے باغ میں جاسکتی ہے تاکہ وہ پھلوں کو توڑے اور اُنہیں بیچنے کا بندوبست کرسکے اور شاید کہ وہ صدقہ دے۔ اسی طرح نبیؐ نے اُم عطیہ کو اجازت دی کہ وہ جہاد میں مجاہدوں کے لئے کھانا پکانے اور زخمیوں کی مرہم پٹی وغیرہ کے سلسلے میں خدمات سرانجام دے۔ ایسی خدمات کے عوض خواتین کو مال غنیمت میں سے ادائیگی کی جاتی تھی۔ اُم المومنین حضرت خدیجہؓ کے

Marfat.com

بارے میں ہم جانتے ہیں کہ اُن کا وسیع کاروبار تھا اور وہ قریش کی متمول ترین خاتون تھیں۔ اُم المومنین حضرت سودہؓ جانوروں کی کھال کی دباغت کرنے میں ماہر تھیں اور وہ اس ذریعہ سے معقول آمدنی کمالیتی تھیں۔ عبداللہؓ بن مسعود زیادہ تر مذہبی امور میں مصروف رہتے تھے۔ پس اُن کی بیوی اپنی کاریگری میں مہارت سے خاندان کے لئے معاش کمایا کرتی تھیں۔ قائلہ نامی ایک خاتون تجارت سے روزی کماتی تھیں، اسی طرح آسماء بنت مخرامہ اپنے بیٹے سے جو یمن میں تھا خوشبوئیں درآمد کر کے مدینہ میں بیچا کرتی تھیں۔

پس عورت کو (مرد کی طرح) رزق حلال کمانے کی اسلام اجازت دیتا ہے۔ ایسا کرنے کے لئے وہ ملازمت کرسکتی ہے، وہ تجارت کرسکتی ہے، اور وہ معلّمہ، لیڈی ڈاکٹر، نرس وغیرہ کا پیشہ اختیار کرسکتی ہے۔ پردہ کر کے گھر سے نکلے، بے حیائی سے بچے اور کوشش کرے کہ ایسے دفتر یا ادارے میں کام کرے جہاں پر عورتیں ہوں یا زیادہ تر عورتیں ہوں۔

معاشرتی وسیاسی زندگی

قرآن نے سورہ التوبہ کی آیت نمبر 71 میں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایک دوسرے کا رفیق اور مددگار قرار دیا ہے اور اُنہیں حکم دینے والے اور برائی سے منع کرنے والا بتایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ وہ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ سورہ الشوریٰ کی آیت نمبر 38 میں مومنین کی (جن میں مسلمان مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں) یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے اجتماعی اور آپس کے معاملات (یعنی معاشرتی وسیاسی امور) باہمی مشورہ سے طے کرتے ہیں۔ پس نبیؐ اور خلفائے راشدین کے دور میں عورتیں نمازیں پڑھنے خاص طور پر جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے لئے مسجد جاتی تھیں۔ اہم اور متعلقہ اجتماعی امور میں نبیؐ اپنی ازواج مطہرات سے مشورہ کر لیا کرتے تھے جیسا کہ تاریخ میں ہے کہ 6ھ میں جب صلح نامہ حدیبیہ پر دستخط ہو گئے (جس کی رو سے مسلمان اُس سال عمرہ کے لئے مکہ نہ جا سکتے تھے) تو نبیؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنی قربانیاں حدیبیہ میں ہی کر دیں اور بال کٹوا کر اپنے احرام کھول دیں، مگر صلح نامہ کی شرائط پر سخت مایوس ہونے کے سبب انہوں نے ہچکچاہٹ دکھائی۔ ان حالات میں آپؐ کی زوجہ محترمہ حضرت اُم سلمٰی نے آپؐ کو مشورہ دیا کہ آپؐ خود اپنی قربانی کر کے بال کٹوائیں اور احرام کھول دیں تو صحابہؓ آپؐ کی پیروی کریں گے۔ پس یہ تجویز فوراً

Marfat.com

کامیاب ہوئی۔ نبیؐ کی وفات کے بعد خلفائے راشدین امہات المومنین اور دوسری دانشور عورتوں سے اہم امور میں مشورہ کیا کرتے تھے۔ شادی غمی کی تقریبات اور مذہبی تہواروں میں عورتیں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ نبیؐ اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں عورتیں جہاد میں بھی (جو خالصاً مردوں کا کام سمجھا جاتا ہے) حصہ لے سکتی تھیں۔ خاص طور پر مجاہدوں کے لئے کھانا تیار کرنا، زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا، پانی پلانا، وغیرہ جیسے امور عورتوں کے سپرد کیے جاتے تھے۔

پس قرآن وسنت کی روشنی میں اکثر مسلمان اسکالرز کی رائے ہے کہ آج بھی عورتیں حجاب اور شرم وحیا کو قائم رکھنے کی پابندی کے ساتھ نمازوں (خاص طور پر جمعہ کی نماز اور عیدین کی نمازوں) کے لئے مسجد جا سکتی ہیں، مذہبی اور سماجی تقریبات میں حصہ لے سکتی ہیں، تعلیمی اداروں میں جا کر تعلیم حاصل کر سکتی ہیں اور سیاست میں نہ صرف ووٹ کا حق استعمال کر سکتی ہیں بلکہ سیاسی مناصب کے لئے الیکشن میں حصہ لے سکتی ہیں۔

پردہ یا حجاب

یوں تو اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو اپنی عصمت وعزت کی حفاظت کرنے، اپنی ستر پوشی کرنے اور اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے، تاہم عورت کے معاملہ میں یہ پابندیاں ذرا زیادہ اور سخت ہیں۔ قرآن میں ارشاد ہے: (اے نبی) مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ بات اُن کے لئے بڑی پاکیزگی کی ہے۔ بے شک اللہ ان باتوں سے باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت (یعنی بناؤ سنگھار) ظاہر نہ کریں سوا اُس کے جو خود ظاہر ہو اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیاں (یعنی چادریں وغیرہ) ڈالے رکھا کریں اور اپنی زینت کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں سوائے اپنے شوہروں یا اپنے باپوں یا اپنے شوہروں کے باپوں کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی عورتوں کے یا اپنے لونڈی غلاموں کے یا ان خادموں کے جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے یا اُن لڑکوں کے جو ابھی عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہیں۔ اور زمین پر اپنے پاؤں مار کر اس طرح نہ چلیں کہ اُن کی چھپائی ہوئی زینت ظاہر ہو جائے...... (النور: 30-31)۔ پس مرد تو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت (یعنی ستر پوشی) کریں گے اور اپنی نگاہیں نیچی

Marfat.com

رکھیں گے، جبکہ عورتیں ان دونوں پابندیوں کے علاوہ اپنی زینت (یا بناؤ سنگھار) کی حفاظت اپنے شوہروں اور محرم مردوں کے علاوہ سب سے کریں گی اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیاں یا چادریں ڈالے رکھیں گی اور زمین پر پاؤں مار کر نہ چلیں گی کہ کہیں اُن کی چھپائی ہوئی زینت ظاہر نہ ہوجائے۔

نبیؐ نے مرد کے لئے ستر (یعنی جسم کا چھپائے جانے والا حصہ) ناف سے گھٹنے تک مقرر کیا ہے جبکہ عورت کا ستر اُس کا پورا جسم ہے سوائے چہرے اور ہاتھوں کے۔ دوسرے الفاظ میں مرد جب عورتوں کے سامنے آئیں گے تو وہ نگاہیں نیچی رکھیں گے اور اپنے جسم کو مناسب لباس سے (خاص طور پر اپنی ناف سے گھٹنے تک کے حصہ کو) ڈھانپے رکھیں گے۔ اور عورتیں مردوں کی موجودگی میں نگاہیں نیچی رکھیں گی اور اپنے پورے جسم کو ماسوا چہرہ اور ہاتھوں کے مناسب لباس سے ڈھانپے رکھیں گی اور اپنے بناؤ سنگھار کو بھی سوائے محرم مردوں کے سب سے چھپائے رکھیں گی۔

مزید برآں عورتوں پر یہ پابندی بھی لگائی گئی ہے کہ وہ جب گھروں سے باہر نکلیں تو اپنے اوپر چادریں لٹکا لیا کریں یعنی اپنے سر اور گردن کو چادر سے ڈھانپ لیں۔ قرآن میں ارشاد ہے: اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (جب وہ گھر سے باہر نکلا کریں تو) اپنے اوپر چادریں لٹکا لیا کریں۔ یہ بڑا مناسب طریقہ ہے تا کہ وہ پہچان لی جائیں (کہ وہ مومن عورتیں ہیں) اور اُنہیں ستایا نہ جائے۔ اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے (الاحزاب:59)۔ اس چادر کو لٹکانے کے حکم کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ بدکردار، غنڈے اور عورتوں کو تنگ کرنے والے بدقماش لوگ مسلمان عورتوں کو تنگ نہ کریں اور حجاب کی بنا پر پہچان لیں کہ وہ شریف عورتیں ہیں۔ البتہ اس پابندی کو قرآن نے بوڑھی عورتوں کے معاملہ میں نرم کر دیا ہے۔ ارشاد ہے: اور وہ عورتیں جو جوانی گذار بیٹھی ہوں اور جو نکاح کرنے کی آرزو بھی نہیں رکھتیں، اُن پر کچھ گناہ نہیں اگر وہ اپنے پردہ کو اتار کر رکھ دیں بشرطیکہ وہ اپنے بناؤ سنگھار کی نمائش نہ کریں۔ اور اگر وہ بے پردگی سے بچیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے...... (النور:60)۔

نبیؐ نے بھی اپنی درج ذیل احادیث میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے اور ستر پوشی کرنے کی ہدایت کی ہے اور عورتوں کو خاص طور پر حکم دیا ہے کہ وہ پردے کا خیال رکھیں، باریک کپڑے جن میں سے جسم نظر آئے نہ پہنیں اور اپنے جسم کو پوری طرح ڈھانپیں سوائے چہرے اور ہاتھوں کے۔ (1) بہز بن حکیم سے روایت ہے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا

Marfat.com

سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو سوا اپنی بیوی اور لونڈی سے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ جس وقت آدمی اکیلا ہو۔ فرمایا اللہ زیادہ لائق ہے کہ اس سے حیا کی جائے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ (2) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اُن کی بہن حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ رسولؐ اللہ کے سامنے آئیں اور وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ حضورؐ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا: اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو جائز نہیں کہ منہ اور ہاتھ کے سوا اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آئے (ابوداؤد)۔ (3) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ہم (حجتہ الوداع میں) اللہ کے رسولؐ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھے اور ہمارے قریب سے قافلے گزرتے رہتے تھے۔ پس جب کوئی قافلہ گزرتا تو ہم میں سے ہر کوئی اپنی چادر کو سر پر تان لیتی اور ہم سب اپنے چہروں کو ڈھانپ لیتے۔ پھر جب قافلہ گزر جاتا تو ہم اپنے چہرے کھول لیتے (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ (4) حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ہمیں حکم دیا کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے روز ہم چھوٹی بچیوں، جوان گھونگھٹ والیوں اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ لے کر جائیں۔ البتہ حائضہ عورتیں نماز سے الگ رہیں مگر مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! بعض عورتیں ایسی بھی ہیں جن کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ فرمایا: جس عورت کے پاس چادر نہ ہو، اس کی بہن کو چاہیے کہ اُسے اپنی چادر میں لے لے (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)۔ (5) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: عورت ستر (یعنی چھپائے جانے والی چیز) کے مانند ہے۔ جب وہ (بغیر مناسب لباس پہنے) گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اپنی نگاہیں اُس پر ڈالتا ہے (ترمذی)۔ (6) اُم سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ وہ اور میمونہؓ نبیؐ کے پاس بیٹھی تھیں جب ابن اُم مکتوم اُن کے پاس آئے۔ نبیؐ نے (ہمیں) حکم دیا کہ ہم حجاب کریں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ اندھا نہیں جو ہمیں دیکھ نہیں سکتا؟ اس پر نبیؐ نے فرمایا: کیا تم اندھی ہو اور اُسے دیکھتی نہیں؟ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)۔

مندرجہ بالا آیات قرآن اور احادیث نبوی سے ظاہر ہے کہ عصمت کی حفاظت کے معاملے میں مردوں کے مقابلے میں عورتوں پر کچھ زیادہ پابندیاں عائد کی گئی ہیں مثلاً یہ کہ وہ اپنی زینت یعنی زیبائش و آرائش اور بناؤ سنگھار وغیرہ کی حفاظت کریں اور اُسے ظاہر نہ ہونے دیں سوائے اُس کے جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زینت سوائے اپنے شوہروں یا محرم مردوں کے کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں۔ نیز یہ کہ وہ اپنے اوپر چادر لٹکا لیں۔ چادریں لٹکانے والے حکم کو ہی جو سورہ

Marfat.com

الاحزاب کی آیت نمبر 59 میں دیا گیا ہے پردہ یا حجاب یا نقاب یا سکارف کہا جاتا ہے۔اس حکم کی تفسیر و تشریح کے بارے میں علماء وفقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔بعض کہتے ہیں کہ چادر یا دوپٹہ سے سر اور گردن ڈھانپنا اور اُسے سینے اور کندھوں پر ڈال لینا کافی ہے،جبکہ چہرہ اور ہاتھ کھلے رکھے جاسکتے ہیں۔ تاہم اکثریت کی رائے ہے کہ چادر یا دوپٹے سے سر اور گردن کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی ڈھانپا جائے اور ہاتھوں کو بھی چھپایا جائے،البتہ ایک آنکھ یا دونوں آنکھیں دیکھنے کے لئے کھلی رکھی جاسکتی ہیں۔

خواتین کو دیئے گئے حقوق پر تنقید اور اُس کی اصل حقیقت

مندرجہ بالا پیروں میں ہم اسلام میں دیئے گئے خواتین کے حقوق میں سے چند اہم ترین کو اختصار کے ساتھ پیش کر چکے ہیں۔ان حقوق پر غیر مسلم دانشوروں خصوصاً مغربی ممالک سے تعلق رکھنے والے یہود و نصاریٰ کے اہل علم نے سخت تنقید کی ہے اور طرح طرح کے اعتراضات اٹھائے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم ان کے اعتراضات کے جواب میں اُن کے مذاہب یا تمدن میں دیئے گئے خواتین کے حقوق پر تنقید کریں، ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اُن کے اعتراضات کا جواب دیا جائے اور ان کی اصل حقیقت سے پردہ اٹھایا جائے۔

1- عورت کی گواہی کا معاملہ: ناقدین کہتے ہیں کہ گواہی کے معاملہ میں اسلام نے عورت کے ساتھ تعصب برتا ہے اور دو عورتوں کو ایک مرد کے برابر قرار دیا ہے یعنی عورت کی گواہی مرد سے آدھی ہے۔اس اعتراض کا جواب ہم وضاحت کے ساتھ عورت کی گواہی پر لکھتے وقت اوپر دے چکے ہیں۔

2- عورت کا وراثت میں حصہ: قرآن نے وراثت کے معاملہ میں عورت کا حصہ عام طور پر مرد کے مقابلہ میں آدھا رکھا ہے۔اس پر بھی ناقدین کی طرف سے سخت اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام عورت کے ساتھ امتیازی سلوک کرتا ہے۔اس اعتراض کا جواب بھی ہم وراثت کے معاملہ میں عورت کے حقوق پر بحث کرتے وقت دے چکے ہیں۔

3- مرد کو چار شادیوں کی اجازت کیوں؟ قرآن نے سورہ النساء کی آیت نمبر 3 میں مرد کو چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے۔یعنی ایک ہی وقت میں مرد چار تک بیویاں رکھ سکتا ہے۔اس کو انگریزی زبان میں Polygamy اور اردو زبان میں کثیر الازدواجی یا کثیر الازواجی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

اس اجازت پر بھی مخالفین نے اسلام پر بڑے سخت اعتراضات اٹھائے ہیں اور کہا ہے کہ ایسا کر کے اسلام نے عورت کی تذلیل کی ہے اور اُسے ایک مرد کے چوتھے حصے کے برابر کر دیا ہے۔ تاہم یہ اعتراض درج ذیل وجوہ کی بنا پر بالکل فضول اور بے وزن ہے: (1) قرآن نے درحقیقت زمانہ قبل از اسلام میں رائج لامحدود کثیر الازواجی کو (جس میں مرد جتنی چاہے عورتوں سے شادی کر سکتا تھا) چار تک محدود کر دیا ہے۔ (2) کثیر الازواجی کی مرد کو محض اجازت ہے یہ حکم نہیں۔ زیادہ شادیاں کرنا مستحب بھی نہیں سمجھا گیا یعنی قابلِ تعریف بھی نہیں، بلکہ صرف مباح یعنی جائز ہے۔ (3) ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت کو عدل کے ساتھ مشروط کر کے کثیر الازواجی کو بہت مشکل بنا دیا گیا ہے۔ چونکہ عدل کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، لہٰذا کہا گیا ہے کہ اگر عدل نہ کر سکو تو ایک ہی شادی بہتر ہے۔ (4) چونکہ یہ اجازت یتیموں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں دی گئی ہیں، اس لئے بعض علماء وفقہاء کی رائے ہے کہ ایک کے بعد دوسری شادیاں بیوہ عورتوں سے کی جائیں خاص طور پر اُن سے جن کے ساتھ یتیم بچے ہوں تاکہ یتیموں کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔ نبیؐ کی ایک زوجہ محترمہ کے علاوہ جو کنواری تھیں باقی سب ازواج مطہرات بیوہ یا طلاق یافتہ خواتین تھیں۔ (5) بعض اوقات خصوصاً جنگ میں جب بہت سے آدمی مارے جاتے ہیں اور عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہو جاتی ہے تو کثیر الازواجی ایک سماجی ضرورت بن جاتی ہے۔ اگر یہ اجازت نہ ہو تو بے شمار عورتیں قحبہ خانوں کے علاوہ کہیں ٹھکانہ نہ پائیں۔ (6) اگر بیوی بانجھ یا بیمار ہو اور اُس کے کوئی اولاد نہ ہو تو مرد کو اولاد حاصل کرنے کے لئے دوسری شادی کی اجازت ہونی چاہیے۔ اگر اجازت نہ ہو تو وہ پہلی بیمار اور معذور بیوی کو طلاق دے گا۔ کیا اس سے بہتر نہیں کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو بھی رکھے اور اُسے دوسری شادی کرنے کی اجازت بھی؟ (7) کچھ مرد فطرتاً ایسے ہوتے ہیں کہ ایک بیوی بوجوہ فطری مجبوریوں کے (مثلاً ماہواری، حمل، نفوس وغیرہ) اُنکی جنسی حاجات پوری نہیں کر سکتی۔ اگر اُنہیں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت نہ ہو تو وہ جنسی بدامنی پھیلائیں گے اور معاشرے میں قحبہ خانوں کو جنم دینے کا سبب بنیں گے۔ لہٰذا کثیر الازواجی کی اجازت دے کر قحبہ گری یا رنڈی بازی پر قابو پایا جا سکتا ہے جو معاشرے میں اخلاقی بے راہ روی کے علاوہ کئی قسم کی جنسی وجسمانی اور ذہنی ونفسیاتی بیماریاں پھیلاتی ہے۔ (8) مرد کو دوسری شادی کی اجازت دے کر اسلام نے پہلی بیوی کے حقوق کا تحفظ بھی کیا ہے مثلاً وہ اپنے لئے عدل مانگ سکتی ہے۔ اگر مرد ایسا نہیں کرتا تو اُس سے خلع یا طلاق حاصل کر سکتی ہے۔

Marfat.com

پس درج بالا وجوہ کی بنا پر اسلام کی دی ہوئی ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت کوئی برائی نہیں۔ بلکہ یہ اکثر حالات میں ایک سماجی ضرورت اور نعمت ہے۔

4- مرد کیلئے چار بیویاں، عورت کو ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت کیوں نہیں؟ عصر حاضر کی بعض ماڈرن خواتین یہ سوال اٹھاتی ہیں کہ اگر اسلام مرد کو ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کا حق دیتا ہے تو عورت کو ایک سے زیادہ مردوں سے شادی کرنے کا حق کیوں نہیں دیتا؟ بلا شبہ یہ سچ ہے کہ قرآن نے سورہ النساء کی آیت نمبر 3 میں ایک مسلمان مرد کو ایک سے زیادہ (چار تک) عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت دی ہے، مگر اسی سورہ (النساء) کی آیت نمبر 24 میں شوہر والی عورت کو مرد کے لئے حرام قرار دے کر عورت کو ایک سے زیادہ خاوند رکھنے کو بالواسطہ منع کر دیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں مرد کے لئے شوہر والی عورت کو حرام قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ شوہر والی عورت اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے مرد سے شادی نہیں کر سکتی کیونکہ وہ اُس مرد کے لئے حرام ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرد کو تو چار عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت ہے، مگر عورت کو ایک شادی کرنے کے بعد کسی اور مرد سے شادی کرنے کی اجازت کیوں نہیں جب تک اُس کا شوہر اُسے طلاق نہ دے یا مر نہ؟

اس سوال کا براہ راست جواب نہ تو قرآن نے دیا ہے اور نہ ہی حدیث نے۔ ہماری رائے میں اس بات کی تین وجوہات ہیں: پہلی وجہ یہ ہے کہ اگر عورت کو ایک سے زیادہ مردوں سے شادی کرنے کی اجازت دے دی جائے تو بچوں کی ولدیت اور اُن کی کفالت کے مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ اسلام دوسرے انسانی معاشروں کی طرح بچوں کو اُن کے والد سے شناخت کرتا ہے اور قرآن بچوں کی کفالت کی ذمہ داری اُن کے والد پر ڈالتا ہے۔ اگر عورت کے ایک سے زیادہ خاوند ہیں اور وہ بچوں کے معاملہ میں اپنی ذمہ داریوں سے کتراتے ہیں اور وہ بچوں کے، خاص طور پر لڑکیوں کے، والد ہونے سے انکار کر دیتے ہیں تو عورت کے لئے یہ ممکن نہ ہوگا کہ وہ اپنے خاوندوں میں سے کسی ایک کو بچوں کا باپ ثابت کر سکے۔ ایسی صورت میں بچوں کی کفالت اور تعلیم و تربیت کی ذمہ داری عورت پر آ پڑے گی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ مرد کی فطرت ایسی ہے کہ وہ عام طور پر ایک عورت پر اکتفا بھی مشکل سے کرتا ہے کجا یہ کہ دو یا تین یا چار مردوں کے لئے صرف ایک عورت ہو۔ پس مرد یا تو خفیہ شادیاں کریں گے یا مزید عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھیں گے۔ اس سے معاشرے میں خاندان کا فطرتی نظام بالکل بگڑ کر رہ جائے گا۔ لہٰذا نہ صرف

Marfat.com

اسلامی معاشرہ بلکہ دنیا کا کوئی بھی مہذب معاشرہ (سوائے جنگلوں میں رہنے والے کسی پس ماندہ یا گنوار قبیلے کے) اپنی عورتوں کو ایک سے زیادہ مردوں سے شادی کی اجازت نہیں دیتا۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ اگر کسی عورت کے ایک سے زیادہ شوہر ہوں تو اُس کے کسی جنسی بیماری میں مبتلا ہونے کا اور اس بیماری کو اپنے دیگر شوہروں کو منتقل کرنے کا امکان بہت قوی ہوگا چاہے وہ تمام مرد اُسی عورت تک ہی محدود کیوں نہ ہوں۔ اس کے برعکس اگر کسی مرد کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں اور وہ اپنی بیویوں تک ہی محدود رہے تو ایسا خدشہ تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔

5- مسلمان عورت کو غیر مسلم مرد سے شادی کرنے کا حق کیوں نہیں؟ یہ سوال عصر حاضر کی ماڈرن خواتین کی طرف سے اکثر اٹھایا جاتا ہے کہ اسلام مسلمان مرد کو تو غیر مسلم خاتون سے شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے جبکہ مسلمان عورت کو کسی غیر مسلم سے شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ایسا امتیازی سلوک کیوں ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ قرآن کا بنیادی اصول تو سورہ البقرہ کی آیت نمبر 221 میں اور سورہ الممتحنہ کی آیت نمبر 10 میں یہ طے کر دیا گیا ہے کہ کوئی مشرک و کافر (یعنی غیر مسلم) مرد مومن عورت کے لئے حلال نہیں اور نہ ہی کوئی مشرک و کافر (یعنی غیر مسلم) عورت مومن مرد کے لئے حلال ہے۔ تاہم مسلمان مرد کو سورہ المائدہ کی آیت نمبر 5 نے یہ استثنیٰ دیا ہے کہ وہ غیر مسلمانوں میں سے صرف یہودی یا عیسائی عورت سے جو پاکدامن ہو شادی کر سکتا ہے۔ لیکن مسلمان عورت کو اسلام نے کسی غیر مسلم مرد سے خواہ وہ یہودی یا عیسائی ہی کیوں نہ ہو شادی کرنے کی اجازت نہیں دی۔

ہمارے خیال میں مسلمان عورت کو غیر مسلم مردوں (بشمول اہل کتاب) سے شادی کرنے کی اجازت نہ دینے کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ مسلمان عورت کے حقوق کا تحفظ ہر حال میں کیا جائے۔ یہودی اور عیسائی پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ کو اللہ کا رسول اور نبی نہیں مانتے اور وہ اُن کی عزت و توقیر بھی نہیں کرتے۔ اگر مسلمان عورت کسی یہودی یا عیسائی سے شادی کر لیتی ہے اور میاں بیوی میں مذہبی معاملہ میں بحث ہوتی ہے تو یہودی یا عیسائی خاوند محمدؐ کے بارے میں یا اسلام کے بارے میں قابل اعتراض باتیں کرے گا اور یوں مسلمان بیوی کی دل آزاری ہوگی۔ جہاں تک مسلمان مرد کا یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کا تعلق ہے تو مسلمان خاوند کبھی بھی اپنی بیوی کی دل آزاری کا باعث نہ بنے گا کیونکہ مسلمان سب انبیاء پر اور سب آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور سب کی عزت کرتے ہیں۔

Marfat.com

دوسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ دنیا کی ہر قوم یا مذہبی جماعت اپنی اکثریت پر فخر کرتی ہے اور اُسے اپنے تحفظ کا ضامن سمجھتی ہے، للہذا مسلمانوں کی بھی یہی سوچ ہے۔ اس سلسلے میں نبیؐ کی حدیث بھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: شادی کرو اور بچے پیدا کرو، قیامت کے دن دوسری اقوام کے سامنے میں تمہیں پیش کروں گا، ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: محبت کرنے والی اور (زیادہ) بچے پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کرو، اس سے دوسری اقوام کے مقابلہ میں تمہاری تعداد میں اضافہ ہوگا (ابوداؤد، نسائی)۔ پس اگر اسلام مسلمان عورت کو غیر مسلم یا یہودی یا عیسائی سے شادی کی اجازت دے دیتا تو اس سے مسلمانوں کی تعدی طاقت میں کمی واقع ہو سکتی تھی: ایک تو اُس مسلمان عورت کے جانے سے اور دوسرے اُس سے پیدا ہونے والے بچوں سے محروم ہونے سے۔

6- عورت کو پردے کا حکم کیوں؟ اسلام نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ پردہ یا حجاب کریں۔ قرآن کے پردہ یا حجاب کے حکم کو بھی مغربی لوگوں نے اور بعض ماڈرن خواتین نے سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام نے عورتوں کو گھروں میں بند کر دیا ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہیں تو اُنہیں برقع یا سکارف پہننا پڑتا ہے۔ برقع یا سکارف کا مذاق اُسے خیمہ یا شٹل کاک کہہ کر اڑایا جاتا ہے۔ اعتراض یہ ہے کہ اسلام نے عورت کی گھومنے پھرنے کی آزادی پر ناروا پابندی عائد کر دی ہے اور اُسے گھر یا چار دیواری میں قید کر دیا ہے۔

مندرجہ بالا اعتراضات کا جواب ہم جزوی طور پر پردہ کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے دے چکے ہیں۔ ہم بتا چکے ہیں کہ قرآن نے اپنی عصمت کی حفاظت کرنے، اپنی ستر پوشی کرنے اور اپنی نظریں نیچی رکھنے کا حکم صرف عورت کو ہی نہیں دیا، بلکہ مرد کو بھی یہ حکم اتنی ہی سختی سے اور انہی الفاظ میں دیا گیا ہے۔ عورت کو مزید احکام جو اپنی زینت چھپانے اور اپنے اوپر چادر لٹکانے کے دیئے گئے ہیں، اُن کی وضاحت قرآن نے خود کر دی ہے کہ عورتیں بطور شریف خواتین پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔ مقصد یہ ہے کہ عورتوں کو عیاش، بدکردار اور اوباش مردوں کی ایذارسانی سے بچایا جائے۔ مسلمان عورتیں مکمل لباس میں عزت و وقار کے ساتھ شریف زادیوں کی طرح اپنے گھروں سے نکلیں تاکہ وہ اوباش اور آوارہ مردوں کے جذبات نہ بھڑکائیں اور نہ اُن کے ہاتھوں ستائی جائیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نیم عریاں اور بھڑکیلے لباس پہننے والی خواتین مردوں کی ہوس کا زیادہ شکار بنتی ہیں بہ نسبت مکمل اور سادہ لباس پہننے والی اور اپنی زینت کو چھپانے والی عورتوں کے۔ یہ اعتراض کہ مسلمانوں نے اپنی عورتوں کو

Marfat.com

گھروں میں قید کر رکھا ہے بالکل فضول اور نامعقول ہے۔ اسلام نے عورتوں کو باپردہ ہو کر گھروں سے باہر نکلنے، کسب معاش کے لئے باعزت ذریعے اختیار کرنے اور زندگی کے ہر شعبہ میں جائز حصہ لینے کی اجازت دی ہے یہاں تک کہ جنگ اور سیاست جیسے مشکل شعبہ جات کو بھی عورتوں کیلئے حرام قرار نہیں دیا گیا۔

7- عورت کو مارنے پیٹنے کا حق مرد کو کیوں دیا گیا ہے؟ مخالفین اسلام کی طرف سے یہ سوال اکثر اٹھایا جاتا ہے کہ اسلام مرد کو حق دیتا ہے کہ وہ عورت کو مارے پیٹے اور یہ بڑا ظالمانہ رویہ ہے جو قدیم زمانے کی یاد دلاتا ہے جب عورت کو ایک انسان کی بجائے محض مرد کی ایک ملکیتی چیز سمجھا جاتا تھا۔

مندرجہ بالا اعتراض کا جواب دینے سے پہلے دو باتوں کو واضح کرنا ضروری ہے۔ ایک یہ کہ اسلام مرد کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ معمولی باتوں پر عورت کو مارے پیٹے بلکہ غیر معمولی اور ناگزیر حالات میں مارنے پیٹنے کی اجازت دیتا ہے۔ دوسری یہ کہ مارنے پیٹنے کی اجازت مرد کو صرف اپنی بیوی کے معاملے میں دی گئی ہے۔ اُسے یہ اجازت اپنی ماں، بہن اور بیٹی کے معاملے میں حاصل نہیں۔

آیئے اب ہم دیکھیں کہ مرد کو کن حالات میں اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے: ''مرد عورتوں کے سرپرست اور نگران ہیں، اس لئے اللہ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا کی ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنے مال (عورتوں کے نان ونفقہ اور دوسرے اخراجات پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس جو نیک عورتیں ہیں وہ تابع دار ہوتی ہیں اور اللہ کی حفاظت کے ساتھ مردوں کی غیر حاضری میں (گھر اور مال کی) نگہبانی کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی و بغاوت کا خوف ہو اُنہیں سمجھاؤ، (اگر نہ مانیں تو) خواب گاہوں میں اُن سے علیحدگی اختیار کرلو اور (پھر بھی نہ مانیں تو) اُن کو مارو پیٹو۔ پس اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو اُن پر (زیادتی کرنے کے لئے) بہانے مت ڈھونڈو۔ بے شک اللہ سب سے اعلیٰ اور بہت بڑا ہے'' (النساء:34)۔ اس آیت کے پہلے حصے میں مسلم خاندان میں مرد کا کردار (Role) بیان کیا گیا ہے کہ وہ خاندان کا سربراہ ہے اور اپنے اہل خاندان کے لئے روٹی کپڑا اور مکان مہیا کرتا ہے اور اُن کی کفالت کے سارے اخراجات برداشت کرتا ہے۔ پھر نیک بیویوں کے اوصاف بتائے گئے ہیں اور آخر میں سرکش اور باغی بیویوں کو راہ راست پر لانے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ ایسی بیویوں کے معاملے میں لفظ نشوز استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے سرکشی،

Marfat.com

بغاوت، بدخوئی، حکم عدولی۔ بعض کے نزدیک فحاشی و بے حیائی کی روش اختیار کرنا اور ازدواجی حقوق ادا نہ کرنا بھی نشوز میں شامل ہے۔

سرکش اور باغی بیوی کو راہ راست پر لانے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے اُس میں تین اقدامات یا مدارج ہیں۔ سب سے پہلے خاوند بیوی کو سمجھائے گا یعنی اُسے اُس کی غلطی کا احساس دلائے گا اور اُسے ٹھیک رویہ اختیار کرنے کے لئے مناسب وقت دے گا۔ اگر وہ نہیں سمجھتی اور اپنی روش سے پیچھے نہیں ہٹتی تو خاوند خواب گاہ میں اُس سے الگ ہو جائے گا یعنی اُس کے ساتھ سونا ترک کر دے گا۔ اگر بیوی پھر بھی اپنی اصلاح نہیں کرتی تو آخری قدم یہ ہے کہ وہ بیوی کو مار پیٹ سکتا ہے۔ اگر مارنے پیٹنے سے وہ درست رویہ اختیار کر لیتی ہے اور اپنے خاوند کی فرمانبردار بن جاتی ہے تو خاوند کو اس بات سے سختی سے منع کیا گیا ہے کہ وہ اُس پر زیادتی کرنے کے لئے بہانے تلاش کرے۔ تاہم اگر وہ مارنے پیٹنے سے بھی اپنی سرکشی سے باز نہیں آتی تو خاوند طلاق دے کر اُسے مستقل طور پر اپنے سے دور کر سکتا ہے۔

مارنے پیٹنے سے مراد یہ نہیں کہ عورت کو مار مار کر لہولہان کر دیا جائے یا اُس کے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے جائیں یا اُس پر تیزاب پھینک کر اُسے جلا دیا جائے یا تشدد کر کے اُس کے جسم کے نازک حصوں کو نقصان پہنچایا جائے جیسا کہ ہمارے بعض اجڈ اور جاہل لوگ کرتے ہیں۔ نبیؐ نے اپنی ایک حدیث میں عورت کو مارنے پیٹنے کے سلسلے میں یہ ہدایت دی ہے کہ منہ پر یا کسی نازک حصے پر نہ مارا جائے، بے رحمی سے نہ مارا جائے اور ایسی چیز سے نہ مارا جائے کہ جسم پر نشان پڑ جائے۔ اس آیت میں مار پیٹ کی اجازت مردوں کو غیر معمولی حالات میں بیویوں کی غیر معمولی خطاؤں پر دی گئی ہے۔ عام حالات میں اور معمولی غلطیوں کی بنا پر عورت کو مار پیٹ کا نشانہ بنانے کی مرد کو ہرگز اجازت نہیں۔ ہمیں نبیؐ کا یہ قول کبھی نہ بھولنا چاہیے: ''لوگو! یاد رکھو، تم میں سے جو اپنی عورتوں کو زدوکوب کرتے ہیں وہ اچھے آدمی نہیں'' (ابوداؤد)۔ مزید برآں ہمیں اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے معاملہ میں نبیؐ کی تعلیمات کو یاد رکھنا چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا تھا: کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں اچھا ہے اور تم میں بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہیں (ترمذی)۔ نبیؐ سے جب ایک عورت نے شکایت کی کہ اُس کے خاوند نے غصے میں آ کر اس کا بازو توڑ دیا ہے تو نبیؐ نے خاوند کو حکم دیا کہ اُسے خلع دے کر اُس سے الگ ہو جاؤ۔ یہ بتانا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اسلام نے اگر عورتوں کی سرکشی پر مردوں کو اُنہیں مارنے پیٹنے کی

Marfat.com

اجازت دی ہے تو عورت کو بھی منع نہیں کیا کہ وہ اپنے مرد کی بے راہ روی پر اُسے سزا نہ دے۔ وہ بھی ایک خطا کار (خصوصاً غیر عورتوں سے آشنائیاں کرنے والے) شوہر کو ایسی روش سے باز رکھنے کے لئے قرآن کی مندرجہ بالا آیت میں دیئے گئے پہلے دو آپشن (Option) اختیار کر سکتی ہے یعنی اُسے سمجھانے کا اور اُس سے بستر الگ کرنے کا۔ اور پھر بھی وہ باز نہ آئے تو اس سے خلع یا طلاق لے سکتی ہے۔ کیا اس بات پر ہماری ماڈرن خواتین خوش نہیں ہیں؟ جہاں تک تیسرے آپشن یعنی شوہر کو مارنے پیٹنے کا تعلق ہے، اس بارے میں علماء وفقہاء کی اکثریت کی رائے ہے کہ بیوی کو اس کی اجازت نہیں۔ اگر بیوی ایسی کوشش کرے گی بھی تو الٹا خود مار کھائے گی۔

Marfat.com

باب نمبر 16

غیر مسلموں کے حقوق

اسلامی ریاست میں رہنے والے غیر مسلموں کو اسلامی شریعت کی اصطلاح میں ذمی کہا جاتا ہے اور اسلامی ریاست کے اور اُن کے مابین جو معاہدہ یا سمجھوتہ ہوتا ہے اُسے عقد الذمہ کہا جاتا ہے۔ ذمی کا مطلب ہے وہ شخص جس کی حفاظت کا ذمہ ریاست نے لیا ہو۔ چونکہ غیر مسلم کی جان، اُس کے مال، اُس کی عزت اور اُس کی مذہبی آزادی کے تحفظ کی ضمانت اسلامی ریاست دیتی ہے اس لئے وہ اسلامی ریاست کا ذمی (یعنی محفوظ یا تحفظ یافتہ) شہری بن جاتا ہے۔ اسلام کے علاوہ کسی قوم، کسی مذہب یا کسی نظام نے بھی آج تک کسی غیر مذہب یا اقلیتی گروہ کے لوگوں کے لئے اس جیسی یا اس سے بہتر اصطلاح استعمال نہیں کی اور نہ ہی انہیں ایسی ضمانت مہیا کی ہے۔

یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہیے کہ اسلامی ریاست میں رہنے والے غیر مسلموں کو حقوق اللہ تبارک و تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ نے یعنی قرآن و حدیث نے خود دیئے ہیں۔ لہٰذا شرعی قوانین کی طرح یہ حقوق بھی مستقل ہیں، حکومت نہ انہیں تبدیل کر سکتی ہے، نہ کم کر سکتی ہے اور نہ منسوخ کر سکتی ہے۔ البتہ ان کی تشریح کر سکتی ہے اور زمانے اور حالات کے مطابق ان میں اضافہ کر سکتی ہے۔ اس کے برعکس غیر مسلم ریاستوں میں اقلیتوں کو حقوق اُن ریاستوں کے آئین یا قوانین دیتے ہیں جنہیں بعض عذرات کی بنا پر منسوخ بھی کر دیا جاتا ہے اور تبدیل یا کم بھی۔

نہایت مناسب ہوگا کہ ہم اسلامی ملک یا ریاست میں رہنے والی غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق کو ایک ایک کر کے قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کریں۔ یوں تو اسلام نے غیر مسلموں کو ہر شعبہ زندگی میں بے شمار حقوق دے رکھے ہیں جن کی تفاصیل بیان کرنے کے لئے بہت وقت اور جگہ درکار ہے، مگر درج ذیل حقوق کا اختصار کے ساتھ ذکر کرنا لازمی ہے۔

1- مذہبی آزادی

اسلام ہر شخص کو مذہبی آزادی دیتا ہے۔ ایک اسلامی ریاست میں رہنے والا ہر شہری اپنے مذہب

Marfat.com

پر عمل کر سکتا ہے، اپنے طریقے پر عبادت کر سکتا ہے، اپنے مذہب اور اپنی عبادت گاہ اور اپنی مذہبی کتاب کی حفاظت کا حکومت سے مطالبہ کر سکتا ہے۔ اسلامی ریاست کی حکومت نہ تو اُسے اپنے مذہب پر عمل کرنے سے روک سکتی ہے، نہ اُس کے مذہبی معاملات میں دخل دے سکتی ہے، نہ اُس کے مذہب اور اُس کی عبادت گاہ کی حفاظت سے انکار کر سکتی ہے۔ ہر شخص کو مذہبی آزادی قرآن اور حدیث نے خود فراہم کی ہے۔

قرآن کی سورہ البقرہ کی آیت نمبر 256 میں ارشاد ربانی ہے: ''مذہب کے معاملے میں کوئی جبر نہیں......''۔ سورہ الکفرون کی آیت نمبر 6 میں ہے: ''تمہارے لئے تمہارا دین، میرے لئے میرا دین''۔ پس قرآن کے مطابق ہر شخص اپنے مذہب کے معاملہ میں آزاد ہے۔ وہ اپنے ضمیر کے مطابق اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حقدار ہے۔ اُس پر کسی قسم کا کوئی جبر یا مجبوری یا پابندی نہیں۔ بنیادی اصول یہ ہے: ''تمہارے لئے تمہارا دین، میرے لئے میرا دین''۔ میں آپ کو اپنا دین چھوڑ کر میرے دین میں آنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا، نہ آپ مجھے اپنے دین میں داخل ہونے کے لئے مجبور کر سکتے ہیں''۔ قرآن کے نزدیک پیغمبر اسلام کا ذمہ نوع انسانی کو اللہ کا پیغام پہنچانا تھا (المائدہ:99)۔ قرآن نے اُنہیں تبلیغ و حکمت کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دینے کا کام سونپا (النحل:125)۔ نبیؐ نے ان ہدایات پر عمل کیا اور اپنے پیروؤں کو بھی ایسا کرنے کی سخت تاکید کی۔

نبیؐ نے چارٹر آف مدینہ یعنی میثاق مدینہ میں (جو دنیا کی اقوام کے تحریری دساتیر میں پہلا دستور تھا اور 622ء یا پہلی ہجری میں لکھا گیا) مدینہ کے یہودیوں کو مکمل مذہبی آزادی عطا کی۔ اسی طرح نجران کے عیسائیوں کے ساتھ جو نبیؐ نے معاہدہ کیا، اُس میں بھی نہ صرف اُن کو مذہبی آزادی دی گئی بلکہ اُن کی عبادت گاہوں کو تحفظ دیا گیا اور اُن کے مذہبی لیڈروں (پادریوں) کی ملازمت کی حفاظت کی ضمانت دی گئی۔

تاریخ شاہد ہے کہ قرآن کی ہدایات اور نبیؐ کی سنت پر خلفائے راشدین اور بعد کے مسلمان حکمران بھی سختی سے عمل کرتے رہے۔ انہوں نے غیر مسلموں کو مذہبی آزادی دی، اُن کی عبادت گاہوں کو تحفظ دیا اور کسی کو بھی اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کیا۔ مسلمانوں پر اس سے زیادہ باطل اور بیہودہ کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا کہ انہوں نے اسلام کی اشاعت بزور شمشیر کی۔ اگر مسلمان اسلام کی

Marfat.com

اشاعت تلوار کے ذریعے کرتے تو ہندوستان میں جہاں مسلمانوں کی حکومت آٹھ سو برس رہی صرف بیس فی صد مسلمان نہ ہوتے بلکہ نوے فی صد سے زیادہ ہوتے۔

2- جان کا تحفظ

اسلام ہر جاندار چیز کی خاص طور پر انسان کی جان کو اللہ کی امانت سمجھتا ہے اور اُس کے وجود کو مقدس قرار دیتا ہے۔قرآن میں ارشاد ہے: جس شخص نے کسی دوسرے شخص کو بغیر جان کے بدلے یا بغیر زمین میں فساد کرنے کے جرم کی سزا میں (یعنی ناحق) قتل کیا اُس نے گویا تمام بنی نوع انسان کو قتل کر دیا، اور جس نے اُسے زندگی دی (یعنی موت سے بچا لیا) اُس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ کیا...... (المائدہ:32)۔ پس اسلامی ریاست بلاتفریق مذہب ورنگ ونسل اپنے ہر شہری کو جان کا تحفظ فراہم کرتی ہے۔لہٰذا ایک ذمی یا غیر مسلم کا خون بھی اتنا ہی مقدس ہے جتنا مسلمان کا خون۔

قرآن کے اس اصول پر نبیؐ نے اور خلفائے راشدین نے بڑے اہتمام کے ساتھ عمل کیا اور نبیؐ نے امت کو بھی اس پر عمل کرنے کی سختی سے تلقین کی۔ نبیؐ کے دور میں ایک دفعہ ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کر دیا۔ نبیؐ نے مسلمان قاتل کے بارے میں قصاص (یعنی بدلے میں قتل کیے جانے) کا حکم صادر کیا اور فرمایا: ''کمزور کی حفاظت کا ذمہ مجھ پر ہے''۔اسی طرح حضرت علیؓ کے سامنے ایک دفعہ ایسا قتل کا مقدمہ پیش ہوا جس میں ایک مسلمان نے ایک ذمی کو مار ڈالا تھا۔حضرت علیؓ نے مسلمان کے قتل کیے جانے کا حکم دیا۔تاہم مقتول کے بھائی کو مسلمان قاتل کی طرف سے خون بہا ادا کر دیا گیا تو حضرت علیؓ نے قاتل کو رہا کرنے کا حکم دیا۔اس موقع پر آپ نے فرمایا: ''جو بھی ہمارا ذمی ہے، اُس کا خون اتنا ہی مقدس ہے جتنا ہمارا، اُس کی جائیداد حق تلفی سے اتنی ہی محفوظ ہے جتنی ہماری (یعنی ایک مسلمان کی)''۔ یاد رہے کہ اسلامی فقہ میں ایک غیر مسلمان کا خونبہا ایک مسلمان کے برابر ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ نبیؐ کو ذمیوں کے حقوق کا اتنا خیال تھا کہ آپؐ نے مرض الموت میں اپنے وصال سے عین پہلے اپنے پیروؤں کو تاکید کی کہ میں نے ان لوگوں کی حفاظت کا جو ذمہ لے رکھا ہے اُس پر مکمل عمل کیا جائے۔

3- جائیداد کا تحفظ

اسلام غیر مسلموں کو جائیداد کے معاملے میں وہی حقوق دیتا ہے جو ایک مسلمان کو حاصل ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ وہ مسلمانوں کی طرح اپنی حلال کی کمائی سے جائیداد خرید سکتے ہیں، ورثے میں حاصل کر سکتے ہیں، اُسے بیچ سکتے ہیں، اُسے تحفہ میں کسی کو دے سکتے ہیں۔ چوروں، ڈاکوؤں اور غاصبوں سے اُن کی جائیداد کی اسلامی ریاست ایسے ہی حفاظت کرے گی جیسے ایک مسلمان کی جائیداد کی۔ جس طرح حکومت کو ایک مسلمان کی جائیداد کو سرکاری مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے لئے معاوضہ دے کر خریدنا پڑتا ہے، اسی طرح ایک غیر مسلم کی جائیداد کو حاصل کرنے کے لئے بھی معاوضہ دینا ہوتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں بے شمار ایسی مثالیں ہیں کہ خلفاء اور حکمرانوں نے اپنے گھروں یا مساجد کی توسیع کے لئے اگر غیر مسلموں کی جائیداد کو حاصل کیا تو اس کے معقول معاوضے ادا کر کے غیر مسلموں کو راضی کیا۔ ورنہ شکایت کی صورت میں مسلمان ججوں (قاضیوں) نے اُنہیں مجبور کیا کہ وہ غیر مسلم کو اس کی جائیداد لوٹا دیں یا بھاری معاوضہ دے کر اُسے راضی کریں۔ ناجائز ٹیکس کے خلاف بھی غیر مسلمان کو مسلمان جیسا ہی تحفظ حاصل ہے۔ خلفائے راشدین نے محصول وصول کرنے والے مسلمان عمال (یعنی کلکٹرز) کو سزائیں دیں جن کے خلاف شکایتیں ملیں کہ انہوں نے جزیہ یا خراج کی وصولی میں غیر مسلموں پر ظلم و زیادتی کی ہے۔

غیر مسلموں کو جائیداد اور ٹیکس کے معاملے میں مندرجہ بالا تحفظ پیغمبر اسلام کی درج ذیل حدیثوں کی بنا پر حاصل ہے اور اس کا احترام لازمی ہے:-

1- اگر تم کسی غیر مسلم قوم کے ساتھ جنگ کرو اور وہ تم سے جزیہ دینے یا خراج ادا کرنے کا معاہدہ کر لیں اور تم سے اپنے مال و جان کا تحفظ حاصل کر لیں تو مقررہ مقدار سے ایک پیسہ بھی اُن سے زیادہ نہ لو، کیونکہ ایسا کرنا جائز نہیں۔ (ابوداؤد)

2- خبردار! جو بھی ذمیوں پر ظلم و زیادتی کرتا ہے یا اُن کے حقوق پامال کرتا ہے یا اُن کی طاقت سے زیادہ اُن پر بوجھ ڈالتا ہے (ٹیکس یا مالی ذمہ داریوں کے معاملہ میں) یا اُن کی مرضی کے خلاف اُن سے کچھ وصول کرتا ہے تو ایسے شخص کی شکایت میں خود قیامت کے روز (رب کائنات سے) کروں گا۔ (ابوداؤد)

4- عزت کا تحفظ

اسلامی ریاست میں ایک غیر مسلم شہری کی عزت بھی مسلمان شہری کی عزت کی طرح مقدس ہے اور ریاست اُس کا بھی اسی طرح تحفظ کرتی ہے جیسے مسلمان کی عزت کا۔ درالمختار میں ہے: مسلمانوں

Marfat.com

کے لئے لازم ہے کہ وہ ذمی کو کسی قسم کی ایذا نہ دیں اور نہ ہی اس کی غیبت کریں کیونکہ ذمی کی غیبت کرنا اتنا ہی منع ہے جتنا مسلمان کی غیبت کرنا۔ اسلامی ریاست میں ایک غیر مسلم کی عزت کے تحفظ کے بارے میں ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں: ہر شخص کی، خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم، جان، اُس کا مال اور اُس کی عزت کو ایک اسلامی ریاست میں تحفظ حاصل ہے۔ کسی کی بے عزتی کرنا یا ناحق اس کو بدنام کرنا منع ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی غیر مسلمان عورت سے زیادتی کرتا ہے تو اُسے وہی سزا دی جائے گی جو مسلمان عورت کے ساتھ زیادتی کرنے کی اسلامی شریعت نے مقرر کی ہے۔ مسلمانوں کو یہ بھی حکم ہے کہ غیر مسلموں کی مذہبی معاملات میں بھی دل آزاری نہ کریں۔ قرآن میں ارشاد ہے: جن کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں اُن کو گالی نہ دو کہ یہ بھی کہیں اللہ کو بے ادبی سے برا نہ کہیں...... (الانعام:108)۔

5- عدالتی خود مختاری

اسلامی ریاست میں رہنے والے غیر مسلم شہریوں کو قرآن مجید یہ حق دیتا ہے کہ وہ آپس کے جھگڑوں اور مقدمات میں اپنے مذہبی یا سماجی قوانین کے مطابق اپنے ججوں یا منصفوں سے فیصلے کروائیں۔ قرآن میں ارشاد ہے: اور یہ (یہودی) بھلا تم سے (اے محمدؐ) کیوں فیصلے کروائیں گے جب کہ خود اُن کے پاس تورات موجود ہے جس میں اللہ کے احکام لکھے ہوئے ہیں۔ مگر ان (احکام کو جاننے) کے بعد بھی وہ پھر جاتے ہیں۔ (دراصل) یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے۔ بے شک ہم نے (ان لوگوں کے لئے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ اُسی کے مطابق انبیاء جو خدا کے فرمانبردار تھے یہودیوں کے لئے فیصلے (یعنی عدل و انصاف) کرتے رہے اور مشائخ اور علماء بھی...... (المائدہ: 43-44)۔ اسی طرح قرآن عیسائیوں کے بارے میں جو محمدؐ کے زمانے میں دوسری غیر مسلم قوم تھی اور جن سے محمدؐ کو واسطہ پڑا فرماتا ہے: اور اہل انجیل کو چاہیے کہ جو احکام خدا نے اس (کتاب) میں نازل فرمائے ہیں اُن کے مطابق فیصلے کریں۔ اور جو خدا کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلے (یعنی عدل) نہ کرے گا تو ایسے لوگ فاسق ہیں (المائدہ:47)۔

پس ایک اسلامی ریاست میں اس کے غیر مسلم شہریوں کو اپنے ذاتی معاملات و مقدمات میں اپنا قانون لگانے اور اُس کے مطابق اپنے منصفوں سے فیصلے کروانے کی خود مختاری حاصل ہے۔ تاہم اگر وہ

Marfat.com

چاہیں تو اپنے مقدمات ریاست کی عدالتوں میں لے آئیں جو انہی کے قانون کے مطابق اُن میں فیصلہ کریں گی۔ یہاں تک کہ اگر اسلامی شریعت میں کوئی چیز حرام ہے مثلاً سود، شراب، سور کا گوشت، مگر اُن کے قوانین میں حلال ہے تو اسلامی حکومت کی عدالتیں اُن پر اُنہی کے قوانین لاگو کریں گی۔ تاہم وہ معاملات جن میں مسلمان فریق ہوں وہ ریاستی قوانین کے مطابق طے ہوں گے۔ عدل وانصاف کے معاملے میں جو خودمختاری غیر مسلموں کو اسلام دیتا ہے ایسی خودمختاری دنیا کی کسی غیر مسلم ریاست میں شاید ہی کوئی آئین یا قانون دیتا ہو۔

6- معاشرتی خودمختاری

اسلامی ریاست میں رہنے والے غیر مسلموں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی زبان، اپنا رسم الخط، اپنی ثقافت، اپنے لباس، اپنے رسم و رواج وغیرہ کو برقرار رکھیں اور اپنی سماجی و معاشرتی اقدار کے مطابق زندگی گزاریں۔ اُن پر کوئی پابندی نہیں لگائی جاتی کہ وہ مسلمانوں کی زبان، مسلمانوں کا لباس اور مسلمانوں کے رسم و رواج کو اپنائیں۔ اسلامی ریاست غیر مسلم شہریوں کو ان کی تہذیب و تمدن اور اُن کی معاشرتی اقدار کے معاملہ میں تحفظ فراہم کرتی ہے۔ نبیؐ نے فرمایا: کوئی مسلمان غیر مسلموں جیسا لباس نہ پہنے مگر نبیؐ نے غیر مسلموں کو منع نہیں فرمایا کہ وہ مسلمانوں جیسا لباس نہ پہنیں۔ تاہم اموی اور عباسی خلفاء کے دورِ حکومت میں غیر مسلم شہریوں کو فوجی یونیفارم کی نقل کرنے اور مسلمانوں جیسا لباس پہننے کی ممانعت کر دی گئی تا کہ وہ اس معاملے میں اپنی انفرادیت قائم رکھ سکیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں کہ نبیؐ کے دور میں مدینہ کے یہودی اپنا بیت المدارس رکھتے تھے جہاں وہ اپنے لوگوں کو اپنے مذہب اور اپنی رسوم کے مطابق تعلیم دیتے تھے۔ نجران کے عیسائیوں کے ساتھ ہونے والے معاہدے میں نبیؐ نے اُن کو نہ صرف جان و مال کا تحفظ دیا تھا بلکہ اُن کو یہ حق بھی دیا گیا تھا کہ وہ اپنے بشپ اور واعظ خود نامزد کریں۔ غیر مسلم اپنے سکول کالج اور تعلیمی ادارے بنا سکتے ہیں اور اپنے بچوں کو اپنے دین اور رسم و رواج کے مطابق تعلیم دے سکتے ہیں۔

7- کاروبار اور پیشے کی آزادی

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو کوئی بھی پیشہ یا کاروبار کو اپنی صوابدید پر اختیار کرنے کا حق

Marfat.com

حاصل ہے بشرطیکہ وہ غیر قانونی یا غیر اخلاقی نہ ہو۔ حتیٰ کہ وہ آپس میں ایسے کاروبار بھی کر سکتے ہیں جو اسلامی شریعت میں واضح طور پر حرام ہیں مثلاً سود، شراب فروشی، سور کے گوشت کی خرید وفروخت وغیرہ۔ تاہم وہ ایسے کاروبار مسلمانوں کے ساتھ نہیں کر سکتے یا مسلمان علاقوں میں (یعنی جہاں مسلمان بہت اکثریت میں ہوں) نہیں کر سکتے۔

نبیؐ، خلفاء راشدین، اموی اور عباسی خلفاء کے ادوار میں غیر مسلم کاروبار اور تجارت میں بہت نمایاں اور خوشحال تھے۔ اُن پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہ تھی۔ عباسی حکمرانوں کے دور میں زیادہ تر بینکاری اور زرمبادلہ کا کاروبار یہودیوں کے ہاتھ میں تھا۔ بغداد میں یہودیوں کی ایک بہت بڑی کالونی تھی۔ سپین کے اسلامی دور میں کاروبار اور تجارت میں یہود بہت نمایاں تھے۔

8- حکومتی مناصب اور ملازمتیں

اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کو حکومت میں ملازمتیں اور مناصب حاصل کرنے کا حق ہے بشرطیکہ وہ اُن کے لئے مقرر کی گئی اہلیت کے حامل ہوں۔ نبیؐ نے خود عمرو بن امیہ الدامری کو جو غیر مسلم تھا حبشہ میں سفیر مقرر کیا تاکہ وہ حبشہ کے حکمران نجاشی کو مسلمان مہاجروں کے حق میں نرم کر سکے۔ دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمرؓ نے ایک یونانی عیسائی کو حکومت کے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کا سربراہ مقرر کیا تاکہ وہ ریاست کے محاصل کے حسابات کو درست کرے۔ خلیفہ المتقی کے زمانہ میں ایک عیسائی وزیر تھا۔

بعد کے خلفاء خاص طور پر عباسیوں کے عہد میں یہودی اور عیسائی بڑے بڑے اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ خلفاء کے ذاتی معالج زیادہ تر عیسائی تھے جبکہ حکومت کے مالی امور میں یہودیوں کو اعلیٰ عہدے حاصل تھے۔ سپین کے جو اُن دنوں ہسپانیہ کہلاتا تھا اسلامی دور کو یہودی اپنا سنہری دور کہتے ہیں۔ یہودیوں کو سپین کی حکومت میں اعلیٰ عہدے حاصل تھے۔ وہ ملک کی اقتصادیات میں، تعلیمی شعبہ میں اور بینکاری میں بہت آگے تھے۔

9- سیاسی حقوق

اسلامی ریاست میں رہنے والے غیر مسلموں کو سیاست وحکومت کے میدان میں کم وبیش وہی حقوق حاصل ہیں جو مسلمانوں کو۔ اُنہیں ووٹ کا حق حاصل ہے، وہ الیکشن میں حصہ لے سکتے ہیں اور

Marfat.com

اپنے نمائندے منتخب کر سکتے ہیں، وہ سیاسی پارٹی بنا سکتے ہیں، سیاسی پارٹی کے ممبر اور عہدیدار بن سکتے ہیں، اپنے حقوق طلب کر سکتے ہیں اور اُن کے لئے جدوجہد کر سکتے ہیں۔ سیاست وحکومت کے شعبہ میں اُن کی نمائندگی کو یقینی بنانے کے لئے عام طور پر اُن کے لئے کچھ مناصب یا آسامیاں مختص بھی کر دی جاتی ہیں جن پر صرف اُنہی کا حق ہوتا ہے۔ تاہم کچھ عہدے اُن کی رسائی سے باہر رکھے جاتے ہیں مثلاً اسلامی ریاست یا ملک کے سربراہ کا عہدہ، چیف جسٹس یا قاضی کا عہدہ، فوج کے سربراہ کا عہدہ، مقننہ کے سربراہ کا عہدہ، مذہبی امور کے سربراہ کا عہدہ وغیرہ۔

10- مالی اعانت کے لئے استحقاق

غریب، حاجتمند، معذور، آفات سے متاثر غیر مسلموں کو اسلامی ریاست کے بیت المال یا خزانہ سے مالی اعانت طلب کرنے کا ایسے ہی حق ہے جیسے مسلمان شہریوں کو۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں مسلمان جرنیل خالدؓ بن ولید نے جب حرا فتح کیا تو معاہدے میں لکھا کہ غیر مسلموں کو جو معذوری یا بڑھاپے کی وجہ سے روزی نہ کما سکیں یا کسی وجہ سے بہت غریب اور محتاج ہو جائیں جزیہ سے استثناء حاصل ہوگا اور اُن کی بیت المال سے مالی مدد کی جائے گی۔ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ ایک ذمی کو مانگتے ہوئے دیکھا۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ جزیہ ادا کرنے کے لئے مانگ رہا ہے۔ پس آپ محصولات کے محکمہ کے افسر پر غصے ہوئے اور حکم دیا کہ غریب اور معذور ذمیوں کا جزیہ معاف کر دیا جائے اور اُن کی خزانے سے مدد کی جائے۔

11- حُسنِ سلوک

اسلام مسلمانوں کو غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور اُن کے ساتھ معاشرتی تعلقات رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے: ”جن (غیر مسلم) لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو گھروں سے نکالا اُن کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے“ (الممتحنہ:8)۔ ایک اور مقام پر قرآن میں ارشاد ہے: ”آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا بھی تم کو حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کو حلال ہے۔ اور پاک دامن مومن عورتیں اور پاک دامن اہل کتاب عورتیں بھی

Marfat.com

(تمہارے لئے حلال ہیں)......" (المائدہ:5)۔ پس اسلام میں غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک اور انصاف پر مبنی برتاؤ کا مسلمانوں کو حکم ہے اور اُنہیں یہودیوں اور عیسائیوں کی پاکدامن عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت ہے۔

12- جزیہ

اسلامی ریاست اپنے غیر مسلم شہریوں سے ایک ٹیکس وصول کرتی ہے جسے اسلامی شریعت کی اصطلاح میں جزیہ کہا جاتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے: "جنگ کرو اہل کتاب میں سے اُن لوگوں سے جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ یوم آخرت پر اور نہ ہی ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اللہ کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ ہی دین حق کو قبول کرتے ہیں، حتیٰ کہ وہ چھوٹے بن کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں" (التوبہ:29)۔ قرآن کی اس آیت کی سند پر اسلامی ریاست جزیہ لگاتی ہے۔ نبیؐ نے اہل کتاب پر ایک دینار فی کس جزیہ لگایا۔ بعد میں حضرت عمرؓ نے اسلامی ریاست میں رہنے والے تمام غیر مسلموں پر جزیہ کا اطلاق کیا اور اس مقصد کے لئے آمدنی اور دولت کے اعتبار سے غیر مسلموں کو تین درجوں میں تقسیم کر دیا: امیروں پر چار دینار فی کس، درمیانے درجے کے لوگوں پر دو دینار فی کس جبکہ عام شہریوں پر ایک دینار فی کس کے حساب سے جزیہ لگا دیا گیا۔

یہ یاد رہے کہ جزیہ صرف صحت مند غیر مسلم مردوں پر لگایا جاتا ہے جو جنگ کرنے کے قابل ہوں مگر اسلامی ریاست کی فوج میں شرکت نہ کریں اور دفاعی خدمات سرانجام نہ دیں، تاہم ایسے مرد جو دفاعی خدمات سرانجام دینے کے لئے فوج میں بھرتی ہو جائیں وہ مستثنیٰ ہو جاتے ہیں۔ باقی سب لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں مثلاً عورتیں، بوڑھے، بچے، بیمار، معذور، غیر عاقل وغیرہ۔ نیز یہ اُن کے مذہبی رہنماؤں اور ترک دنیا کر کے مذہب کی خدمت میں لگ جانے والوں پر بھی لاگو نہیں ہوتا۔ جزیہ کی ریکوری کے لئے زیادہ سختی سے کام نہیں لیا جاتا اور نہ ہی سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے جزیہ کی وصولی پر معمور افسروں کو یہ ہدایت دے رکھی تھی کہ وہ جزیہ نہ ادا کرنے سکنے والے لوگوں پر نرمی کریں اور اگر وہ کسی معقول وجہ سے اسے ادا نہیں کرتے تو اُنہیں معاف کر دیا جائے۔ تاریخ شاہد ہے کہ اگر مسلمان کسی وجہ سے غیر مسلموں کی حفاظت نہ کر سکتے تو اُن سے لیا ہوا جزیہ واپس کر دیتے۔ کہا جاتا ہے کہ

Marfat.com

[illegible] اسے ایک ظالم، امتیازی اور نامعقول ٹیکس قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ اگر ان... اور غیر جانبداری سے اُن کی تنقید کو دیکھا جائے تو وہ بالکل باطل اور بے وزن دکھائی دیتی ہے کیونکہ اسلامی ریاست غیر مسلموں کی حفاظت کے عوض یہ ٹیکس وصول کرتی ہے اور صرف اُن مردوں سے لیتی ہے جو دفاعی خدمات دینے کے قابل ہوں مگر ریاست کی فوج میں شامل نہ ہوں۔ باقی سب غیر مسلم اس سے مستثنٰی ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس مسلمان فوجی خدمات بھی دیتے ہیں اور زکوٰۃ بھی۔ زکوٰۃ سب مسلمانوں سے لی جاتی ہے، اس میں کسی قسم کا کوئی استثناء نہیں ہوتا۔ مزید برآں زکوٰۃ کا بوجھ جزیہ کی نسبت بہت زیادہ ہوتا ہے مثلاً دو کروڑ روپے رکھنے والا مسلمان پانچ لاکھ روپے زکوٰۃ ادا کرے گا جبکہ اتنی ہی دولت رکھنے والا غیر مسلم آدمی صرف چار روپے جزیہ ادا کرے گا۔

Marfat.com

کتاب الحقوق

قرآن وحدیث کی روشنی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد

ڈاکٹر محمد شریف چوہدری ایڈووکیٹ

Marfat.com